پہلا حصہ

Compiled by the team of ALAHAZRAT.net

صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا **امجد علی اعظمی** علیہ رحمۃ اللہ الغنی

اس حصے میں آپ پڑھیں گے

- ☆ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کے بارے میں عقائد
- ☆ نبوت کے بارے میں عقائد
- ☆ خصائص حضور اکرم ﷺ
- ☆ معجزہ، ارہاص، کرامت، معونت، استدراج کی تعریف
- ☆ فرشتوں اور جنات کا بیان
- ☆ قبر و حشر، حوض کوثر اور جنت و دوزخ کا بیان
- ☆ ایمان و کفر اور بدمذہبوں کے عقائد کا بیان
- ☆ ولایت، استمداد، استعانت وایصال ثواب و عرس کا بیان
- ☆ بیعت کی شرائط

فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیشِ لفظ

الحمد للہ عزوجل! ہماری یہ کوشش ہے کہ اپنے اکابرین کی کتب کو احسن اسلوب میں پیش کریں۔ اس سلسلے میں امامِ اہلِ سنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے کئی رسائل طبع ہوکر عوام وخواص سے خراجِ تحسین پا چکے ہیں۔ اس سلسلے کی ایک اور کڑی **''بہارِ شریعت''** حصہ اول، پیشِ خدمت ہے، جو عقائدِ اسلامیہ اوران سے متعلق مسائل پر مشتمل ہے۔ اللہ عزوجل ہمیں اس کے بقیہ تمام حصوں کو بھی اسی انداز میں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین!

۱۔ آیات واحادیث اور دیگر عبارات کے حوالہ جات کی مقدور بھر تخریج کی گئی ہے۔

۲۔ مشکل الفاظ کی تسہیل، عربی عبارات کے ترجمے اور اُن پر حتّی الامکان اعراب کا بھی اہتمام کیا گیا ہے تاکہ عام قاری بھی اسے پڑھنے میں دشواری محسوس نہ کرے۔

۳۔ آیاتِ قرآنیہ کو منقش بریکٹ ﴿ ﴾، متنِ احادیث کو ڈبل بریکٹ (( ))، کتابوں کے نام اور دیگر اہم عبارات کو Inverted commas '' '' سے واضح کیا گیا ہے۔

۴۔ عقیدہ اور مسئلہ کو نمبر دے کر نئی سطر سے درج کرنے کا التزام کیا گیا ہے تاکہ پڑھنے والوں کو آسانی ہو۔

۵۔ اس حصے کی پروف ریڈنگ سب سے دُشوار مرحلہ تھا کیونکہ غیر محتاط ناشرین کی وجہ سے ''بہارِ شریعت'' کے نسخوں میں اغلاط کی کثرت پائی گئی۔ کسی نسخہ میں کہیں عبارت زائد ہے، تو کسی میں کوئی عقیدہ ہی غائب ہے، کسی نسخے میں کتابتِ آیاتِ کریمہ کی غلطیاں ہیں تو کسی میں کتابتِ حدیث کی غلطی ہے، کسی نسخے میں دیگر عبارات کی غلطیاں پائی جاتی ہیں اور جس نسخہ میں تخریج کی ہوئی ہے تو اس میں بھی اکثر جگہ اغلاط موجود ہیں، بلکہ کئی جگہ متن اور تخریج میں کوئی امتیاز نہیں: مثلاً ایک ایڈیشن میں عقیدہ ۲۷، ص ۶ میں عبارت: (یہ عقائد سب قرآنِ

کریم ... اِلخ) زائد ہے۔اسی طرح مرکز الاولیاء لاہور کے ایک مشہور ادارے کے نسخے میں، عقیدہ: (نبی کی تعظیم فرضِ عین بلکہ اصلِ تمام فرائض ہے ... اِلخ) غائب ہے۔ایک ایڈیشن میں صفحہ۱۰ پر آیتِ قرآنیہ کے جزء ﴿اَللّٰهُ أَعْلَمُ﴾ کی جگہ (اَللّٰہُ یَعْلَمُ) لکھا ہوا ہے۔ اسی نسخے میں صفحہ۶۱ پر حدیث کے الفاظ ((نعمت البدعۃ)) کی جگہ (نعمة البدعة) ہے، ایک نسخہ میں صفحہ۶ پر: (اُس نے اپنے کرم سے وعدہ فرمالیا... اِلخ) کی جگہ: (اس نے اپنے قلم سے وعدہ فرمالیا... اِلخ)؛ ان اَغلاط کے پیشِ نظر مکتبہ رضویہ آرام باغ، باب المدینہ کراچی کے مطبوعہ نسخے کو معیار بنا کر مذکورہ خدمات سرانجام دی گئی ہیں، جو درحقیقت ہندوستان سے طبع شدہ قدیم نسخے کا عکس ہے؛ یہی وجہ ہے کہ اس نسخے میں دیگر نسخوں کی نسبت اَغلاط بہت کم ہیں۔اس طرح کم از کم تین مرتبہ اس حصے کی پروف ریڈنگ کی گئی ہے۔اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید ہے کہ علماء کرام اور عوام الناس اس حصے میں شاید ہی کہیں کتابت کی غلطی پائیں۔إن شاء الله عز وجل۔

۶۔ابتداء میں فہرستِ مضامین مع صفحہ نمبر کے درج کردی گئی ہے۔

۷۔کتاب کے شروع میں مصنّفِ کتاب صدر الشریعہ، بدر الطریقہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ کا اجمالی تعارف پیش کردیا گیا ہے۔

۸۔آخر میں مآخذ و مراجع کی فہرست، مطابع کے ساتھ ذکر کردی گئی ہے۔

اس حصے کو آپ تک پہنچانے سے پہلے کئی مراحل سے انتہائی احتیاط سے گزارا گیا ہے جس پر زرِ کثیر بھی خرچ ہوا۔اس میں آپ کو جو خوبیاں دکھائی دیں وہ اللہ عزوجل کی عطا سے ہیں اور جو خامیاں رہ گئی ہوں ان میں یقیناً ہماری کوتاہی کو دخل ہے۔قارئین خصوصاً علماء کرام دامت فیوضہم سے گزارش ہے کہ اس کتاب کے معیار کو مزید بہتر بنانے کے بارے میں ہمیں اپنی قیمتی آراء سے تحریری طور پر مطلع فرمائیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو عوام وخواص کے لیے نفع بخش بنائے!

آمین بجاہ النبی الامین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم!

تعارفِ مصنّف

صدر الشریعہ بدرالطریقہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی

رحمة الله تعالٰی علیه

ولادتِ باسعادت:

شریعت کے صدرِ شہیر، طریقت کے بدرِ منیر مولانا الحاج مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ مشرقی یوپی (انڈیا) کے قصبے گھوسی میں ۱۳۰۰ھ/1882ء میں پیدا ہوئے۔

خاندان:

آپ کا گھرانا علوم وفنونِ اسلامیہ کا دلدادہ تھا، والدِ ماجد اور جدِّ امجد کو علمِ طب میں مہارت حاصل تھی، والدِ ماجد مولانا حکیم جمال الدین علیہ الرحمۃ عالم وفاضل اور ماہر طبیب تھے۔

تعلیم وتربیت:

ابتدائی تعلیم اپنے دادا مولانا خدا بخش علیہ الرحمۃ سے حاصل کی۔ اُن کے وصال کے بعد مولوی الٰہی بخش علیہ الرحمۃ سے کچھ عرصہ پڑھا جو آپ کے قصبہ ہی میں مدرِّس تھے۔ پھر شوال ۱۳۱۴ھ میں جونپور کے لیے عازمِ سفر ہوئے۔اُن دنوں مدرسہ حنفیہ جونپور میں حضرت استاذ الاساتذہ مولانا ہدایت اللہ خان علیہ الرحمۃ کے فیضانِ علمی کا باڑا بٹ رہا تھا، علومِ دینیہ کے متلاشی دُور دُور سے یہاں پہنچ رہے تھے، حضرت صدرالشریعہ نے کچھ دن ابتدائی کتابیں اپنے چچازاد بھائی مولانا محمد صدیق علیہ الرحمۃ اور مولانا سید ہادی حسن علیہ الرحمۃ سے پڑھیں، پھر حضرت مولانا ہدایت اللہ خان علیہ الرحمۃ سے اکتسابِ فیض کیا۔ جو مجاہدِ تحریکِ آزادی مولانا فضلِ حق خیر آبادی علیہ الرحمۃ کے خاص شاگردوں میں سے تھے۔

محدث سورتی علیہ الرحمۃ کے حضور:

آپ علومِ عقلیہ سے فراغت کے بعد حسبِ ارشادِ حضرت مولانا ہدایت اللہ خان رامپوری علیہ الرحمۃ، حضرت مولانا وصی احمد صاحب محدث سورتی علیہ الرحمۃ کی خدمت میں علمِ حدیث حاصل کرنے کے لیے حاضر ہوئے، اس عظیم محدّث اور مدرِّس کی خدمت میں حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ چودہ مہینے حاضر رہے اور ۱۳۲۴ھ میں مدرسۃ الحدیث پیلی بھیت سے سند فراغت حاصل کی۔

تدریس کا آغاز:

حضرت صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ یوں تو زمانۂ طالب علمی ہی میں جونپور اور پیلی بھیت میں ابتدائی درجات کے طلبہ کو پڑھایا کرتے تھے، لیکن باقاعدہ تدریس کا آغاز یوں ہوا کہ قاضی عبدالوحید صاحب رئیسِ پٹنہ نے مدرسۂ اہلِ سنّت کے لیے ایک مدرّسِ اوّل، حضرت محدّثِ سورتی علیہ الرحمۃ کی خدمت میں خط لکھ کر طلب کیا، لہذا محدّثِ سورتی علیہ الرحمۃ نے اپنے لائق فائق شاگرد مولانا امجد علی اعظمی کو بھیجا۔

امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے پہلی ملاقات:

جب مہتمِ مدرسۂ اہلِ سنّت جناب قاضی عبدالوحید علیہ الرحمۃ بیمار پڑ گئے تو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی اور محدّثِ سورتی رحمۃ اللہ علیہما اُن کی عیادت کے لیے تشریف لائے۔ انہی دونوں بزرگوں کی موجودگی میں قاضی صاحب نے وفات پائی، اعلیٰ حضرت قبلہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور محدّثِ سورتی صاحب نے قبر میں اتارا، اسی موقع پر صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ نے پہلی مرتبہ اعلیٰ حضرت کی زیارت کی اور ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے زہد وتقوٰی، لِلّٰہیت اور علمی مقام سے آپ بے انتہا متاثر ہوئے، دل بے اختیار مرید ہونے کے لیے بے چین ہو گیا، چنانچہ محدّثِ سورتی علیہ الرحمۃ کی رائے اور مشورے سے سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ میں اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ الرحمٰن کے دستِ مبارک پر بیعت ہو گئے۔

دارالعلوم منظرِ اسلام میں بحیثیت صدر مدرّس:

جب اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے حضرت صدرالشریعہ کو دارالعلوم منظرِ اسلام میں بطور صدر مدرّس تدریسی خدمات انجام دینے کے لیے طلب کیا تو صدرالشریعہ فوراً بریلی شریف حاضر ہوگئے، اور جب بریلی آئے تو یہیں کے ہو کر رہ گئے۔

صدرالشریعہ کا لقب:

حضرت مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ کو اللہ تعالیٰ نے جملہ علوم وفنون میں مہارتِ تامّہ عطا فرمائی تھی لیکن انہیں تفسیر، حدیث اور فقہ سے خصوصی لگاؤ تھا، فقہی جزئیات ہمیشہ نوکِ زبان پر رہتی تھیں؛ اِسی بناء پر مجددِ وقت امام احمد رضا بریلوی قدّس سرّہ نے آپ کو صدرالشریعہ کا لقب عطا فرمایا۔

قاضی القضاۃ (چیف جسٹس):

امام احمد رضا قدّس سرّہ نے حالات اور ضرورتِ دینی کے پیشِ نظر بریلی شریف میں پورے برصغیر کے لیے شرعی دارالقضاء قائم فرمایا تھا اور اس کے لیے تمام مشاہیرِ ہند میں سے صدرالشریعہ کو احکامِ شرعی کے نفاذ اور مقدّمات کے فیصلے کے واسطے قاضیٔ شرع مقرر فرمایا۔

مشاہیر تلامذہ:

جن مشاہیر تلامذہ کے نام ہمیں دستیاب ہو سکے وہ درج ذیل ہیں۔

۱۔ شیر بیشۂ اہلِ سنّت مولانا محمد حشمت علی خان لکھنوی علیہ الرحمۃ

۲۔ محدثِ اعظم پاکستان مولانا سردار احمد صاحب علیہ الرحمۃ

۳۔ حافظِ ملّت مولانا عبدالعزیز مبارکپوری علیہ الرحمۃ

۴۔ علامہ سیّد غلام جیلانی میرٹھی علیہ الرحمۃ

۵۔ خلیل العلماء مفتی محمد خلیل خان برکاتی علیہ الرحمۃ

۶۔ مفتی اعظم پاکستان، وقارِ ملّت مفتی وقار الدین صاحب قادری علیہ الرحمۃ

۷۔ صاحبِ تصانیفِ کثیرہ مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمۃ

۸۔ مولانا سیّد ظہیر احمد زیدی علیہ الرحمۃ، مصنفِ بہارِ شریعت حصہ ۱۹

۹۔ مولانا حافظ قاری محبوب رضا خان صاحب بریلوی علیہ الرحمۃ

تصنیفات:

حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ نے سات (۷) گراں قدر تصانیف کا بیش بہا تحفہ قوم کو پیش کیا۔ ان کتب کے نام یہ ہیں: ''بہارِ شریعت''، ''فتاوی امجدیہ''، ''حاشیہ طحاوی شریف''، ''التحقیق الکامل فی حکم قنوت النوازل''، ''قامع الواہیات من جامع الجزئیات''، ''اتمامِ حجت تامہ'' اور'' اسلامی قاعدہ''۔

تعارفِ بہارِ شریعت:

اُردو زبان میں سترہ حصوں پر مشتمل ''بہارِ شریعت'' حضرت صدر الشریعہ کی وہ عظیم کتاب ہے جسے فقہ حنفی کا انسائیکلو پیڈیا کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ یوں تو فقہی مسائل پر بیسیوں کتب، کتابچے اور رسائل موجود ہیں، جن میں احکامِ شریعت کو اُردو زبان میں بیان کیا گیا ہے۔ اُن میں سے ہر رسالہ کسی خاص موضوع سے متعلق ہے، مثلاً کسی میں صرف عقائد، کسی میں فرائض، کسی میں فقط نماز وروزہ کے مسائل کو بیان کیا گیا ہے، لیکن ''بہارِ شریعت'' کا امتیاز یہ ہے کہ اس میں زندگی سے لے کر موت تک کے تمام مسائلِ شرعیہ کو سمو دِیا گیا ہے۔

مقصد تصنیف:

حضرت صدر الشریعہ فرماتے ہیں: ''ایک وہ زمانہ تھا کہ ہر مسلمان اتنا علم رکھتا تھا جو اُس کی ضروریات کو کافی ہو، بفضلہٖ تعالیٰ علماء بکثرت موجود تھے، جو نا معلوم ہوتا تھا اُن سے باآسانی دریافت کر لیتے، حتّٰی کہ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم فرما دیا تھا کہ ہمارے بازار میں وہی خرید وفروخت کریں گے جو دین میں فقیہ ہوں، رواه الترمذي عن العلاء بن عبد الرحمن بن يعقوب عن أبيه عن جدّه (''جامع الترمذي''، أبواب الوتر، باب ما جاء في فضل الصلاة على النبي، الحديث: ٤٨٧، ص ١٦٩٢) پھر جس قدر عہدِ نبوّت سے بُعد ہوتا گیا اُسی قدر علم کی کمی ہوتی رہی، اب وہ زمانہ آگیا کہ عوام تو عوام بہت سے وہ جو علماء کہلاتے ہیں روزمرہ کی

ضروری جزئیات حتّی کہ فرائض وواجبات سے ناواقف، اور جتنا جانتے ہیں اُس پر بھی عمل سے منحرف کہ اُن کو دیکھ کر عوام کو سیکھنے اور عمل کرنے کا موقع ملتا؛ اِسی قلّتِ علم و بے پروائی کا نتیجہ ہے کہ بہت سے ایسے مسائل کا، جن سے واقف نہیں انکار کر بیٹھتے ہیں، حالانکہ نہ خود علم رکھتے ہیں کہ جان سکیں، نہ سیکھنے کا شوق کہ جاننے والوں سے دریافت کریں، نہ علماء کی خدمت میں حاضر رہتے کہ اُن کی صحبت باعثِ برکت بھی ہے اور مسائل جاننے کا ذریعہ بھی، اور اُردو میں کوئی ایسی کتاب کہ سلیس، عام فہم، قابلِ اعتماد ہو، اب تک شائع نہ ہوئی، بعض میں بہت تھوڑے مسائل کہ روزمرہ کی ضروری باتیں بھی اُن میں کافی طور پر نہیں، اور بعض میں اَغلاط کی کثرت، لاجرم ایک ایسی کتاب کی بے حد ضرورت ہے کہ کم پڑھے اس سے فائدہ اٹھائیں؛ لہٰذا فقیر بنظرِ خیر خواہیٔ مسلمانان اور بمقتضائے الدین النصح لکلّ مسلم مولیٰ تعالیٰ پر بھروسا کرکے اس امرِ اَہم واعظم کی طرف متوجہ ہوا''۔

وفات:

۲ ذیقعدہ/۶ ستمبر بروز شنبہ ۱۳۶۷ھ / ۱۹۴۸ء تقریباً ساڑھے بارہ بجے شب آپ نے ہندوستان کے مشہور شہر بمبیٔ میں وصال فرمایا جہاں آپ بذریعہ سفینہ عازمِ زیارتِ حرمین شریفین ہو کر تشریف فرما تھے[1]۔ (إنّا للّٰہ وإنّا إلیہ راجعون)

مدینے کا مسافر ہند سے پہنچا مدینے میں
قدم رکھنے کی بھی نوبت نہ آئی تھی سفینے میں

---

[1] ...... ''سیرتِ صدرالشریعہ''، ص۳۲۔۲۷۹، ملتقطاً۔

تقریظ وتصدیق

سرکارِ اعلیٰ حضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البَرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین ومِلّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیر وبَرَکت،

حضرتِ علاّمہ مولانا الحاج الحافِظ القاری الشّاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن

(بہارِشریعت کی مقبولیت ومحبوبیت اور شہرت کی ایک اَہم وجہ اسے امامِ اہلِ سنّت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی تائید وتصدیق اور دعا کا حاصل ہونا بھی ہے۔ امام اہل سنّت تحریر فرماتے ہیں):

''فقیر غفرلہ المولی القدیر نے یہ مبارک رسالہ بہارِشریعت، تصنیف لطیف أخي في اللّٰہ ذي المجد والجاہ، والطبع السلیم، والفکر القویم، والفضل والعلی، مولانا مولوی حکیم محمد امجد علی قادری برکاتی اعظمی بالمذھب والمشرب والسکنٰی رزقہ اللّٰہ تعالٰی في الدارین الحسنٰی، مطالعہ کیا، الحمدللہ مسائلِ صحیحہ، رجیحہ، محقّقہ، منقّحہ پر مشتمل پایا۔ آج کل ایسی کتاب کی ضرورت تھی کہ عوام بھائی سلیس اردو میں صحیح مسئلے پائیں، اور گمراہی واَغلاط کے مصنوع وملمع زیوروں کی طرف آنکھ نہ اٹھائیں مولیٰ عزوجل مصنف کی عمر وعمل وفیض میں برکت دے اور عقائد سے ضروری فروع تک ہر باب میں اس کتاب کے اور حصص کافی وشافی ووافی وصافی تالیف کرنے کی توفیق بخشے اورانہیں اہلِ سنت میں شائع ومعمول اور دنیا وآخرت میں نافع ومقبول فرمائے، آمین!''

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡم

الحمد للّٰه الذي أنزل القرآن، وهدانا به إلى عقائد الإيمان، وأظهر هذا الدين القويم على سائر الأديان، والصلاة والسلام الأتمّان في كلّ حين وآن على سيّد ولد عدنان، سيّد الإنس والجان، الذي جعله اللّٰه تعالى مطّلعاً على الغيوب فعَلم ما يكون وما كان، وعلى آله وصحبه وابنه وحزبه ومن تبعهم بإحسان، واجعلنا منهم يا رحمٰن! يا منّان!

فقیر بارگاہِ قادری ابوالعلا امجد علی اعظمی رضوی عرض کرتا ہے کہ زمانہ کی حالت نے اس طرف متوجہ کیا کہ عوام بھائیوں کے لیے صحیح مسائل کا ایک سلسلہ عام فہم زبان میں لکھا جائے، جس میں ضروری روزمرّہ کے مسائل ہوں۔ باوجود بے فرصتی اور بے مائیگی کے توکّلاً علی اللّٰہ اس کام کو شروع کیا، ایک حصہ لکھنے پایا تھا کہ یہ خیال ہوا کہ اعمال کی درستی عقائد کی صحت پر متفرّع ہے، اور بہتیرے مسلمان ایسے ہیں کہ اُصولِ مذہب سے آگاہ نہیں، ایسوں کے لیے سچّے عقائدِ ضروری کے سرمایہ کی بہت شدید حاجت ہے۔ خصوصاً اس پُرآشوب زمانہ میں کہ گندم نما جَو فروش بکثرت ہیں، کہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے، بلکہ عالم کہلاتے ہیں اور حقیقۃً اسلام سے ان کو کچھ علاقہ نہیں۔ عام ناواقف مسلمان اُن کے دامِ تزویر میں آکر مذہب اور دین سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں، لہٰذا اُس حصہ یعنی کتابُ الطہارۃ کو اِس سلسلہ کا حصّہ دوم کیا، اور اُن بھائیوں کے لیے اس سے پہلے حصّہ میں اسلامی سچے عقائد بیان کیے۔ اُمید ہے کہ برادرانِ اسلام اس کتاب کے مطالعہ سے ایمان تازہ کریں اور اس فقیر کے لیے عفو و عافیتِ دارین اور ایمان و مذہبِ اہلسنت پر خاتمہ کی دعا فرمائیں۔

اَللّٰھُمَّ ثَبِّتۡ قُلُوۡبَنَا عَلَی الۡإِیۡمَانِ وَتَوَفَّنَا عَلَی الۡإِسۡلَامِ وَارۡزُقۡنَا شَفَاعَةَ خَیۡرِ الۡأَنَامِ عَلَیۡهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، وَأَدۡخِلۡنَا بِجَاهِهٖ عِنۡدَكَ دَارَ السَّلَامِ اٰمِیۡن یَا أَرۡحَمَ الرَّاحِمِیۡنَ! وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ۔

عقائد متعلقہ ذات و صفاتِ الٰہی جَلّ جلا لہٗ

عقیدہ(۱): اللہ ایک ہے کوئی اس کا شریک نہیں، نہ ذات میں، نہ صفات میں، نہ افعال میں، نہ احکام میں، نہ اسماء میں [۱]، واجب الوجود ہے، یعنی اس کا وجود ضروری ہے، عدم محال [۲]۔ قدیم ہے یعنی ہمیشہ سے ہے، ازلی کے بھی یہی معنی ہیں، باقی ہے یعنی ہمیشہ رہے گا اور اِسی کو ابدی بھی کہتے ہیں [۳]۔ وہی اس کا مستحق ہے کہ اُس کی عبادت و پرستش کی جائے [۴]۔

عقیدہ(۲): وہ بے پرواہ ہے، کسی کا محتاج نہیں اور تمام جہان اُس کا محتاج ہے [۵]۔

عقیدہ(۳): اس کی ذات کا ادراک عقلاً محال [۶] کہ جو چیز سمجھ میں آتی ہے عقل اُس کو محیط ہوتی ہے [۷] اور اُس کو کوئی احاطہ نہیں کرسکتا، البتہ اُس کے افعال کے ذریعے سے اِجمالاً اُس کی صفات، پھر اُن صفات کے ذریعے سے معرفتِ ذات حاصل ہوتی ہے [۸]۔

عقیدہ(۴): اُس کی صفتیں نہ عین ہیں، نہ غیر، یعنی صفات اُسی ذات ہی کا نام ہو ایسا نہیں [۹]، اور نہ اُس سے کسی طرح نحوِ وجود میں جدا ہوسکیں [۱۰]؛ کہ نفسِ ذات کی مقتضٰی ہیں اور

۱...... پ ۲۶، محمّد: ۱۹، پ ۲۵، الشوریٰ: ۱۱، پ ۱۰، الکھف: ۲۶، پ۲۲، الفاطر: ۳، پ۱۶، مریم: ۶۵.

۲......یعنی اُس کا وجود نہ ہونا، ناممکن ہے۔

۳......"المسامرة بشرح المسايرة"، الفصل الثاني والثالث، فصل: الله تعالى قديم... إلخ، ص۲۲۔ ۲۵، ملخصاً.

۴......پ ۲، البقرة: ۱۶۳، ۲۵۵.

۵......"شرح الفقه الأكبر" لملاّ علي القاري، لا يشبه الله تعالى شيء من خلقه، ص۱۵.

۶......یعنی اُس کی ذات کا عقل کے ذریعے احاطہ نہیں کیا جاسکتا۔

۷......یعنی اُس کا احاطہ کیے ہوئے ہوتی ہے۔

۸......پ۷، الأنعام: ۱۰۳،

"اليواقيت والجواهر في بيان عقائد الأكابر"، المبحث الرابع في وجوب اعتقاد أنّ حقيقته تعالى... إلخ، الجزء الأوّل، ص۶۲/۶۳، "المستند المعتمد على المعتقد المنتقد"، ص۴۷.

۹...... "شرح العقائد النسفية"، مبحث إثبات الصفات، ۴۷-۴۸.

۱۰......یعنی کسی بھی طور پر صفات، ذات سے جدا ہوکر نہیں پائی جاسکتیں۔

عینِ ذات کولازم [1]۔

عقیدہ (۵): جس طرح اُس کی ذات قدیم ازلی ابدی ہے، صفات بھی قدیم ازلی ابدی ہیں [2]۔

عقیدہ (۶): اُس کی صفات نہ مخلوق ہیں، نہ زیرِ قدرت داخل [3]۔

عقیدہ (۷): ذات وصفات کے سِوا سب چیزیں حادث ہیں، یعنی پہلے نہ تھیں پھر موجود ہوئیں [4]۔

عقیدہ (۸): صفاتِ الٰہی کو جومخلوق کہے یا حادث بتائے، گمراہ بددین ہے [5]۔

عقیدہ (۹): جو عالَم میں سے کسی شے کو قدیم مانے یا اس کے حدوث میں شک کرے، کافر ہے [6]۔

عقیدہ (۱۰): نہ وہ کسی کا باپ ہے، نہ بیٹا، نہ اُس کے لیے بی بی، جواُس کا باپ یا بیٹا بتائے یا اُس کے لیے بی بی ثابت کرے کافر ہے، بلکہ جوممکن بھی کہے گمراہ بددین ہے [7]۔

عقیدہ (۱۱): وہ حَی ہے، یعنی خودزندہ ہےاورسب کی زندگی اُس کے ہاتھ میں ہے، جسے جب چاہے زندہ کرےاور جب چاہےمَوت دے [8]۔

۱...... بلاتشبیہ اس کو یوں سمجھیں کہ پھول کی خوشبو پھول کی صفت ہے جو پھول کے ساتھ ہی پائی جاتی ہے، مگراس خوشبوکوہم پھول نہیں کہتے، اور نہ ہی اُسے پھول سے جدا کہہ سکتے ہیں۔

۲......"المستند المعتمد"، ص٤٦/٤٧.

۳......"شرح ملاّ علي القاري على الفقه الأكبر"، ص٢٥، "المعتقد المنتقد"، ص٢٥.
یعنی یہ اللہ کی قدرت کے شایانِ شان نہیں کہ وہ اپنی کسی صفت میں تبدیلی کرے۔

۴......"شرح العقائد النسفية"، مبحث العالَم جميع أجزائه محدث، ص٢٤.

۵......"المعتقد المنتقد"، مسئلة: صفات الله تعالى في الأزل... إلخ، ص٤٩/٥٠.

۶...... "اليواقيت والجواهر"، المبحث الثاني في حدوث العالم، الجزء الأوّل، ص٥٢،
"المعتقد المنتقد"، ومنه: أنّه باقٍ، ص١٩.

۷......پ٢٩، الجن:٣، پ٣٠، الإخلاص: ١-٤۔
"شرح الفقه الأكبر" لملاّ علي القاري: ﴿وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ﴾، ص١٤۔
"المعتقد المنتقد"، ومنه: أنّه باقٍ، ص١٩.

۸...... پ٣، البقرة: ٢٥٥، پ١٨، المؤمنون: ٨٠.

عقیدہ (۱۲): وہ ہر ممکن پر قادر ہے، کوئی ممکن اُس کی قدرت سے باہر نہیں [۱]۔

عقیدہ (۱۳): جو چیز مُحال ہے، اللہ عزّ وجل اُس سے پاک ہے کہ اُس کی قدرت اُسے شامل ہو؛ کہ مُحال اسے کہتے ہیں جو موجود نہ ہو سکے، اور جب مقدور ہو گا تو موجود ہو سکے گا، پھر مُحال نہ رہا۔ اسے یوں سمجھو کہ دوسرا خدا مُحال ہے یعنی نہیں ہو سکتا، تو یہ اگر زیرِ قدرت ہو تو موجود ہو سکے گا، تو مُحال نہ رہا، اور اس کو مُحال نہ ماننا وَحدانیت کا انکار ہے، یونہی فنائے باری مُحال ہے، اگر تحتِ قدرت ہو تو ممکن ہو گی، اور جس کی فنا ممکن ہو وہ خدا نہیں۔ تو ثابت ہوا کہ مُحال پر قدرت ماننا اللہ کی اُلوہیت سے ہی انکار کرنا ہے [۲]۔

عقیدہ (۱۴): ہر مقدور کے لیے ضروری نہیں کہ موجود ہو جائے، البتہ ممکن ہونا ضروری ہے اگرچہ کبھی موجود نہ ہو [۳]۔

عقیدہ (۱۵): وہ ہر کمال وخوبی کا جامع ہے، اور ہر اُس چیز سے جس میں عیب ونقصان ہے پاک ہے، یعنی عیب ونقصان کا اُس میں ہونا مُحال ہے، بلکہ جس بات میں نہ کمال ہو، نہ نقصان، وہ بھی اُس کے لیے مُحال، مثلاً جھوٹ، دغا، خیانت، ظلم، جہل، بے حیائی وغیرہا عیوب اُس پر قطعاً مُحال ہیں، اور یہ کہنا کہ جھوٹ پر قدرت ہے بایں معنی کہ وہ خود جھوٹ بول سکتا ہے، مُحال کو ممکن ٹھہرانا اور خدا کو عیبی بتانا بلکہ خدا سے انکار کرنا ہے۔ اور یہ سمجھنا کہ مُحالات پر قادر نہ ہو گا تو قدرت ناقص ہو جائے گی باطل محض ہے؛ کہ اس میں قدرت کا کیا نقصان! نقصان تو اُس مُحال کا ہے کہ تعلّقِ قدرت کی اُس میں صلاحیت نہیں [۴]۔

عقیدہ (۱۶): حیات، قدرت، سننا، دیکھنا، کلام، علم، ارادہ اُس کے صفاتِ ذاتیہ ہیں، مگر کان، آنکھ، زبان سے اُس کا سننا، دیکھنا، کلام کرنا نہیں؛ کہ یہ سب اَجسام ہیں اور اَجسام سے وہ

۱...... "المعتقد المنتقد"، ومنه: أنّه قدير، ص٢٤-٢٨.

۲...... "المعتقد المنتقد"، وأمّا ما يجوز في حقه تعالى، ص٩٢.

۳...... "المسامرة"، ختم المصنّف كتابه... إلخ، ص٣٩٣۔

۴...... "المسامرة"، ختم المصنّف كتابه... إلخ، ص٣٩١/٣٩٢، "المعتقد المنتقد"، ومنه: أنّه قدير، ص٢٧/٣٢.

پاک۔ ہر پست سے پست آواز کو سُنتا ہے، ہر باریک سے باریک کو کہ خُوردبین سے محسوس نہ ہو وہ دیکھتا ہے، بلکہ اُس کا دیکھنا اور سننا اِنھی چیزوں پر منحصر نہیں، ہر موجود کو دیکھتا ہے اور ہر موجود کو سنتا ہے [(۱)]۔

عقیدہ (۱۷): مثل دیگر صفات کے کلام بھی قدیم ہے، حادث ومخلوق نہیں، جو قرآنِ عظیم کو مخلوق مانے ہمارے امامِ اعظم ودیگر ائمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اُسے کافر کہا، بلکہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اُس کی تکفیر ثابت ہے [(۲)]۔

عقیدہ (۱۸): اُس کا کلام آواز سے پاک ہے، اور یہ قرآنِ عظیم جس کو ہم اپنی زبان سے تلاوت کرتے، مَصاحِف میں لکھتے ہیں، اُسی کا کلامِ قدیم بلاصوت ہے، اور یہ ہمارا پڑھنا لکھنا اور یہ آواز حادث، یعنی ہمارا پڑھنا حادث ہے اور جو ہم نے پڑھا قدیم، اور ہمارا لکھنا حادث اور جو لکھا قدیم، ہمارا سننا حادث ہے اور جو ہم نے سنا قدیم، ہمارا حفظ کرنا حادث ہے اور جو ہم نے حفظ کیا قدیم، یعنی متجلّی قدیم ہے اور تجلّی حادث [(۳)]۔

عقیدہ (۱۹): اُس کا علم ہر شے کو محیط یعنی جزئیات، کلیات، موجودات، معدومات، ممکنات، مُحالات، سب کو اَزل میں جانتا تھا اور اب جانتا ہے اور اَبد تک جانے گا، اشیاء بدلتی ہیں اور اُس کا علم نہیں بدلتا، دلوں کے خطروں اور وَسوسوں پر اُس کو خبر ہے، اور اُس کے علم کی کوئی انتہا نہیں ہے [(۴)]۔

عقیدہ (۲۰): وہ غیب وشہادت [(۵)] سب کو جانتا ہے، علمِ ذاتی اُس کا خاصہ ہے، جو شخص علمِ ذاتی، غیب خواہ شہادت کا غیرِ خدا کے لیے ثابت کرے کافر ہے۔ علمِ ذاتی کے یہ معنی کہ بے خدا

۱......"المسامرة"، ختم المصنّف كتابه ... إلخ، ص ۳۹۱/۳۹۲، ملتقطاً،
"المعتقد المنتقد"، ومنه: أنّه سميع بصير، ص ۳۲/۳۳ ملتقطاً.

۲......"المعتقد المنتقد"، منه: أنّه متكلّم بكلام، ص ۳۲،۳۳،۳۸، ملتقطاً.

۳......"المستند المعتمد"، ص ۳۵، حاشية نمبر ٦۲.

۴......"اليواقيت"، المبحث ۱٦ في حضرات الأسماء الثمانية... إلخ، ص ۱۱۵۔

۵......پوشیدہ اور ظاہر۔

کے دیئے خود حاصل ہو[1]۔

عقیدہ (۲۱): وہی ہر شے کا خالق ہے، ذوات ہوں، خواہ افعال سب اُسی کے پیدا کیے ہوئے ہیں[2]۔

عقیدہ (۲۲): حقیقۃً روزی پہنچانے والا وہی ہے، ملائکہ وغیرہم وسائل و وسائط ہیں[3]

عقیدہ (۲۳): ہر بھلائی، بُرائی اُس نے اپنے علمِ اَزلی کے موافق مقدّر فرما دی ہے، جیسا ہونے والا تھا اور جو جیسا کرنے والا تھا، اپنے علم سے جانا اور وہی لکھ لیا، تو یہ نہیں کہ جیسا اُس نے لکھ دیا ویسا ہم کو کرنا پڑتا ہے، بلکہ جیسا ہم کرنے والے تھے ویسا اُس نے لکھ دیا۔ زید کے ذمّہ برائی لکھی اس لیے کہ زید برائی کرنے والا تھا، اگر زید بھلائی کرنے والا ہوتا وہ اُس کے لیے بھلائی لکھتا، تو اُس کے علم یا اُس کے لکھ دینے نے کسی کو مجبور نہیں کر دیا۔ تقدیر کے انکار کرنے والوں کو نبی صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے اس اُمت کا مجوس بتایا[4]۔

عقیدہ (۲۴): قضا تین قسم ہے۔

۱) مُبرَمِ حقیقی، کہ علمِ الٰہی میں کسی شے پر معلّق نہیں۔

۲) اور معلّقِ محض، کہ صُحفِ ملائکہ میں کسی شے پر اُس کا معلّق ہونا ظاہر فرما دیا گیا ہے۔

۳) اور معلّقِ شبیہ بہ مُبرَم کہ صُحفِ ملائکہ میں اُس کی تعلیق مذکور نہیں اور علمِ الٰہی میں تعلیق ہے۔

وہ جو مُبرَمِ حقیقی ہے اُس کی تبدیل ناممکن ہے، اکابر محبوبانِ خدا اگر اتفاقاً اس بارے میں کچھ عرض کرتے ہیں تو اُنہیں اُس خیال سے واپس فرما دیا جاتا ہے۔ ملائکہ قومِ لوط پر عذاب لے کر آئے، سیّدنا ابراہیم خلیل اللہ علی نبیّنا الکریم وعلیہ افضل الصّلوۃ والتّسلیم کہ رحمتِ محضہ تھے، اُن کا نامِ پاک ہی ابراہیم ہے، یعنی ابِ رحیم، مہربان باپ، اُن کافروں کے بارے میں اتنے ساعی ہوئے

۱...... "الیواقیت"، المبحث ۲٤: في أنّ اللّٰہ تعالی خالق... إلخ، ص۱۸۹، پ۷، الأنعام: ۱۰۲.

۲......پ۲۷، الذاریات: ٤، ۵۸، پ ۳۰، النازعات: ۵.

۳......"المعتقد المنتقد"، منہ: الاعتقاد بقضائہ وقدرہ، ص۵۲۔

"الیواقیت"، المبحث ۲۵ في أنّ للّٰہ تعالی الحجّۃ البالغۃ، ص۲۰۱/۲۰۲.

۴......"المعتقد المنتقد"، منہ: الاعتقاد بقضائہ وقدرہ، ص٥٤/٥٥۔

کہ اپنے رب سے جھگڑنے لگے، اُن کا رب فرماتا ہے۔

﴿يُجَادِلُنَا فِيْ قَوْمِ لُوْطٍ﴾ (۱)

''ہم سے جھگڑنے لگا قومِ لوط کے بارے میں''۔

یہ قرآنِ عظیم نے اُن بے دینوں کا رد فرمایا جو محبوبانِ خدا کو بارگاہِ عزّت میں کوئی عزت و وجاہت نہیں مانتے، اور کہتے ہیں اس کے حضور کوئی دَم نہیں مارسکتا، حالانکہ اُن کا رب عزوجل اُن کی وجاہت اپنی بارگاہ میں ظاہر فرمانے کو خود اِن لفظوں سے ذکر فرماتا ہے کہ ہم سے جھگڑنے لگا قومِ لوط کے بارے میں۔ حدیث میں ہے شبِ معراج حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ایک آواز سنی کہ کوئی شخص اللہ عزوجل کے ساتھ بہت تیزی اور بلند آواز سے گفتگو کر رہا ہے، حضورِ اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام سے دریافت فرمایا کہ یہ کون ہیں؟ عرض کی موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام، فرمایا: کیا اپنے رب پر تیز ہو کر گفتگو کرتے ہیں؟ عرض کی: اُن کا رب جانتا ہے کہ اُن کے مزاج میں تیزی ہے۔ جب آیۂ کریمہ ﴿وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى﴾ (۲) نازل ہوئی کہ (بیشک عنقریب تمہیں تمہارا رب اتنا عطا فرمائے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے)

حضور سیّد المحبوبین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا:

((إِذاً لا أَرْضٰى وَوَاحِد مِّن أُمَّتي فِي النَّارِ)) (۳)

''ایسا ہے تو میں راضی نہ ہوں گا اگر میرا ایک اُمتی بھی آگ میں ہو''۔

یہ تو شانیں بہت رفیع ہیں جن پر رفعت عزت و وجاہت ختم ہے۔ (صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہٗ علیہم) مسلمان ماں باپ کا کچّا بچہ جو حمل سے گر جاتا ہے اُس کے لیے حدیث میں فرمایا کہ روزِ

۱......پ ۱۲، هود: ۷۴۔

۲......پ ۳۰، الضحى: ۵۔

۳......"كنز العمّال"، كتاب الفضائل، فضائل سائر الأنبياء، الحديث: ۳۲۳۸۵، الجزء ۱۱، ص ۲۳۲، "صحيح مسلم"، كتاب الإيمان، باب دعاء النبي ﷺ... إلخ، الحديث: ۴۹۹، ص ۷۱۶۔ "التفسير الكبير"، الضحى: ۵، ج ۱۱، ص ۱۹۴۔

قیامت اللہ عزّ وجل سے اپنے ماں باپ کی بخشش کے لیے ایسا جھگڑے گا جیسا قرض خواہ کسی قرض دار سے، یہاں تک کہ فرمایا جائے گا:

((أَيُّهَا السِّقْطُ الْمُرَاغِمُ رَبَّهُ))[1]

اے کچے بچے! اپنے رب سے جھگڑنے والے!، اپنے ماں باپ کا ہاتھ پکڑ لے اور جنت میں چلا جا۔

خیر یہ تو جملۂ معترضہ تھا، مگر ایمان والوں کے لیے بہت نافع اور شیاطین الِانس کی خباثت کا دافع تھا، کہنا یہ ہے کہ قومِ لوط پر عذاب قضائے مُبرَمِ حقیقی تھا، خلیل اللہ علیہ الصّلاۃ والسلام اس میں جھگڑے تو اُنھیں ارشاد ہوا:

﴿يَآ إِبْرَاهِيمُ أَعْرِضْ عَنْ هَذَا﴾ ﴿إِنَّهُمْ اٰتِيهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُودٍ﴾[2]

''اے ابراہیم اس خیال میں نہ پڑو! بیشک اُن پر وہ عذاب آنے والا ہے جو پھرنے کا نہیں''۔

اور وہ جو ظاہر قضائے معلّق ہے، اس تک اکثر اولیاء کی رسائی ہوتی ہے، اُن کی دُعا سے، اُن کی ہمّت سے ٹل جاتی ہے، اور وہ جو متوسّط حالت میں ہے، جسے صُحفِ ملائکہ کے اعتبار سے مُبرَم بھی کہہ سکتے ہیں، اُس تک خواص اکابر کی رسائی ہوتی ہے۔ حضور سیّدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ اسی کو فرماتے ہیں: میں قضائے مُبرَم کو رد کر دیتا ہوں، اور اسی کی نسبت حدیث میں ارشاد ہوا:

((إِنَّ الدُّعَاءَ يَرُدُّ الْقَضَاءَ بَعْدَ مَا أُبْرِمَ))[3]

''بے شک دُعا قضائے مُبرم کو ٹال دیتی ہے''۔

مسئلہ ۱: قضا وقدر کے مسائل عام عقلوں میں نہیں آسکتے، ان میں زیادہ غور وفکر کرنا سببِ ہلاکت ہے، صدیق وفاروق رضی اللہ تعالٰی عنہما اس مسئلہ میں بحث کرنے سے منع فرمائے گئے۔ ماوشما[4] کس گنتی میں...! اتنا سمجھ لو کہ اللہ تعالی نے آدمی کو مثلِ پتھر اور دیگر جمادات کے بے حس

۱......"سنن ابن ماجه"، أبواب ما جاء في الجنائز، باب ما جاء فيمن أصيب بسقط، الحديث: ۱۶۰۸۔

۲......پ ۱۲، هود: ۷۶، ملتقطاً۔

۳......"المعتقد المنتقد"، منه: الاعتقاد بقضائه وقدره، ص ٥٤، بتغير قليل في متن الحديث.

۴......ہم اور آپ۔

وحرکت نہیں پیدا کیا، بلکہ اس کو ایک نوعِ اختیار(1) دیا ہے کہ ایک کام چاہے کرے، چاہے نہ کرے، اوراس کے ساتھ ہی عقل بھی دی ہے کہ بھلے بُرے، نفع نقصان کو پہچان سکے، اور ہر قسم کے سامان اور اسباب مہیا کر دیئے ہیں، کہ جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے اُسی قسم کے سامان مہیّا ہو جاتے ہیں، اور اسی بنا پر اُس پر مواخذہ ہے۔ اپنے آپ کو بالکل مجبور یا بالکل مختار سمجھنا، دونوں گمراہی ہیں(2)۔

مسئلہ ۲: بُرا کام کر کے تقدیر کی طرف نسبت کرنا اور مشیتِ الٰہی کے حوالہ کرنا بہت بُری بات ہے، بلکہ حکم یہ ہے کہ جو اچھا کام کرے اسے منجانب اللہ کہے، اور جو برائی سرزد ہو اُس کو شامتِ نفس تصوّر کرے(3)۔

عقیدہ (۲۵): اللہ تعالیٰ جہت ومکان وزمان وحرکت وسکون وشکل وصورت وجمیع حوادث سے پاک ہے(4)۔

عقیدہ (۲۶): دنیا کی زندگی میں اللہ عزّ وجل کا دیدار نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے لیے خاص ہے(5)، اور آخرت میں ہر سُنّی مسلمان کے لیے ممکن بلکہ واقع۔ رہا قلبی دیدار یا خواب میں، یہ دیگر انبیاء علیہم السلام بلکہ اولیاء کے لیے بھی حاصل ہے۔ ہمارے امامِ اعظم(6) رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں سَو بار زیارت ہوئی(7)۔

عقیدہ (۲۷): اس کا دیدار بلا کیف ہے، یعنی دیکھیں گے اور یہ نہیں کہہ سکتے کہ کیسے دیکھیں گے؟ جس چیز کو دیکھتے ہیں اُس سے کچھ فاصلہ مسافت کا ہوتا ہے، نزدیک یا دور، وہ دیکھنے

۱......ایک طرح کا اختیار۔

۲......"جامع الترمذي"، أبواب القدر، باب ما جاء من التشديد في الخوض في القدر، الحديث: ۲۱۳۳، ص۱۸٦٥، "المعجم الكبير"، باب الثاء: ثوبان مولى رسول الله ﷺ، الحديث: ۱٤۲۳، ج۲، ص۹٥ مع إفادة المصنّف.

۳......"تفسير البيضاوي"، پ: ٥، النساء: ۷۹، ج۲، ص۲۲۲/۲۲۳.

۴......"المسامرة" الأصل السابع: أنّه تعالى ليس مختصاً بجهة، ص۳۱.

۵...... "شرح الفقه الأكبر" لملاّ علي القاري، جواز رؤية الباري -جلّ شأنه- في الدنيا، ص۱۲۳، ملتقطاً.

٦......ابو حنیفہ نعمان بن ثابت۔

۷...... "شرح الفقه الأكبر" لملاّ علي القاري، الكلام على رؤية سبحانه في المنام، ص۱۲٤، ملخّصاً.

والے سے کسی جہت میں ہوتی ہے، اوپر یا نیچے، دہنے یا بائیں، آگے یا پیچھے، اُس کا دیکھنا اِن سب باتوں سے پاک ہوگا۔ پھر رہا یہ کہ کیونکر ہوگا؟ یہی تو کہا جاتا ہے کہ کیونکر کو یہاں دخل نہیں، ان شاء اللہ تعالٰی جب دیکھیں گے اُس وقت بتا دیں گے۔ اس کی سب باتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ جہاں تک عقل پہنچتی ہے وہ خدا نہیں، اور جو خدا ہے اُس تک عقل رسا نہیں، اور وقتِ دیدار نگاہ اُس کا احاطہ کرے، یہ محال ہے[1]۔

عقیدہ (۲۸): وہ جو چاہے جیسا چاہے کرے، کسی کو اُس پر قابو نہیں، اور نہ کوئی اُس کے ارادے سے اُسے باز رکھنے والا[2]۔ اُس کو نہ اُونگھ آئے، نہ نیند[3]، تمام جہان کا نگاہ رکھنے والا، نہ تھکے، نہ اُکتائے، تمام عالم کا پالنے والا، ماں باپ سے زیادہ مہربان، حلم والا[4]، اُسی کی رحمت ٹوٹے ہوئے دلوں کا سہارا، اُسی کے لیے بڑائی اور عظمت ہے۔ ماؤں کے پیٹ میں جیسی چاہے صورت بنانے والا[5]، گناہوں کو بخشنے والا، توبہ قبول کرنے والا[6]، قہر و غضب فرمانے والا، اُس کی پکڑ نہایت سخت ہے۔ جس سے بے اُس کے چھڑائے کوئی چھوٹ نہیں سکتا[7]۔ وہ چاہے تو چھوٹی چیز کو وسیع کردے اور وسیع کو سمیٹ دے[8]، جس کو چاہے بلند کردے اور جس کو چاہے پست، ذلیل کو عزت دے دے اور عزّت والے کو ذلیل کردے[9]، جس کو چاہے راہِ

۱...... "شرح العقائد النسفية"، مبحث رؤية الله تعالى والدليل عليها، ص٧٤/٧٥، ملخّصاً مع إفادة المصنّف.

۲...... پ ٣٠، البروج: ١٦، پ ٢٦، ق: ٢٩.

۳...... پ ٣، البقرة: ٢٥٥.

۴...... "اليواقيت"، المبحث ١٥ في حضرات الأسماء... إلخ، الجزء الأوّل، ص١٢٦/١٢٧، ملخّصاً، پ ٢٦، الأحقاف: ٣٣، پ ٢٦، ق: ٣٨، پ ١، الفاتحة: ١.

۵...... پ ٣، آل عمران: ٦.

۶...... پ ١، البقرة: ١٢٨، پ ٢٤، المؤمن: ٣.

۷...... پ ٣٠، البروج: ١٢.

۸...... "المعتقد المنتقد"، منه: أنّه قدير، ص٦، ملخّصاً.

۹...... پ ٣، آل عمران: ٢٦.

راست پر لائے اور جس کو چاہے سیدھی راہ سے الگ کر دے [1]، جسے چاہے اپنا نزدیک بنالے اور جسے چاہے مردود کر دے، جسے جو چاہے دے اور جو چاہے چھین لے [2]، وہ جو کچھ کرتا ہے یا کرے گا عدل و انصاف ہے، ظلم سے پاک وصاف ہے، نہایت بلند و بالا ہے، وہ سب کو محیط ہے اُس کا کوئی احاطہ نہیں کر سکتا [3]، نفع و ضرر اُسی کے ہاتھ میں ہیں [4]، مظلوم کی فریاد کو پہنچتا اور ظالم سے بدلا لیتا ہے، اُس کی مشیت اور ارادہ کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا، مگر اچھے پر خوش ہوتا ہے اور بُرے سے ناراض، اُس کی رحمت ہے کہ ایسے کام کا حکم نہیں فرماتا جو طاقت سے باہر ہے [5]۔ اللہ عزّ وجل پر ثواب یا عذاب یا بندے کے ساتھ لطف یا اُس کے ساتھ وہ کرنا جو اُس کے حق میں بہتر ہو اُس پر کچھ واجب نہیں [6]۔ مالک علی الاطلاق ہے، جو چاہے کرے اور جو چاہے حکم دے، ہاں! اُس نے اپنے کرم سے وعدہ فرما لیا ہے کہ مسلمانوں کو جنت میں داخل فرمائے گا اور بمقتضائے عدل کفّار کو جہنم میں [7]، اور اُس کے وعدہ و وعید بدلتے نہیں، اُس نے وعدہ فرما لیا ہے کہ کفر کے سوا ہر چھوٹے بڑے گناہ کو جسے چاہے معاف فرما دے گا [8]۔

عقیدہ (۲۹): اُس کے ہر فعل میں کثیر حکمتیں ہیں، خواہ ہم کو معلوم ہوں یا نہ ہوں، اور اُس کے فعل کے لیے غرض نہیں؛ کہ غرض اُس فائدہ کو کہتے ہیں جو فاعل کی طرف رجوع کرے، نہ اُس کے فعل کے لیے غایت؛ کہ غایت کا حاصل بھی وہی غرض ہے، اور نہ اُس کے افعال علّت و

۱......پ۱۳، إبراهيم: ٥.

۲......"حاشية الصاوي"، ج۱، ص۲٦۰، پ۳، آل عمران: ٢٦.

۳......پ۲۸، الطلاق: ١٢، پ٢٤، حم السجدة: ٥٤، پ۷، الأنعام: ١٠٣۔
"اليواقيت"، الفصل الرابع في بيان جملة من القواعد... إلخ، الجزء الأوّل، ص۲۹.

۴......"حاشية الصاوي"، ج۲، ص٥٦۷، پ۷، الأنعام: ١٧، "شرح العقائد النسفية"، مبحث الأفعال كلّها بخلق الله... إلخ، ص۷۹.

۵......پ۳، البقرة: ٢٨٦.

۶......"اليواقيت"، المبحث الخامس في وجوب اعتقاد أنّه تعالى أحدث العالَم، الجزء الأوّل، ص۸۱.

۷...... "حاشية الصاوي"، ج٦، ص۲۳٤۲، پ۳۰، البروج: ١٦.

۸......پ٥، النساء: ٤٨.

سبب کے محتاج، اُس نے اپنی حکمتِ بالغہ کے مطابق عالَمِ اسباب میں مسبّبات کو اسباب سے ربط فرما دیا ہے[1]، آنکھ دیکھتی ہے، کان سنتا ہے، آگ جلاتی ہے، پانی پیاس بجھاتا ہے، وہ چاہے تو آنکھ سُنے، کان دیکھے، پانی جلائے، آگ پیاس بجھائے، نہ چاہے تو لاکھ آنکھیں ہوں دن کو پہاڑ نہ سُوجھے، کروڑ آگیں ہوں ایک تنکے پر داغ نہ آئے۔ کس قہر کی آگ تھی جس میں ابراہیم علیہ الصّلاۃ والسلام کو کافروں نے ڈالا...! کوئی پاس نہ جاسکتا تھا، گوپھن میں رکھ کر پھینکا، جب آگ کے مقابل پہنچے، جبریلِ امین علیہ الصلاۃ والسلام حاضر ہوئے اور عرض کی کہ ابراہیم کچھ حاجت ہے؟ فرمایا: ہے مگر نہ تم سے۔ عرض کی: پھر اُسی سے کہیے جس سے حاجت ہے، فرمایا:

"عِلْمُہٗ بِحَالِيُ کَفَانِي عَنْ سُوٗالي"

اظہارِ احتیاج خود آنجا چہ حاجت ست[2]

ارشاد ہوا: ﴿يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَّسَلٰماً عَلٰى إِبْرٰهِيمَ﴾[3]

''اے آگ ٹھنڈی اور سلامتی ہو جا ابراہیم پر!''

اس ارشاد کو سُن کر روئے زمین پر جتنی آگیں تھیں سب ٹھنڈی ہوگئیں کہ شاید مجھی سے فرمایا جاتا ہو، اور یہ تو ایسی ٹھنڈی ہوئی کہ علماء فرماتے ہیں کہ اگر اس کے ساتھ ﴿وَسَلٰماً﴾ کا لفظ نہ فرمایا جاتا کہ ابراہیم پر ٹھنڈی اور سلامتی ہو جا، تو اتنی ٹھنڈی ہو جاتی کہ اُس کی ٹھنڈک ایذا دیتی[4]۔

عقائد متعلّقۂ نبوت

مسلمان کے لیے جس طرح ذات و صفات کا جاننا ضروری ہے؛ کہ کسی ضروری کا انکار یا محال کا اثبات اسے کافر نہ کر دے، اسی طرح یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ نبی کے لیے کیا جائز ہے اور

1...... "المسامرة"، للّٰه تعالى في كلّ فعل حكمة، ص ۲۱۵/۲۱۶، مختصراً۔

"اليواقيت"، المبحث ۲۷: في بيان أنّ أفعال الحق... إلخ، ص ۲۰۹، ملخّصاً.

2...... اپنی حاجت کے اظہار کی وہاں کیا حاجت ہے!

3...... پ ۱۷، الأنبياء: ۶۹۔

4...... "حاشية الصاوي"، ج ٤، ص ۱۳۰۷/۱۳۰۸، پ ۱۶، الأنبياء: ۶۸/۶۹، ملخّصاً.

کیا واجب اور کیا محال؛ کہ واجب کا انکار اور محال کا اقرار موجبِ کُفر ہے، اور بہت ممکن ہے کہ آدمی نادانی سے خلاف عقیدہ رکھے یا خلاف بات زبان سے نکالے اور ہلاک ہو جائے [1]۔

عقیدہ (۱): نبی اُس بشر کو کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے لیے وحی بھیجی ہو اور رسول بشر ہی کے ساتھ خاص نہیں [2] بلکہ ملائکہ میں بھی رسول ہیں [3]۔

عقیدہ (۲): انبیاء سب بشر تھے اور مرد، نہ کوئی جن نبی ہوا، نہ عورت [4]۔

عقیدہ (۳): اللہ عزّ وجل پر نبی کا بھیجنا واجب نہیں، اُس نے اپنے فضل وکرم سے لوگوں کی ہدایت کے لیے انبیاء بھیجے [5]۔

عقیدہ (۴): نبی ہونے کے لیے اُس پر وحی ہونا ضروری ہے، خواہ فرشتہ کی معرفت ہو یا بلاواسطہ [6]۔

عقیدہ (۵): بہت سے نبیوں پر اللہ تعالیٰ نے صحیفے اور آسمانی کتابیں اُتاریں، اُن میں سے چار کتابیں بہت مشہور ہیں: ''توراۃ'' حضرت موسیٰ علیہ السلام پر، ''زبور'' حضرت داوٗد علیہ السلام پر، ''اِنجیل'' حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر، ''قرآنِ عظیم'' کہ سب سے افضل کتاب ہے، سب سے افضل رسول حضور پُر نور احمدِ مجتبیٰ محمدِ مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم پر [7]۔ کلامِ اِلٰہی میں بعض کا بعض سے افضل ہونا اُس کے یہ معنیٰ ہیں کہ ہمارے لیے اس میں ثواب زائد ہے، ورنہ اللہ ایک،

۱...... "المعتقد المنتقد"، الباب الثاني في النبوّات، ص۹٤، ملخّصاً.

۲...... "شرح العقائد النسفية"، والنوع الثاني، خبر الرسول المؤيّد بالمعجزة، ص۱۷.

۳...... "شرح العقائد النسفية"، رسل البشر أفضل من رسل الملائكة، ص۱۷۷.

۴...... پ۱٤، النحل: ٤۳، "تفسير البيضاوي"، ج۳، ص۳۹۹.

۵...... "المعتقد المنتقد"، الباب الثاني في النبوّات، مسئلة: لا يستحيل بعثة الأنبياء ولا يجب عليه تعالى، ص۹۷/۹۸، ملخّصاً.

۶...... "المعتقد المنتقد"، الباب الثاني في النبوّات، الوحي قسمان، ص۱۰٦، ملخّصاً.

۷...... "النبراس شرح شرح العقائد"، بيان الكتب المنزلة، ص۲۹۰ ملخّصاً.

اُس کا کلام ایک، اُس میں افضل ومفضول کی گنجائش نہیں (1)۔

عقیدہ (۶): سب آسمانی کتابیں اور صحیفے حق ہیں اور سب کلامُ اللہ ہیں، اور اُن میں جو کچھ ارشاد ہوا سب پر ایمان ضروری ہے، مگر یہ بات البتہ ہوئی کہ اگلی کتابوں کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے اُمّت کے سپرد کی تھی، اُن سے اُس کا حفظ نہ ہوسکا، کلامِ الٰہی جیسا اُترا تھا اُن کے ہاتھوں میں ویسا ہی باقی نہ رہا، بلکہ اُن کے شریروں نے تو یہ کیا کہ اُن میں تحریفیں کردیں، یعنی اپنی خواہش کے مطابق گھٹا بڑھا دیا۔

لہٰذا جب کوئی بات ان کتابوں کی ہمارے سامنے پیش ہو تو اگر وہ ہماری کتاب کے مطابق ہے، ہم اُس کی تصدیق کریں گے، اور اگر مخالف ہے تو یقین جانیں گے کہ یہ اُن کی تحریفات سے ہے، اور اگر موافقت مخالفت کچھ معلوم نہیں تو حکم ہے کہ ہم اس بات کی نہ تصدیق کریں نہ تکذیب، بلکہ یوں کہیں کہ:

''اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلآئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ''۔

''اللہ اور اُس کے فرشتوں اور اُس کی کتابوں اور اُس کے رسولوں پر ہمارا ایمان ہے''(2)۔

عقیدہ (۷): چونکہ یہ دین ہمیشہ رہنے والا ہے، لہٰذا قرآنِ عظیم کی حفاظت اللہ عزّ وجل نے اپنے ذِمّہ رکھی، فرماتا ہے:

﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ﴾(3)

''بے شک ہم نے قرآن اُتارا اور بے شک ہم اُس کے ضرور نگہبان ہیں''۔

لہٰذا اس میں کسی حرف یا نقطہ کی کمی بیشی محال ہے، اگرچہ تمام دنیا اس کے بدلنے پر جمع ہو جائے، تو جو یہ کہے کہ اس میں کے کچھ پارے یا سورتیں یا آیتیں بلکہ ایک حرف بھی کسی نے کم کر

1......المرجع السابق، ص ۲۹۱/۲۹۲، ملخصاً.

2......"تفسیر الخازن"، ج۳، ص۹۵، پ۱۴، حجر: ۹، ملخّصاً مع إفادة المصنّف،
"تفسیر روح البیان"، ج۴، ص۴۴۳/۴۴۴، ملخّصاً.

3......پ۱۴، الحجر: ۹.

دیا، یا بڑھا دیا، یا بدل دیا، قطعاً کافر ہے؛ کہ اس نے اُس آیت کا انکار کیا جو ہم نے ابھی لکھی[1]۔

عقیدہ (۸): قرآنِ مجید، کتاب اللہ ہونے پر اپنے آپ دلیل ہے کہ خود اعلان کے ساتھ کہہ رہا ہے:

﴿وَإِنْ كُنتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَأْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَ كُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ٥ فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۚ أُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ٥﴾[2]

''اگر تم کو اس کتاب میں جو ہم نے اپنے سب سے خاص بندے (محمد صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم) پر اُتاری کوئی شک ہو تو اُس کی مثل کوئی چھوٹی سی سُورت کہہ لاؤ، اور اللہ کے سوا اپنے سب حمایتیوں کو بلا لو اگر تم سچے ہو، تو اگر ایسا نہ کرسکو اور ہم کہے دیتے ہیں ہرگز ایسا نہ کرسکو گے تو اُس آگ سے ڈرو! جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں، جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے''۔

لہٰذا کافروں نے اس کے مقابلہ میں جی توڑ کوششیں کیں مگر اس کی مثل ایک سطر نہ بنا سکے، نہ بنا سکیں[3]۔

مسئلہ: اگلی کتابیں انبیاء ہی کو زبانی یاد ہوتیں، قرآنِ عظیم کا معجزہ ہے کہ مسلمانوں کا بچّہ بچّہ یاد کر لیتا ہے[4]۔

عقیدہ (۹): قرآنِ عظیم کی سات قرائتیں سب سے زیادہ مشہور اور متواتر ہیں، ان میں معاذ اللہ کہیں اختلافِ معنی نہیں، وہ سب حق ہیں، اس میں اُمّت کے لیے آسانی یہ ہے کہ جس کے لیے جو قراءت آسان ہو وہ پڑھے، اور حکم یہ ہے کہ جس ملک میں جو قراءت رائج ہے عوام کے سامنے وہی پڑھی جائے، جیسے ہمارے ملک میں قراءتِ عاصم بروایتِ حفص؛ کہ لوگ ناواقفی سے

1...... "الفتاوى الرضوية" (الجديدة)، كتاب السير، في ضمن الرسالة: ردّ الرفضة، ج١٤، ص٢٥٩-٢٦٢، ملخّصاً.

2...... پ ١، البقرة: ٢٣/ ٢٤.

3...... "النبراس شرح شرح العقائد"، وجوه إعجاز القرآن، ص٢٧٥/ ٢٧٦، ملخّصاً.

4...... "تفسير روح البيان"، ج٦، ص٤٨١، پ٢١، العنكبوت: ٤٩.

انکار کریں گے اور وہ معاذ اللہ کلمۂ کفر ہوگا[1]۔

عقیدہ (۱۰): قرآنِ مجید نے اگلی کتابوں کے بہُت سے احکام منسوخ کر دیئے، یوہیں قرآنِ مجید کی بعض آیتوں نے بعض آیات کو منسوخ کر دیا[2]۔

عقیدہ (۱۱): نَسخ کا مطلب یہ ہے کہ بعض احکام کسی خاص وقت تک کے لیے ہوتے ہیں، مگر یہ ظاہر نہیں کیا جاتا کہ یہ حکم فلاں وقت تک کیلئے ہے، جب میعاد پوری ہو جاتی ہے تو دوسرا حکم نازل ہوتا ہے، جس سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ پہلا حکم اُٹھا دیا گیا، اور حقیقۃً دیکھا جائے تو اُس کے وقت کا ختم ہو جانا بتایا گیا[3]۔ منسوخ کے معنی بعض لوگ باطل ہونا کہتے ہیں، یہ بہُت سخت بات ہے، احکامِ الٰہیہ سب حق ہیں، وہاں باطل کی رسائی کہاں...!

عقیدہ (۱۲): قرآن کی بعض باتیں مُحکَم ہیں کہ ہماری سمجھ میں آتی ہیں، اور بعض متشابہ کہ اُن کا پورا مطلب اللہ اور اللہ کے حبیب کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ متشابہ کی تلاش اور اُس کے معنی کی کنکاش[4] وہی کرتا ہے جس کے دل میں کجی[5] ہو[6]۔

عقیدہ (۱۳): وحیٔ نبوت، انبیاء کے لیے خاص ہے، جو اسے کسی غیرِ نبی کے لیے مانے کافر ہے[7]۔ نبی کو خواب میں جو چیز بتائی جائے وہ بھی وحی ہے، اُس کے جھوٹے ہونے کا احتمال نہیں[8]۔ ولی کے دل میں بعض وقت سوتے یا جاگتے میں کوئی بات اِلقا ہوتی ہے، اُس کو اِلہام

۱...... "الدرّ المختار" مع "ردّ المحتار"، كتاب الصلاة، فصل في القراءة، مطلب: السنّة تكون سنّة عين وسنّة كفاية، ج۲، ص۳۲۰، ملخّصاً.

۲...... "الإتقان في علوم القرآن"، النوع ٤٧ في ناسخه ومنسوخه، ج۱، ص۳۲٦، ملخّصاً.

۳...... المرجع السابق، ص۳۲٦/۳۲۷، ملخّصاً.

۴...... جستجو۔

۵...... ٹیڑھا پن۔

۶...... پ۳، آل عمران: ۷.

۷...... "المعتقد المنتقد"، مسئلة المشهور أنّ النبي صلى الله عليه وسلم من أوحى إليه... إلخ، ص۱۰۵-۱۰۷، ملخّصاً.

۸...... "روح المعاني"، ج۱۲، ص۱۸۸، پ۲۳، الصافات: ۱۰۲.

کہتے ہیں [1]۔ اور وحیٔ شیطانی کہ اِلقا من جانب شیطان ہو، یہ کاہن، ساحر اور دیگر کفّار وفسّاق [2] کے لیے ہوتی ہے۔

عقیدہ (۱۴): نبوّت کسبی نہیں کہ آدمی عبادت و رِیاضت کے ذریعے سے حاصل کر سکے [3]، بلکہ محض عطائے الٰہی ہے، کہ جسے چاہتا ہے اپنے فضل سے دیتا ہے، ہاں! دیتا اُسی کو ہے جسے اس منصبِ عظیم کے قابل بناتا ہے، جو قبلِ حصولِ نبوّت تمام اخلاق رذیلہ سے پاک، اور تمام اخلاق فاضلہ سے مزیّن ہو کر جملہ مدارجِ ولایت طے کر چکتا ہے، اور اپنے نَسب و جسم و قول و فعل و حرکات و سکنات میں ہر ایسی بات سے منزّہ ہوتا ہے جو باعثِ نفرت ہو، اُسے عقلِ کامل عطا کی جاتی ہے، جو اوروں کی عقل سے بدرجہا زائد ہے، کسی حکیم اور کسی فلسفی کی عقل اُس کے لاکھویں حصّہ تک نہیں پہنچ سکتی [4]۔

﴿اَللّٰهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسٰلَتَهٗ﴾ [5] ﴿ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ﴾ [6]

اور جو اِسے کسبی مانے کہ آدمی اپنے کسب و ریاضت سے منصبِ نبوّت تک پہنچ سکتا ہے، کافر ہے [7]۔

عقیدہ (۱۵): جو شخص نبی سے نبوّت کا زوال جائز جانے کافر ہے [8]۔

عقیدہ (۱۶): نبی کا معصوم ہونا ضروری ہے اور یہ عصمت نبی اور مَلَک کا خاصہ ہے؛ کہ

۱......"اليواقيت، المبحث ٤٦ في بيان وحي الأولياء ... إلخ، الجزء الثاني، ص٣٤٢، ملخّصاً.

۲......فاسق کی جمع، یعنی وہ لوگ جو کبیرہ گناہوں کے مرتکب ہوں۔("معجم لغة الفقهاء"، ص٣٣٨)۔

۳......"المعتقد المنتقد"، مسئلة: النبوة ليست كسبية... إلخ، ص١٠٧.

۴......"أحکامِ شریعت" حصہ سوم، ص٢٤٣، ملخصاً، "المسامرة"، شروط النبوة، ص٢٢٦، ملخّصاً.

۵......پ٨، الأنعام: ١٢٤.

۶......پ٢٧، الحديد: ٢١.

۷......"المعتقد المنتقد"، مسئلة: النبوة ليست كسبية... إلخ، ص١٠٧/١٠٨، ملخّصاً.

۸......المرجع السابق، مسئلة: من جواز زوال العقل... إلخ، ص١٠٩.

نبی اور فرشتہ کے سوا کوئی معصوم نہیں [1]۔ اماموں کو انبیاء کی طرح معصوم سمجھنا گمراہی و بددینی ہے۔ عصمتِ انبیاء کے یہ معنٰی ہیں کہ اُن کے لیے حفظِ الٰہی کا وعدہ ہولیا ہے، جس کے سبب اُن سے صدورِ گناہ شرعاً محال ہے، بخلاف ائمہ و اکابر اولیاء، کہ اللہ عزّ وجل اُنہیں محفوظ رکھتا ہے، اُن سے گناہ ہوتا نہیں، مگر ہو تو شرعاً محال بھی نہیں۔

عقیدہ (۱۷): انبیاء علیہم السلام شرک و کفر اور ہر ایسے امر سے جو خلق کے لیے باعثِ نفرت ہو، جیسے کذب و خیانت و جہل وغیرہا صفاتِ ذمیمہ [2] سے، نیز ایسے افعال سے جو وجاہت اور مُروّت کے خلاف ہیں قبلِ نبوت اور بعدِ نبوت بالاجماع معصوم ہیں، اور کبائر سے بھی مطلقاً معصوم ہیں، اور حق یہ ہے کہ تعمّدِ صغائر سے بھی قبلِ نبوّت اور بعدِ نبوّت معصوم ہیں [3]۔

عقیدہ (۱۸): اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام پر بندوں کے لیے جتنے احکام نازل فرمائے اُنہوں نے وہ سب پہنچا دیئے، جو یہ کہے کہ کسی حکم کو کسی نبی نے چھپا رکھا، تقیہ یعنی خوف کی وجہ سے یا اور کسی وجہ سے نہ پہنچایا، کافر ہے [4]۔

عقیدہ (۱۹): احکامِ تبلیغیہ میں انبیاء سے سہو و نسیان محال ہے [5]۔

عقیدہ (۲۰): اُن کے جسم کا برص و جذام وغیرہ ایسے امراض سے جن سے تنفّر ہوتا ہے، پاک ہونا ضروری ہے [6]۔

عقیدہ (۲۱): اللہ عزّ وجل نے انبیاء علیہم السلام کو اپنے غیوب پر اطلاع دی، زمین و آسمان کا ہر ذرّہ ہر نبی کے پیشِ نظر ہے، مگر یہ علمِ غیب کہ ان کو ہے اللہ کے دیے سے ہے، لہٰذا ان کا

۱......"المسامرة"، شروط النبوة، ص۲۲۷، ملخّصاً.

۲......بُری صفتوں۔

۳......"المسامرة"، شروط النبوة، ص۲۲۷/۲۲۸، ملخّصاً.

۴......"المعتقد المنتقد"، مبحث: أما ما يجب لهم عليهم الصلاة والسلام، ومنه: تبليغ جميع ما أمروا بتبليغه، ص۱۱۳/۱۱٤.

۵......"المسامرة"، شروط النبوّة، الكلام على العصمة، ص۲۳٤.

٦......المرجع السابق، ص۲۲٦.

علمِ عطائی ہوا اور علمِ عطائی اللہ عزّ وجل کے لیے محال ہے، کہ اُس کی کوئی صفت، کوئی کمال کسی کا دیا ہوا نہیں ہوسکتا، بلکہ ذاتی ہے۔ جو لوگ انبیاء بلکہ سیّد الانبیاء صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلّم سے مطلق علمِ غیب کی نفی کرتے ہیں، وہ قرآنِ عظیم کی اس آیت کے مصداق ہیں۔

﴿أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ﴾(١)

یعنی: ''قرآنِ عظیم کی بعض باتیں مانتے ہیں اور بعض کے ساتھ کُفر کرتے ہیں''۔

کہ آیتِ نفی دیکھتے ہیں، اور اُن آیتوں سے جن میں انبیاء علیہم السلام کو علومِ غیب عطا کیا جانا بیان کیا گیا ہے، انکار کرتے ہیں، حالانکہ نفی و اِثبات دونوں حق ہیں؛ کہ نفی علمِ ذاتی کی ہے کہ یہ خاصۂ اُلوہیت ہے، اِثبات عطائی کا ہے؛ کہ یہ انبیاء ہی کی شایانِ شان ہے، اور مُنافیٔ اُلوہیت ہے، اور یہ کہنا کہ ہر ذرّہ کا علم نبی کے لیے مانا جائے تو خالق ومخلوق کی مساوات لازم آئے گی، باطل محض ہے؛ کہ مساوات تو جب لازم آئے کہ اللہ عزّ وجل کیلئے بھی اتنا ہی علم ثابت کیا جائے، اور یہ نہ کہے گا مگر کافر، ذرّاتِ عالم متناہی ہیں، اور اُس کا علم غیرِ متناہی، ورنہ جہل لازم آئے گا، اور یہ محال؛ کہ خدا جہل سے پاک، نیز ذاتی وعطائی کا فرق بیان کرنے پر بھی مساوات کا الزام دینا صراحۃً ایمان واسلام کے خلاف ہے؛ کہ اس فرق کے ہوتے ہوئے مساوات ہو جایا کرے تو لازم کہ ممکن وواجبِ وجود میں معاذ اللہ مساوی ہو جائیں؛ کہ ممکن بھی موجود ہے اور واجب بھی موجود، اور وجود میں مساوی کہنا صریح کُفر، کھلا شرک ہے۔ انبیاء علیہم السّلام غیب کی خبر دینے کے لیے ہی آتے ہیں کہ جنّت ونار وحشر ونشر وعذاب وثواب غیب نہیں تو اور کیا ہیں...؟ اُن کا منصب ہی یہ ہے کہ وہ باتیں ارشاد فرمائیں جن تک عقل وحواس کی رسائی نہیں، اور اسی کا نام غیب ہے۔ اولیاء کو بھی علمِ غیب عطائی ہوتا ہے، مگر بواسطہ انبیاء کے(٢)۔

عقیدہ (٢٢): انبیائے کرام، تمام مخلوق یہاں تک کہ رسلِ ملائکہ سے افضل ہیں۔ ولی کتنا ہی بڑے مرتبہ والا ہو، کسی نبی کے برابر نہیں ہوسکتا۔ جو کسی غیرِ نبی کو کسی نبی سے افضل یا برابر

١......پ ١، البقرة: ٨٥.

٢......''الفتاوی الرضویة'' (الجدیدة)، کتاب السیر، ج ١٥، ص ٧٤، ملخّصاً.

بتائے، کافر ہے[1]۔

عقیدہ (۲۳): نبی کی تعظیم، فرضِ عین بلکہ اصلِ تمام فرائض ہے، کسی نبی کی ادنیٰ توہین یا تکذیب، کفر ہے[2]۔

عقیدہ (۲۴): حضرت آدم علیہ السلام سے ہمارے حضور سیّد عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم تک اللہ تعالیٰ نے بہت سے نبی بھیجے، بعض کا صریح ذکر قرآنِ مجید میں ہے اور بعض کا نہیں، جن کے اسمائے طیّبہ بالتصریح قرآنِ مجید میں ہیں، وہ یہ ہیں: حضرت آدم[3] علیہ السلام، حضرت نوح[4] علیہ السلام، حضرت ابراہیم[5] علیہ السّلام، حضرت اسماعیل[6] علیہ السّلام، حضرت اسحاق[7] علیہ السّلام، حضرت یعقوب[8] علیہ السّلام، حضرت یوسف[9] علیہ السّلام، حضرت موسیٰ[10] علیہ السّلام، حضرت ہارون[11] علیہ السّلام، حضرت شعیب[12] علیہ السلام، حضرت لُوط[13] علیہ السّلام، حضرت ہُود[14] علیہ السّلام،

۱...... "شرح الشفاء"، فصل في بیان ما هو من المقالات، ج٤، ص٥١٩،
"الفتاوی الرضویة" (الجدیدة)، کتاب السِیر، ج١٤، ص٢٦٢.

۲......"المعتقد المنتقد"، علامات محبة ﷺ، الفصل الثاني، الوجه الثالث: تکذیبه ﷺ... إلخ، ص١٥٦۔
"الفتاوی الرضویة"، کتاب السِیر، ج١٥، ص٢٤٩.

۳......پ١، البقرة :٣٥.

۴...... پ١٧، الأنبیاء: ٧٦.

۵...... پ١٧، الأنبیاء: ٦٩.

۶...... پ١٧، الأنبیاء: ٨٥.

۷...... پ١٧، الأنبیاء: ٧٢.

۸...... پ١٧، الأنبیاء: ٧٢.

۹...... پ١٢، یوسف: ٤.

۱۰......پ١٧، الأنبیاء: ٤٨.

۱۱...... پ١٧، الأنبیاء: ٤٨.

۱۲......پ١٢، هود: ٨٤.

۱۳......پ١٧، الأنبیاء: ٧٤.

۱۴...... پ١٩، الشعراء: ١٢٤.

حضرت داوٗد[1] علیہ السّلام، حضرت سلیمان[2] علیہ السّلام، حضرت ایوّب[3] علیہ السّلام، حضرت الیاس[4] علیہ السلام، حضرت زکریا[5] علیہ السّلام، حضرت یحیٰی[6] علیہ السّلام، حضرت عیسیٰ[7] علیہ السّلام، حضرت الیسع[8] علیہ السلام، حضرت یونس[9] علیہ السّلام، حضرت ادریس[10] علیہ السّلام، حضرت ذوالکفل[11] علیہ السّلام، حضرت صالح[12] علیہ السّلام، حضور سیّد المرسلین محمد رسول اللہ[13] صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم۔

عقیدہ (۲۵): حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بے ماں باپ کے مٹی سے پیدا کیا، اور اپنا خلیفہ کیا، اور تمام اسماء ومسمّیات[14] کا علم دیا، ملائکہ کو حکم دیا کہ ان کو سجدہ کریں، سب نے سجدہ کیا، شیطان (کہ از قسمِ جن تھا، مگر بہت بڑا عابد، زاہد تھا، یہاں تک کہ گروہِ ملائکہ میں اُس کا شمار تھا) با نکار پیش آیا، ہمیشہ کے لیے مردود ہوا[15]۔

عقیدہ (۲۶): حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے انسان کا وجود نہ تھا، بلکہ سب انسان اُن ہی کی اولاد ہیں، اسی وجہ سے انسان کو آدمی کہتے ہیں، یعنی اولادِ آدم، اور حضرت آدم علیہ السلام کو ابو البشر کہتے ہیں، یعنی سب انسانوں کے باپ۔

۱...... پ۱۷، الأنبياء: ۷۹.

۲...... پ۱۷، الأنبياء: ۸۱.

۳...... پ۱۷، الأنبياء: ۸۳.

۴...... پ۷، الأنعام: ۸۵.

۵...... پ۷، الأنعام: ۸٦.

٦...... پ۷، الأنعام: ۸۵.

۷...... پ۱٦، مريم: ۳٤.

۸...... پ۷، الأنعام: ۸٦.

۹...... پ۷، الأنعام: ۸٦.

۱۰...... پ۱۷، الأنبياء: ۸۵.

۱۱...... پ۱۷، الأنبياء: ۸۵.

۱۲...... پ۱۹، النمل: ٤۵.

۱۳...... پ۲٦، الفتح: ۲۹.

۱۴...... ناموں اوران سے پکاری جانے والی چیزوں۔

۱۵...... پ۱، البقرة: ۳۱۔ ۳٤.

عقیدہ (۲۷): سب میں پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام ہوئے[۱] اور سب میں پہلے رسول جو کُفّار پر بھیجے گئے حضرت نوح علیہ السلام ہیں، اُنھوں نے ساڑھے نوسو برس ہدایت فرمائی، اُن کے زمانہ کے کفّار بہت سخت تھے، ہر قسم کی تکلیفیں پہنچاتے، استہزاء کرتے، اتنے عرصے میں گنتی کے لوگ مسلمان ہوئے، باقیوں کو جب ملاحظہ فرمایا کہ ہرگز اصلاح پذیر نہیں، ہٹ دھرمی اور کُفر سے باز نہ آئیں گے، مجبور ہوکر اپنے رب کے حضور اُن کے ہلاک کی دُعا کی، طوفان آیا اور ساری زمین ڈوب گئی، صرف وہ گنتی کے مسلمان اور ہر جانور کا ایک ایک جوڑا جو کشتی میں لے لیا گیا تھا، بچ گئے[۲]۔

عقیدہ (۲۸): انبیاء کی کوئی تعداد معیّن کرنا جائز نہیں؛ کہ خبریں اِس باب میں مختلف ہیں، اور تعداد معیّن پر ایمان رکھنے میں نبی کو نبوّت سے خارج ماننے، یا غیرِ نبی کو نبی جاننے کا احتمال ہے، اور یہ دونوں باتیں کفر ہیں[۳] لہٰذا یہ اعتقاد چاہیے کہ اللہ کے ہر نبی پر ہمارا ایمان ہے۔

عقیدہ (۲۹): نبیوں کے مختلف درجے ہیں، بعض کو بعض پر فضیلت ہے، اور سب میں افضل ہمارے آقا و مولیٰ سیّد المرسلین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم ہیں، حضور کے بعد سب سے بڑا مرتبہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا ہے، پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کا، اِن حضرات کو مرسلین اُولو العزم[۴] کہتے ہیں[۵] اور پانچوں حضرات باقی تمام انبیاء و مرسلینِ انس و مَلَک و جنّ و جمیع مخلوقاتِ الٰہی سے افضل ہیں۔ جس طرح حضور تمام رسولوں کے سردار اور سب سے افضل ہیں[۶] بلا تشبیہ حضور کے صدقہ میں حضور کی امت

۱...... "شرح العقائد النسفية"، مبحث: أوّل الأنبياء آدم عليه السلام، ص۱۳٦.

۲......پ۱۲، هود: ٤٠.

۳......"شرح العقائد النسفية"، مبحث: أوّل الأنبياء آدم عليه السلام، ص۱۳۹/ ۱٤٠.

"الفتاوى الرضوية (الجديدة)"، كتاب السير، ج١٥، ص٢٤٨.

۴......بلند و بالا عزت و عظمت اور حوصلہ والے۔

۵...... پ٢٦، الأحقاف: ٣٥.

٦...... "شرح العقائد النسفية"، مبحث أفضل الأنبياء عليه السلام... إلخ، ص١٤١.

تمام امتوں سے افضل [1]۔

عقیدہ (۳۰): تمام انبیاء، اللہ عزوجل کے حضور عظیم وجاہت وعزّت والے ہیں، ان کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک معاذ اللہ چوڑے چمار کی مثل کہنا کُھلی گستاخی اور کلمۂ کفر ہے [2]۔

عقیدہ (۳۱): نبی کے دعویٔ نبوّت میں سچے ہونے کی ایک دلیل یہ ہے کہ نبی اپنے صدق کا علانیہ دعویٰ فرما کر محالاتِ عادیہ کے ظاہر کرنے کا ذمّہ لیتا، اور منکروں کو اُس کے مثل کی طرف بلاتا ہے، اللہ عزوجل اُس کے دعویٰ کے مطابق امرِ محالِ عادی ظاہر فرما دیتا ہے، اور منکرین سب عاجز رہتے ہیں اسی کو معجزہ کہتے ہیں [3]، جیسے: حضرت صالح علیہ السلام کا ناقہ [4]، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا کا سانپ ہو جانا [5]، اور یدِ بیضا [6]، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مُردوں کو جلا دینا، اور مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کر دینا [7]۔ اور ہمارے حضور کے معجزے تو بہت ہیں۔

عقیدہ (۳۲): جو شخص نبی نہ ہو اور نبوّت کا دعویٰ کرے، وہ دعوی کر کے کوئی محالِ عادی اپنے دعوی کے مطابق ظاہر نہیں کرسکتا؛ ورنہ سچے جھوٹے میں فرق نہ رہے گا [8]۔

فائدہ: نبی سے جو بات خلافِ عادت قبلِ نبوّت ظاہر ہو اُس کو اِرہاص کہتے ہیں، اور ولی سے جو ایسی بات صادر ہو اس کو کرامت کہتے ہیں، اور عام مؤمنین سے جو صادر ہو اُسے معونت کہتے ہیں، اور بیباک فجّار یا کفّار سے جو اُن کے موافق ظاہر ہو اُس کو اِستِدراج کہتے ہیں، اور اُن کے خلاف ظاہر ہو تو اِہانت ہے [9]۔

۱...... پ٤، آل عمران: ١١٠.

۲...... "الفتاوى الرضوية"، كتاب السير، ج١٥، ص٢٤٩.

۳...... "شرح العقائد النسفية"، مبحث النبوات، ص١٣٥.

۴...... پ١٩، الشعراء: ١٥٥.

۵...... پ١٦، طه: ٢٠.

۶...... پ١٦، طه: ٢٢. یعنی روشن اور چمکدار ہاتھ۔

۷...... پ٣، آل عمران: ٤٩.

۸...... "الخيالي"، تعريف المعجزة مع ما له وما عليه، ص٤١.

۹...... "النبراس شرح شرح العقائد"، أقسام الخَوارِق سبعة، ص٢٧٢، ملخصاً.

عقیدہ (۳۳): انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی قبروں میں اُسی طرح بحیاتِ حقیقی زندہ ہیں جیسے دنیا میں تھے، کھاتے پیتے ہیں[1] جہاں چاہیں آتے جاتے ہیں[2] تصدیقِ وعدۂ الٰہیہ کے لیے ایک آن کو اُن پر موت طاری ہوئی، پھر بدستور زندہ ہوگئے، اُن کی حیات، حیاتِ شہدا سے بہت ارفع و اعلیٰ ہے[3] فلہٰذا شہید کا ترکہ تقسیم ہوگا، اُس کی بی بی بعدِ عدت نکاح کرسکتی ہے، بخلاف انبیاء کے؛ کہ وہاں یہ جائز نہیں[4] یہاں تک جو عقائد بیان ہوئے اُن میں تمام انبیاء علیہم السلام شریک ہیں، اب بعض وہ اُمور جو نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے خصائص میں ہیں، بیان کیے جاتے ہیں۔

عقیدہ (۳۴): اور انبیاء کی بعثت خاص کسی ایک قوم کو طرف ہوئی، حضورِ اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم تمام مخلوق انسان وجن، بلکہ ملائکہ، حیوانات، جمادات، سب کی طرف مبعوث ہوئے، جس طرح انسان کے ذمّہ حضور کی اطاعت فرض ہے، یوہیں ہر مخلوق پر حضور کی فرمانبرداری ضروری[5]۔

عقیدہ (۳۵): حضورِ اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم ملائکہ وانس وجن وحُور وغلمان و حیوانات وجمادات، غرض تمام عالَم کے لیے رحمت ہیں، اور مسلمانوں پر تو نہایت ہی مہربان[6]۔

عقیدہ (۳۶): حضور، خاتم النبیّین ہیں، یعنی اللہ عزّ وجل نے سلسلۂ نبوّت حضور پر ختم کر

۱...... "ابن ماجه"، كتاب الجنائز، ذكر وفاته ودفنه، الحديث: ١٦٣٧، ص٢٥٧٥.

۲...... "حاشية الصاوي"، ج١، ص٣٣٣، پ٤، آل عمران: ١٦٩، ملخّصاً.

۳...... المرجع السابق، ص٣٤٠، آل عمران: ١٨٥، ملخّصاً.

۴...... پ٢٢، الأحزاب: ٥٣،

"الخصائص الكبرى"، باب اختصاصه بتحريم النكاح أزواجه من بعده، ج٢، ص٣٢٦، وقسم الكرمات، باب اختصاصه ﷺ بأنّه لا يورث... إلخ، ص٤٣٦، ملخّصاً.

۵...... پ٢٢، الأحزاب: ٢٨،

"المسامرة"، الأصل العاشر في إثبات نبوة نبيّنا محمّد ﷺ، ص٢٣٦-٢٣٨، ملخّصاً.

۶...... پ١٧، الأنبياء: ١٠٧

"المسامرة"، الأصل العاشر في إثبات نبوّة نبيّنا محمّد ﷺ، ص٢٣٧، ملخّصاً.

دیا، کہ حضور کے زمانہ میں یا بعد کوئی نیا نبی نہیں ہوسکتا، جو حضور کے زمانہ میں یا حضور کے بعد کسی کو نبوّت ملنا مانے یا جائز جانے، کافر ہے[1]۔

عقیدہ (۳۷): حضور افضل جمیع مخلوقِ الٰہی ہیں، کہ اوروں کو فرداً فرداً جو کمالات عطا ہوئے حضور میں وہ سب جمع کر دیے گئے، اور اِن کے علاوہ حضور کو وہ کمالات ملے جن میں کسی کا حصہ نہیں، بلکہ اوروں کو جو کچھ مِلا حضور کے طفیل میں، بلکہ حضور کے دستِ اقدس سے ملا، بلکہ کمال اس لیے کمال ہوا کہ حضور کی صفت ہے، اور حضور اپنے رب کے کرم سے اپنے نفسِ ذات میں کامل واکمل ہیں، حضور کا کمال کسی وصف سے نہیں، بلکہ اس وصف کا کمال ہے کہ کامل کی صفت بن کر خود کمال وکامل ومکمّل ہوگیا، کہ جس میں پایا جائے اس کو کامل بنادے[2]۔

عقیدہ (۳۸): مُحال ہے کہ کوئی حضور کا مثل ہو، جو کسی صفتِ خاصّہ میں کسی کو حضور کا مثل بتائے، گمراہ ہے یا کافر[3]۔

عقیدہ (۳۹): حضور کو اللہ عزّ وجل نے مرتبۂ محبوبیتِ کبریٰ سے سرفراز فرمایا[4]، کہ تمام خَلق جُویائے رضائے مولا ہے[5]، اور اللہ عزوجل طالبِ رضائے مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم[6]۔

عقیدہ (۴۰): حضور کے خصائص سے معراج ہے، کہ مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک اور وہاں سے ساتوں آسمان اور کُرسی وعرش تک، بلکہ بالائے عرش رات کے ایک خفیف حصّہ میں مع جسم تشریف لے گئے[7]، اور وہ قربِ خاص حاصل ہوا کہ کسی بشر ومَلَک کو کبھی نہ حاصل ہوا نہ ہو،

۱......پ۲۲، الأحزاب: ٤٠، "المسامرة"، الأصل العاشر في إثبات نبوة نبيّنا محمّد ﷺ، ص۲۳۷۔
"المعتقد المنتقد"، تكميل الباب، ص ١٢٠، ملخّصاً.

۲......"المعتقد المنتقد"، تكميل الباب، ص۱۲۳، ملخّصاً.

۳......المرجع السابق، ص۱۲۳-۱۲۵، ملخّصاً.

۴......پ۱۵، بني إسرائيل: ١.

۵......تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتی ہے۔

۶...... پ۳۰، الضحى: ٥.

۷......"فتح الباري شرح صحيح البخاري"، كتاب مناقب الأنصار، باب حديث الإسراء، ر: ۳۸۸۶، ج۸، ص۱٦۸، ملخّصاً.

اور جمالِ الٰہی بچشمِ سر دیکھا(۱)، اور کلامِ الٰہی بلا واسطہ سنا(۲)، اور تمام ملکوت السمٰوات والارض کو بالتفصیل ذرّہ ذرّہ ملاحظہ فرمایا ہے(۳)۔

عقیدہ (۴۱): تمام مخلوق اوّلین وآخرین حضور کی نیاز مند ہے، یہاں تک کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام(۴)۔

عقیدہ (۴۲): قیامت کے دن مرتبۂ شفاعتِ کبریٰ حضور کے خصائص سے ہے کہ جب تک حضور فتحِ بابِ شفاعت نہ فرمائیں گے کسی کو مجالِ شفاعت نہ ہوگی، بلکہ حقیقۃً جتنے شفاعت کرنے والے ہیں حضور کے دربار میں شفاعت لائیں گے، اور اللہ عزّ وجل کے حضور مخلوقات میں صرف حضور شفیع ہیں، اور یہ شفاعتِ کُبریٰ مومن کافر مطیع عاصی سب کے لیے ہے، کہ وہ انتظار حساب جو سخت جانگزا ہوگا، جس کے لیے لوگ تمنّائیں کریں گے کہ کاش جہنّم میں پھینک دیے جاتے، اور اس انتظار سے نجات پاتے، اِس بلا سے چھٹکارا کفّار کو بھی حضور کی بدولت ملے گا، جس پر اوّلین وآخرین، موافقین ومخالفین، مؤمنین وکافرین سب حضور کی حمد کریں گے، اِسی کا نام مقامِ محمود ہے(۵)، اور شفاعت کے اور اقسام بھی ہیں، مثلاً بہتوں کو بلاحساب جنت میں داخل فرمائیں گے، جن میں چار اَرب نوّے کروڑ کی تعداد معلوم ہے، اِس سے بہت زائد اور ہیں، جو اللہ ورسول کے علم میں ہیں، بہُتیرے وہ ہوں گے جن کا حساب ہو چکا ہے، اور مستحقِ جہنم ہو چکے، اُن کو جہنم سے بچائیں گے، اور بعضوں کی شفاعت فرما کر جہنّم سے نکالیں گے، اور بعضوں کے

۱...... "فتح الباري شرح صحيح البخاري"، كتاب مناقب الأنصار، باب المعراج، الحديث: ۳۸۸۷، ج۸، ص۱۸٦، ملخّصاً، پ۲۷، النجم: ۱۷.

۲......"روح المعاني"، ج۳، ص۲۸، پ٦، النّساء: ۱٦٤.

۳......"النبراس"، بيان المعراج، ص۲۹٥، ملخّصاً.

۴......"صحيح مسلم"، كتاب الإيمان، باب أدنى أهل الجنة منزلةً فيها، الحديث: ٤۸۰، ص۷۱٤، ملخّصاً.

۵......"روح المعاني"، ج۸، ص۲۰۲/۲۰۳، ملخّصاً۔

"روح البيان"، ج٥، ص۱۹۲، ملخّصاً، پ۱٥، الإسراء: ۷۹۔

درجات بلند فرمائیں گے، اور بعضوں سے تخفیفِ عذاب فرمائیں گے[1]۔

عقیدہ (۴۳): ہر قسم کی شفاعت حضور کے لیے ثابت ہے۔ شفاعت بالوجاہۃ، شفاعت بالمحبۃ، شفاعت بِالاُذن، اِن میں سے کسی کا انکار وہی کرے گا جو گمراہ ہے[2]۔

عقیدہ (۴۴): منصبِ شفاعت حضور کو دیا جاچکا، حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں:

((أُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ))[3]، اور ان کا رب فرماتا ہے:

﴿وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ﴾[4]

''مغفرت چاہو اپنے خاصوں کے گناہوں اور عام مؤمنین ومؤمنات کے گناہوں کی''۔

شفاعت اور کس کا نام ہے...؟

''اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا شَفَاعَةَ حَبِيْبِكَ الْكَرِيْمِ ﴿يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ۝ إِلَّا مَنْ أَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ﴾[5]''

شفاعت کے بعض احوال، نیز دیگر خصائص جو قیامت کے دن ظاہر ہوں گے، احوالِ آخرت میں اِن شاءاللہ تعالیٰ بیان ہوں گے۔

عقیدہ (۴۵): حضور کی محبت مدارِ ایمان، بلکہ ایمان اِسی محبّت ہی کا نام ہے، جب تک حضور کی محبت ماں باپ اولاد اور تمام جہان سے زیادہ نہ ہو آدمی مسلمان نہیں ہوسکتا[6]۔

عقیدہ (۴۶): حضور کی اطاعت عین طاعتِ الٰہی ہے، طاعتِ الٰہی بے طاعتِ حضور ناممکن ہے[7]، یہاں تک کہ آدمی اگر فرض نماز میں ہو اور حضور اُسے یاد فرمائیں، فوراً جواب دے

۱...... ''المعتقد المنتقد''، تكميل الباب، ص۱۲۸.

۲......المرجع السابق، ص ۱۳۰/ ۱۳۱، ملخصاً.

۳......''كنز العمّال''، كتاب الفضائل، فضائل نبينا محمّد ﷺ، الجزء ۱۱، ص۱۹۸، الحديث: ۳۲۰۵۹.

۴......پ۲۶، محمّد: ۱۹ ۵......پ۱۹، الشعراء، ۸۸/ ۸۹.

۶......''المعتقد المنتقد''، الباب الثاني في النبوة، الفصل الأوّل، ص۱۳۳.

۷......پ۵، النساء: ۹۵.

اور حاضرِ خدمت ہو، اور یہ شخص کتنی ہی دیر تک حضور سے کلام کرے، بدستور نماز میں ہے، اِس سے نماز میں کوئی خلل نہیں [1]۔

عقیدہ (۴۷): حضورِ اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی تعظیم یعنی اعتقادِ عظمت جزوِ ایمان و رکنِ ایمان ہے، اور فعلِ تعظیم بعد ایمان ہر فرض سے مقدّم ہے، اِس کی اہمیت کا پتا اس حدیث سے چلتا ہے کہ غزوۂ خیبر سے واپسی میں منزل صہبا پر نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے نمازِ عصر پڑھ کر مولیٰ علی کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ کے زانو پر سرِ مبارک رکھ کر آرام فرمایا، مولیٰ علی نے نمازِ عصر نہ پڑھی تھی، آنکھ سے دیکھ رہے تھے کہ وقت جا رہا ہے، مگر اِس خیال سے کہ زانو سرکاؤں تو شاید خوابِ مبارک میں خلل آئے، زانو نہ ہٹایا، یہاں تک کہ آفتاب غروب ہوگیا، جب چشمِ اقدس کھلی مولیٰ علی نے اپنی نماز کا حال عرض کیا [2]، حضور نے حکم دیا، ڈوبا ہوا آفتاب پلٹ آیا، مولیٰ علی نے نماز ادا کی پھر ڈوب گیا [3]، اس سے ثابت ہوا کہ افضل العبادت نماز اور وہ بھی صلوٰۃ وُسطیٰ نمازِ عصر مولیٰ علی نے حضور کی نیند پر قربان کر دی، کہ عبادتیں بھی ہمیں حضور ہی کے صدقہ میں ملیں، دوسری حدیث اسکی تائید میں یہ ہے کہ غارِ ثور میں پہلے صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گئے، اپنے کپڑے پھاڑ پھاڑ کر اُس کے سوراخ بند کر دیئے، ایک سوراخ باقی رہ گیا، اُس میں پاؤں کا انگوٹھا رکھ دیا، پھر حضورِ اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو بلایا، تشریف لے گئے اور اُن کے زانو پر سرِ اقدس رکھ کر آرام فرمایا، اُس غار میں ایک سانپ مشتاقِ زیارت رہتا تھا، اُس نے اپنا سَر صدیقِ اکبر کے پاؤں پر مَلا، انہوں نے اِس خیال سے کہ حضور کی نیند میں فرق نہ آئے پاؤں نہ ہٹایا، آخر اُس نے پاؤں میں کاٹ لیا، جب صدیقِ اکبر کے آنسو چہرۂ انور پر گرے، چشمِ مبارک کھلی، عرضِ حال کیا،

1...... پ۹، الأنفال: ۲٤، "الخصائص الکبری"، باب اختصاصه ﷺ بأنّ المصلي يخاطبه بقوله... إلخ، ج۲، ص۴٤۳، ملخّصاً.

2...... "الشفاء بتعريف حقوق المصطفى ﷺ"، فصل في انشقاق القمر، ص۱۸۵، ملخّصاً.

3...... "شرح الشفاء"، فصل في انشقاق القمر، ص۵۹٦، ملخّصاً۔

"الخصائص الکبری"، باب ردّ الشمس بعد غروبها... إلخ، ص۱۳۷.

حضور نے لعابِ دہن لگا دیا فوراً آرام ہوگیا[1]، ہر سال وہ زہر عَود کرتا، بارہ (۱۲) برس بعد اُسی سے شہادت پائی[2]۔

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں

اصل الاصول بندگی اُس تاجور کی ہے [3]

عقیدہ (۴۸): حضور کی تعظیم و توقیر جس طرح اُس وقت تھی کہ حضور اِس عالم میں ظاہری نگاہوں کے سامنے تشریف فرما تھے، اب بھی اُسی طرح فرضِ اعظم ہے، جب حضور کا ذکر آئے تو بکمالِ خشوع وخضوع وانکسار باادب سُنے، اور نامِ پاک سُنتے ہی درود شریف پڑھنا واجب ہے[4]۔

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ مَعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاٰلِهِ الْکِرَامِ وَصَحْبِهِ الْعِظَامِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ"

اور حضور سے محبت کی علامت یہ ہے کہ بکثرت ذکر کرے، اور درود شریف کی کثرت کرے، اور نامِ پاک لکھے تو اُس کے بعد صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکھے، بعض لوگ براہِ اختصار صلعم یا ص لکھتے ہیں، یہ محض ناجائز وحرام ہے[5]۔ اور محبت کی یہ بھی علامت ہے کہ آل واصحاب ومہاجرین وانصار وجمیع متعلقین ومتوسلین سے محبت رکھے، اور حضور کے دشمنوں سے عداوت رکھے، اگرچہ وہ اپنا باپ یا بیٹا یا بھائی یا کُنبہ کے کیوں نہ ہوں، اور جو ایسا نہ کرے وہ اِس دعویٰ میں جھوٹا ہے، کیا تم کونہیں معلوم کہ صحابۂ کرام نے حضور کی محبت میں اپنے سب عزیزوں، قریبوں، باپ، بھائیوں اور وطن کو چھوڑا، اور یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ اللہ ورسول سے بھی محبت ہو اور اُن کے دشمنوں سے بھی اُلفت۔۔۔! ایک کو اختیار کر کہ ضِدَّین[6] جمع نہیں ہوسکتیں، چاہے جنّت کی راہ چل یا جہنّم کو جا[7]۔ نیز علامتِ

۱...... "روح المعاني"، ج٥، ص١٤٢، پ١٠، التوبة: ٤٠، ملخّصاً.

۲...... "تفسير الخازن"، پ١٠، التوبة: ٤، ج٢، ص٢٤٠.

۳......"حدائقِ بخشش"، حصه أوّل، ص٩٢.

۴...... "الفتاوى الرضوية"، ج٣، ص٨١، ملخّصاً.

۵...... المرجع السابق.

۶......دومخالف چیزیں۔

۷...... پ٢٨، المجادلة: ٢٢، پ١٠، التوبة: ٢٣/٢٤، =

محبت یہ ہے کہ شانِ اقدس میں جو الفاظ استعمال کیے جائیں ادب میں ڈوبے ہوئے ہوں، کوئی ایسا لفظ جس میں کم تعظیمی کی بُو بھی ہو، کبھی زبان پر نہ لائے، اگر حضور کو پکارے تو نامِ پاک کے ساتھ ندا نہ کرے؛ کہ یہ جائز نہیں، بلکہ یُوں کہے:

''یَا نَبِيَّ اللّٰہِ! یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ!''[1]

اگر مدینہ طیبہ کی حاضری نصیب ہو تو روضہ شریف کے سامنے چار ہاتھ کے فاصلہ سے دست بستہ جیسے نماز میں کھڑا ہوتا ہے، کھڑا ہو کر سَر جُھکائے ہوئے صلاۃ و سلام عرض کرے، بہُت قریب نہ جائے، نہ اِدھر اُدھر دیکھے، اور خبردار، خبردار... ! آواز نہ کرنا؛ کہ عمر بھر کا سارا کِیا دھرا اَکارت جائے[2]، اور محبت کی یہ نشانی بھی ہے کہ حضور کے اقوال و افعال و احوال لوگوں سے دریافت کرے اور اُن کی پیروی کرے[3]۔

عقیدہ (۴۹): حضور کے کسی قول وفعل وعمل وحالت کو جو بہ نظرِ حقارت دیکھے کافر ہے[4]۔

عقیدہ (۵۰): حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم، اللہ عزّ وجل کے نائبِ مطلق ہیں، تمام جہان حضور کے تحتِ تصرّف[5] کر دیا گیا، جو چاہیں کریں، جسے جو چاہیں دیں، جس سے جو چاہیں واپس لیں، تمام جہان میں اُن کے حکم کا پھیرنے والا کوئی نہیں، تمام جہان اُن کا محکوم ہے،

= ''حاشية الصاوي''، ج۳، ص۷۹۲،

''صحيح البخاري''، كتاب الإيمان، باب حبّ الرسول ﷺ من الإيمان، الحديث: ١٤، ص٣۔

''المعتقد المنتقد''، ومنها: محبّة لمن أحبّه النبي ﷺ، ص١٣٦/١٣٧، ملخّصاً.

۱...... پ۱۸، النور: ٦٣، ''حاشية الصاوي''، ج٤، ص١٤٢١۔

''المعتقد المنتقد''، وكذا يجب توقيره... إلخ، ص١٣٩/١٤٠، ملخّصاً.

۲...... پ٢٦، الحجرات: ٢، ''نسيم الرياض''، ج٥، ص١٠٥، ١٠٦، ١١٣، ملخّصاً۔

''الفتاوى الرضوية''، كتاب الحج، في ضمن الرسالة: ''أنوار البشارة في مسائل الحج والزيارة''، ج٤، ص٧٢٢.

۳...... ''المعتقد المنتقد''، وأمّا علاماتها، ص١٣٥/١٣٦، ملخّصاً.

۴...... ''حاشية الصاوي''، ج٤، ص١٤٢١۔ ''المعتقد المنتقد''، الفصل الثاني، ص١٤٦-١٥٢، ملخّصاً.

۵...... اختیار میں، زیرِ حکم۔

اور وہ اپنے رب کے سوا کسی کے محکوم نہیں، تمام آدمیوں کے مالک ہیں، جو اُنہیں اپنا مالک نہ جانے حلاوتِ سنّت [1] سے محروم رہے، تمام زمین اُن کی مِلک ہے [2] تمام جنت اُن کی جاگیر ہے، ملکوت السمٰواتِ والارض حضور کے زیرِ فرمان، جنت و نار کی کنجیاں دستِ اقدس میں دے دی گئیں [3] رزق و خیر اور ہر قسم کی عطائیں حضور ہی کے دربار سے تقسیم ہوتی ہیں [4] دنیا و آخرت حضور کی عطا کا ایک حصّہ ہے، احکامِ تشریعیہ [5] حضور کے قبضہ میں کر دیئے گئے، کہ جس پر جو چاہیں حرام فرما دیں، اور جس کے لیے جو چاہیں حلال کر دیں [6]، اور جو فرض چاہیں معاف فرما دیں [7]۔

عقیدہ (۵۱): سب سے پہلے مرتبۂ نبوّت حضور کو مِلا، روزِ میثاق تمام انبیاء سے حضور پر ایمان لانے، اور حضور کی نصرت کرنے کا عہد لیا گیا [8] اور اِسی شرط پر یہ منصبِ اعظم اُن کو دیا گیا [9] حضور نبی الانبیاء ہیں، اور تمام انبیاء حضور کے اُمّتی، سب نے اپنے اپنے عہدِ کریم میں حضور کی نیابت میں کام کیا [10] اللہ عزّ وجل نے حضور کو اپنی ذات کا مظہر بنایا، اور حضور کے نُور سے تمام

۱...... سنّت کی لذّت ومٹھاس۔ ۲...... پ۵، النّساء: ٦٥، پ۲۲، الأحزاب: ٣٦، پ ١٠، التوبة: ٧٤، پ٩، الأعراف: ١٥٧، پ ١٠، التوبة: ٢٩، "صحيح مسلم"، كتاب الفضائل، باب إثبات حوض نبيّنا... إلخ، الحديث: ٥٩٧٦، ص١٠٩٤، ملخّصاً.

۳...... "مرقاة المفاتيح"، كتاب الصلاة، باب السجود وفضله، ج٢، ص٦١٥، تحت الحديث: ٨٩٦.

۴...... "صحيح البخاري"، كتاب العلم، باب من يرد الله به خيراً يفقّه في الدين، ص٨، الحديث: ٧١۔
"المواهب الدنية"، الفصل الثاني، أعطي مفاتيح الخزائن، ج٢، ص٦٣٩۔
"الأمن والعلى"، ص١١٣-١١٥. ۵...... شرعی احکام.

۶...... پ٩، الأعراف: ١٥٧۔
"الخصائص الكبرى"، باب اختصاصه ﷺ بأنّه يخص... إلخ، ج١، ص٤٥٩-٤٦٢.

۷...... "المسند" للإمام أحمد، مسند البَصريين، الحديث: ٢٠٣٠٩، ج٧، ص٢٨٣/٢٨٤.

۸...... پ٣، آل عمران: ٨١۔
"الخصائص الكبرى"، باب خصوصية النبي ﷺ بكونه أوّل النبيين، ج١، ص٧/٨.

۹...... "روح المعاني"، ج٢، ص٣٣٤.

۱۰...... المرجع السابق، ص٣٣٥، "الخصائص الكبرى"، فائدة في أنّ رسالة النبي ﷺ... إلخ، ج١، ص٩.

عالَم کو منوّر فرمایا، بایں معنی ہر جگہ حضور تشریف فرما ہیں (1)۔

کالشمس في وسط السماءِ ونُورِها
یغشي البلاد مشارقاً ومغارباً

مگر کورِ باطن کا کیا علاج۔

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ (2)

مسئلۂ ضروریہ: انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام سے جو لغزشیں واقع ہوئیں انکا ذکر تلاوتِ قرآن و روایتِ حدیث کے سوا حرام اور سخت حرام ہے، اوروں کو اُن سرکاروں میں لب کشائی کی کیا مجال... ! مولیٰ عزّ وجل اُن کا مالک ہے، جس محل پر جس طرح چاہے تعبیر فرمائے، وہ اُس کے پیارے بندے ہیں، اپنے رب کے لیے جس قدر چاہیں تواضع فرمائیں، دوسرا اُن کلمات کو سند نہیں بنا سکتا، اور خود اُن کا اطلاق کرے تو مردودِ بارگاہ ہو، پھر اُنکے یہ افعال جن کو زلّت ولغزش سے تعبیر کیا جائے ہزار ہا حِکَم و مَصالح پر مبنی، ہزار ہا فوائد و برکات کی مُثمِر (3) ہوتی ہیں، ایک لغزشِ اَبِینا (4) آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو دیکھیے، اگر وہ نہ ہوتی، جنّت سے نہ اترتے، دنیا آباد نہ ہوتی، نہ کتابیں اُترتیں، نہ رسول آتے، نہ جہاد ہوتے، لاکھوں کروڑوں مثوبات (5) کے دروازے بند رہتے، اُن سب کا فتحِ باب ایک لغزشِ آدم کا نتیجۂ مبارکہ وثمرۂ طیبہ ہے۔ بالجملہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی لغزش، مَن وتُو کس شمار میں ہیں، صدیقین کی حَسَنات سے افضل و اعلیٰ ہے۔

"حَسَنَاتُ الأَبْرَارِ سَيِّاتُ الْمُقَرَّبِيْنَ"(6)

1...... پ ۲۱، الأحزاب: ۶، "روح المعاني"، ج ۱۱، ص ۲۲۸۔

"صحیح البخاري"، کتاب الجنائز، باب الصلاۃ علی الشھید، الحدیث: ۱۳۴۴، ص ۱۰۴/۱۰۵.

2...... اگر اندھے کو دن میں روشنی نظر نہ آئے، تو اس میں سورج کا کیا قصور۔

3...... ہزاروں حکمتوں اور مصلحتوں پر مشتمل، ہزاروں فائدوں اور برکتوں کو لانے والی۔ 4...... ہمارے باپ۔

5...... نیکیوں کے اجر۔ 6...... "المعتقد المنتقد"، الفصل الثاني، الوجه الخامس، ص ۱۶۶/۱۶۷، ملخّصاً۔

نیک لوگوں کی نیکیاں مقربین کے لیے خطاؤں کا درجہ رکھتی ہیں۔

ملائکہ کا بیان

فرِشتے اجسامِ نوری ہیں، اللہ تعالیٰ نے اُن کو یہ طاقت دی ہے کہ جوشکل چاہیں بن جائیں، کبھی وہ انسان کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں اور کبھی دوسری شکل میں [1]۔

عقیدہ (۱): وہ وہی کرتے ہیں جو حکمِ الٰہی ہے، خدا کے حکم کے خلاف کچھ نہیں کرتے، نہ قصداً، نہ سہواً، نہ خطاً، وہ اللہ کے معصوم بندے ہیں، ہر قسم کے صغائر و کبائر [2] سے پاک ہیں [3]۔

عقیدہ (۲): ان کو مختلف خدمتیں سپرد ہیں، بعض کے ذمّہ حضراتِ انبیائے کرام کی خدمت میں وحی لانا، کسی کے متعلق پانی برسانا، کسی کے متعلق ہوا چلانا، کسی کے متعلق روزی پہنچانا، کسی کے ذمہ ماں کے پیٹ میں بچہ کی صورت بنانا، کسی کے متعلق بدنِ انسان کے اندر تصرّف کرنا، کسی کے متعلق انسان کی دشمنوں سے حفاظت کرنا، کسی کے متعلق ذاکرین کا مجمع تلاش کر کے اُس میں حاضر ہونا، کسی کے متعلق انسان کے نامۂ اعمال لکھنا، بہتوں کا دربارِ رسالت میں حاضر ہونا، کسی کے متعلق سرکار میں مسلمانوں کی صلاۃ وسلام پہنچانا، بعضوں کے متعلق مُردوں سے سوال کرنا، کسی کے ذمّہ قبضِ روح کرنا، بعضوں کے ذمّہ عذاب کرنا، کسی کے متعلق صُور پھُونکنا، اور اِن کے علاوہ اور بہُت سے کام ہیں جو ملائکہ انجام دیتے ہیں [4]۔

عقیدہ (۳): فرشتے نہ مرد ہیں، نہ عورت [5]۔

عقیدہ (۴): اُن کو قدیم ماننا یا خالق جاننا کُفر ہے [6]۔

۱...... "الیواقیت"، مبحث ۳۹ في بیان صفة الملائكة... إلخ، الجزء الثاني، ص ۲۹۵.

۲...... چھوٹے بڑے گناہوں۔

۳...... پ ۲۸، التحریم: ٦.

۴...... پ ۳۰، النازعات: ۱-۵، "روح المعاني"، ج ۱۵، ص ۳۹ـ ٤٤، ملخّصاً.

۵...... "الیواقیت"، المبحث ۳۹ في بیان صفة الملائكة... إلخ، الجزء الثاني، ص ۲۹۵.

٦...... "التفسیر الكبیر"، ج ۸، ص ۱۳۵، ملخّصاً۔

"شرح العقائد النسفیة"، مبحث الملائكة عباد الله... إلخ، ص ۱٤۲، ملخّصاً۔

"الفتاوی الرضویة" (الجدیدة)، ج ۱٤، ص ۲٦٦، ملخّصاً.

عقیدہ (۵): انکی تعداد وہی جانے جس نے ان کو پیدا کیا، اور اُس کے بتائے سے اُس کا رسول۔ چار فرشتے بہت مشہور ہیں، جبریل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل علیہم السلام، اور یہ سب ملائکہ پر فضیلت رکھتے ہیں [۱]۔

عقیدہ (۶): کسی فرشتہ کے ساتھ ادنیٰ گستاخی کُفر ہے، جاہل لوگ اپنے کسی دشمن یا مبغوض [۲] کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ ملک الموت یا عزرائیل آگیا، یہ قریب بکلمۂ کُفر ہے [۳]۔

عقیدہ (۷): فرشتوں کے وجود کا انکار، یا یہ کہنا کہ فرشتہ نیکی کی قوت کو کہتے ہیں اور اس کے سوا کچھ نہیں، یہ دونوں باتیں کُفر ہیں [۴]۔

جِنّ کا بیان

عقیدہ (۸): یہ آگ سے پیدا کیے گئے ہیں، اِن میں بھی بعض کو یہ طاقت دی گئی ہے کہ جو شکل چاہیں بن جائیں، اِن کی عمریں بہت طویل ہوتی ہیں، اِن کے شریروں کو شیطان کہتے ہیں، یہ سب انسان کی طرح ذی عقل اور ارواح و اجسام والے ہیں، اِن میں توالد و تناسل ہوتا [۴] ہے، کھاتے، پیتے، جیتے، مرتے ہیں [۵]۔

عقیدہ (۹): اِن میں مسلمان بھی ہیں اور کافر بھی، مگر اِن کے کفار انسان کی بہ نسبت بہت زیادہ ہیں، اور اِن میں کے مسلمان نیک بھی ہیں اور فاسق بھی، سُنّی بھی ہیں بد مذہب بھی، اور اِن میں فاسقوں کی تعداد بہ نسبت انسان کے زائد ہے [۶]۔

۱...... "التفسير الكبير"، ج ١، ص ٣٨٦، ملخّصاً. ۲......قابلِ نفرت

۳...... "البحر الرائق"، كتاب السِير، باب أحكام المرتدين، ج ٥، ص ٢٠٤/٢٠٥، ملخّصاً.

"مجمع الأنهر"، كتاب السِير والجهاد، باب المرتد، ثم أنّ ألفاظ الكفر أنواع، ج ٢، ص ٥٠٧، ملخصاً

۳...... "اعتقاد الأحباب في الجميل والمصطفى والآل... إلخ" (المعروف دس عقیدے)، ص ٨٠.

۴......اولاد پیدا ہوتی اور نسل چلتی۔ ۵...... پ ١٤، الحجر: ٢٧، "التفسير الكبير"، ج ١، ص ٤٢٩، "النبراس"، الملائكة عليهم السلام، ص ٢٨٧، ملخّصاً. ۶...... پ ٢٩، الجن: ١١،٥، "اليواقيت"، المبحث ٢٣ في إثبات وجود الجن ... إلخ، ص ١٨٢، ملخّصاً۔ "روح البيان"،

عقیدہ (۱۰): اِن کے وجود کا انکار، یا بدی کی قوت کا نام جنّ یا شیطان رکھنا کُفر ہے [1]۔

عالمِ برزخ کا بیان

دنیا اور آخرت کے درمیان ایک اور عالَم ہے جس کو برزخ کہتے ہیں [2] مرنے کے بعد اور قیامت سے پہلے تمام اِنس و جن کو حسبِ مراتب اُس میں رہنا ہوتا ہے، اور یہ عالَم اِس دنیا سے بہت بڑا ہے۔ دنیا کے ساتھ برزخ کو وہی نسبت ہے جو ماں کے پیٹ کے ساتھ دنیا کو، برزخ میں کسی کو آرام ہے اور کسی کو تکلیف۔

عقیدہ (۱): ہر شخص کی جتنی زندگی مقرّر ہے اُس میں نہ زیادتی ہوسکتی ہے نہ کمی [3] جب زندگی کا وقت پورا ہو جاتا ہے اُس وقت حضرت عزرائیل علیہ السلام قبضِ روح کے لیے آتے ہیں [4] اور اُس شخص کے دہنے بائیں جہاں تک نگاہ کام کرتی ہے فرشتے دکھائی دیتے ہیں، مسلمان کے آس پاس رحمت کے فرشتے ہوتے ہیں، اور کافر کے دہنے، بائیں عذاب کے [5]۔ اُس وقت ہر شخص پر اسلام کی حقّانیت آفتاب سے زیادہ روشن ہو جاتی ہے، مگر اُس وقت کا ایمان معتبر نہیں؛ اس لیے کہ حکم ایمان بالغیب کا ہے، اور اب غیب نہ رہا، بلکہ یہ چیزیں مشاہد ہوگئیں [6]۔

ج ۱۰، ص ۱۹٤.

۱...... "اعتقاد الأحباب في الجميل والمصطفى والآل والأصحاب ... إلخ" المعروف "دس عقیدے"، ص ۸۰.

۲...... پ۱۸، المؤمنون: ۱۰۰،

"شرح الصدور"، باب مقر الأرواح، ص۲۳٦.

۳...... پ ۱٤، النحل: ٦۱.

۴...... پ ۲۱، السجدة : ۱۱۔

"تفسير غرائب القرآن"، ج٦، ص٤۳۹، ملخّصاً.

۵...... "مشكاة المصابيح"، الفصل الثالث، باب ما يقال عند من حضره الموت، ص۱٤۲.

٦...... "تفسير الخازن"، ج۲، ص ۳۳۰۔

عقیدہ (۲): مرنے کے بعد بھی روح کا تعلق بدنِ انسان کے ساتھ باقی رہتا ہے، اگرچہ روح بدن سے جُدا ہوگئی، مگر بدن پر جو گزرے گی رُوح ضرور اُس سے آگاہ و متأثر ہوگی، جس طرح حیاتِ دنیا میں ہوتی ہے، بلکہ اُس سے زائد۔ دنیا میں ٹھنڈا پانی، سرد ہَوا، نرم فرش، لذیذ کھانا، سب باتیں جسم پر وارد ہوتی ہیں، مگر راحت و لذّت روح کو پہنچتی ہے، اور ان کے عکس بھی جسم ہی پر وارد ہوتے ہیں، اور کُلفت و اذیّت روح پاتی ہے[1]، اور روح کے لیے خاص اپنی راحت واَلم کے الگ اسباب ہیں، جن سے سرور یا غم پیدا ہوتا ہے، بعینہٖ[2] یہی سب حالتیں برزخ میں ہیں[3]۔

عقیدہ (۳): مرنے کے بعد مسلمان کی روح حسبِ مرتبہ مختلف مقاموں میں رہتی ہے، بعض کی قبر پر، بعض کی چاہِ زمزم شریف میں[4] بعض کی آسمان وزمین کے درمیان، بعض کی پہلے، دوسرے، ساتویں آسمان تک، اور بعض کی آسمانوں سے بھی بلند، اور بعض کی روحیں زیرِ عرش قندیلوں[5] میں، اور بعض کی اعلی عِلّیین[6] میں[7] مگر کہیں ہوں، اپنے جسم سے اُن کو تعلق بدستور رہتا ہے۔ جو کوئی قبر پر آئے اُسے دیکھتے، پہچانتے، اُس کی بات سنتے ہیں، بلکہ روح کا دیکھنا قُربِ قبر ہی سے مخصوص نہیں[8] اِس کی مثال حدیث میں یہ فرمائی ہے کہ ایک طائر پہلے قفص[9] میں بند تھا، اور اب آزاد کر دیا گیا۔ ائمۂ کرام فرماتے ہیں:

"روح المعاني"، ج٦، ص٢٦٦.

۱...... "شرح العقائد النسفية"، مبحث عذاب القبر، ص١٠١، ملخّصاً.

۲......بالکل۔

۳...... "الفتاوى الرضوية" الجديدة، ج٩، ص٦٥٨.

۴...... یعنی زمزم شریف کے کنویں میں۔

۵......قندیل کی جمع، ایک قسم کا فانوس جس میں چراغ لٹکاتے ہیں۔

۶...... جنت کے نہایت ہی بلند و بالا مکانات میں۔

۷......"الفتاوى الرضوية" الجديدة، ج٩، ص٦٥٨، "شرح الصدور"، باب مقر الأرواح، ص٢٣٦/ ٢٣٧، ملخّصاً۔ ۸...... "الفتاوى الرضوية" (القديمة)، ج٩، ص٨/٩.

۹...... ایک پرندہ پہلے پنجرہ۔

”إِنَّ النُّفُوسَ الْقُدْسِيَّةَ إِذَا تَجَرَّدَتْ عَنِ الْعَلَائِقِ الْبَدَنِيَّةِ اتَّصَلَتْ بِالْمَلَإِ الْأَعْلٰى وَتَرٰى وَتَسْمَعُ الْكُلَّ كَالْمُشَاهِدِ“(۱)۔

’’بیشک پاک جانیں جب بدن کے علاقوں سے جدا ہوتی ہیں، عالمِ بالا سے مل جاتی ہیں، اور سب کچھ ایسا دیکھتی سنتی ہیں جیسے یہاں حاضر ہیں‘‘۔

حدیث میں فرمایا:

((إِذَا مَاتَ الْمُؤْمِنُ يُخَلّٰى سَرْبُهُ يَسْرَحُ حَيْثُ شَاءَ))(۲)

’’جب مسلمان مرتا ہے اُس کی راہ کھول دی جاتی ہے، جہاں چاہے جائے‘‘۔

شاہ عبدالعزیز صاحب لکھتے ہیں: ’’روح را قُرب وبُعد مکانی یکساں است‘‘(۳)۔

کافروں کی خبیث روحیں بعض کی اُن کے مرگھٹ یا قبر پر رہتی ہیں، بعض کی چاہِ برہُوت میں کہ یمن میں ایک نالہ ہے، بعض کی پہلی، دوسری، ساتویں زمین تک، بعض کی اُس کے بھی نیچے سجّین(۴) میں، اور وہ کہیں بھی ہو، جو اُس کی قبر یا مرگھٹ(۵) پر گزرے اُسے دیکھتے، پہچانتے، بات سُنتے ہیں، مگر کہیں جانے آنے کا اختیار نہیں؛ کہ قید ہیں(۶)۔

عقیدہ (۴): یہ خیال کہ وہ روح کسی دوسرے بدن میں چلی جاتی ہے، خواہ وہ آدمی کا بدن ہو یا کسی اور جانور کا جس کو تناسخ اور آواگون کہتے ہیں، محض باطل اور اُس کا ماننا کُفر ہے(۷)

۱...... ”فيض القدير شرح الجامع الصغير“، حرف الصاد، تحت الحديث:۵۰۱۶، ج۴، ص۲۶۳، بتغیر قلیل۔

۲...... ”المصنَّف“ لابن أبي شيبة، كتاب الزهد، كلام عبد الله بن عمرو، ج۸، ص۱۸۹، الحديث: ۱۰، بتغير قليل۔

۳...... ترجمہ: روح کیلئے دُور اور قریب کی جگہیں سب برابر ہیں۔ ”الفتاوى الرضوية“ (الجديدة)، كتاب الجنائز، في ضمن الرسالة: ”حياة الموات في بيان سماع الأموات“، ج۹، ص۸۰۴، ملخّصاً۔

۴...... جہنم کی ایک وادی کا نام۔

۵...... ہندوؤں کے مردے جلانے کی جگہ۔

۶...... ”شرح الصدور“، باب مقر الأرواح، ۲۳۶/۲۳۷، ملخّصاً۔

”الفتاوى الرضوية (الجديدة)“، ج۹، ص۶۵۸.

۷...... ”الفتاوى الهندية“، كتاب السير، باب التاسع في أحكام المرتدين، ج۲، ص۲۶۴۔ ”النبراس“، باب البعث حق، ص۲۱۳.

عقیدہ (۵): موت کے معنی روح کا جسم سے جدا ہو جانا ہیں، نہ یہ کہ روح مرجاتی ہو، جو روح کو فنا مانے بدمذہب ہے[۱]۔

عقیدہ (۶): مردہ کلام بھی کرتا ہے، اور اُس کے کلام کو عوام جن اور انسان کے سوا اور تمام حیوانات وغیرہ سنتے بھی ہیں[۲]۔

عقیدہ (۷): جب مردہ کو قبر میں دفن کرتے ہیں اُس وقت اُس کو قبر دباتی ہے۔ اگر وہ مسلمان ہے تو اُس کا دبانا ایسا ہوتا ہے کہ جیسے ماں پیار میں اپنے بچّے کو زور سے چپٹا لیتی ہے، اور اگر کافر ہے تو اُس کو اِس زور سے دباتی ہے[۳] کہ اِدھر کی پسلیاں اُدھر اور اُدھر کی اِدھر ہو جاتی ہیں[۴]۔

عقیدہ (۸): جب دفن کرنے والے دفن کرکے وہاں سے چلتے ہیں وہ اُن کے جوتوں کی آواز سُنتا ہے[۵]، اُس وقت اُس کے پاس دو فرشتے اپنے دانتوں سے زمین چیرتے ہوئے آتے ہیں، اُن کی شکلیں نہایت ڈراوٗنی اور ہیبت ناک ہوتی ہیں، اُن کے بدن کا رنگ سیاہ، اور آنکھیں سیاہ اور نیلی، اور دیگ کی برابر، اور شعلہ زن ہیں، اور اُن کے مُہیب[۶] بال سر سے پاؤں تک، اور اُن کے دانت کئی ہاتھ کے، جن سے زمین چیرتے ہوئے آئیں گے، اُن میں ایک کو منکَر دوسرے کو نکیر کہتے ہیں[۷]۔ مردے کو جھنجھوڑتے، اور جھڑک کر اُٹھاتے، اور نہایت سختی کے ساتھ کرخت آواز میں سوال کرتے ہیں۔

۱......"حیاة الموات في بيان سماع الأموات" المعروف "روحوں کی دنیا"، ص۸۶/۸۷.

۲......"صحيح البخاري"، كتاب الجنائز، باب كلام الميّت على الجنازة، الحديث: ۶۳۸۵، ص۱۰۸.

۳......"شرح الصدور"، ذكر تخفيف ضمة القبر على المؤمن، ص۳۴۵.

۴......"النبراس"، باب عذاب القبر وثوابه، ص۲۰۸۔

"سنن الترمذي"، كتاب الجنائز، باب ما جاء في عذاب القبر، الحديث: ۱۰۷۱، ص۱۷۵۴.

۵...... "صحيح البخاري"، باب الميت يسمع خفق النعال، الحديث: ۱۳۳۸، ص۱۰۴.

۶......خوفناک

۷......"النبراس"، باب عذاب القبر وثوابه، ص۲۰۶/۲۰۷، ملخّصاً۔

"الفتاوى الرضوية" (الجديدة)، ج۹، ص۹۳۵/۹۳۶.

پہلاسوال : ((مَنْ رَّبُّکَ؟))

''تیرارب کون ہے''؟

دوسرا سوال: ((مَا دِیْنُکَ؟))

''تیرادین کیا ہے''؟

تیسرا سوال: ((مَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ؟))

''ان کے بارے میں تُو کیا کہتا تھا''؟

مردہ مسلمان ہے تو پہلے سوال کا جواب دے گا:

((رَبِّيَ اللّٰهُ))

''میرارب اللہ ہے''۔

اور دوسرے کا جواب دے گا:

((دِیْنِيَ الْإِسْلَامُ))

''میرادین اسلام ہے''۔

تیسرے سوال کا جواب دے گا:

((هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلّی اللّٰه تعالٰی علیه وَسلَّم))

''وہ تو رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وَسلَّم ہیں''۔

وہ کہیں گے تجھے کس نے بتایا؟ کہے گا میں نے اللہ کی کتاب پڑھی، اس پر ایمان لایا اور تصدیق کی [1] بعض روایتوں میں آیا ہے کہ سوال کا جواب پا کر کہیں گے کہ ہمیں تو معلوم تھا کہ تُو یہی کہے گا [2] اُس وقت آسمان سے ایک منادی ندا کرے گا کہ میرے بندہ نے سچ کہا، اس کے لیے جنت کا بچھونا بچھاؤ، اور جنّت کا لباس پہناؤ، اور اس کیلئے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دو۔

۱...... ''مشکاة المصابیح''، باب من حضره الموت، ص۱٤۲۔

''صحیح البخاري''، کتاب الجنائز، باب ما جاء في عذاب القبر، الحدیث: ۱۳۷٤، ص۱۰۷.

۲...... ''النبراس''، باب عذاب القبر وثوابه، ص۲۰۸.

جنت کی نسیم اور خوشبو اُس کے پاس آتی رہے گی، اور جہاں تک نگاہ پھیلے گی وہاں تک اُس کی قبر کشادہ کردی جائے گی [1]، اور اُس سے کہا جائے گا کہ تو سو جیسے دُولہا سوتا ہے [2]۔ یہ خواص کے لیے عموماً ہے، اور عوام میں اُن کے لیے جن کو وہ چاہے، ورنہ وسعتِ قبر حسبِ مراتب مختلف ہے، بعض کیلئے ستّر ستّر ہاتھ لمبی چوڑی، بعض کے لیے جتنی وہ چاہے زیادہ، حتّٰی کہ جہاں تک نگاہ پہنچے۔ اور عُصاۃ [3] میں بعض پر عذاب بھی ہوگا ان کی معصیت کے لائق، پھر اُس کے پیرانِ عظام، یا مذہب کے امام، یا اور اولیائے کرام کی شفاعت، یا محض رحمت سے جب وہ چاہے گا نجات پائیں گے، اور بعض نے کہا کہ مؤمن عاصی پر عذابِ قبر شبِ جمعہ آنے تک ہے، اس کے آتے ہی اٹھالیا جائے گا [4] واللّٰہ تعالیٰ اعلم۔ ہاں! یہ حدیث سے ثابت ہے کہ جو مسلمان شبِ جمعہ یا روزِ جمعہ یا رمضانِ مبارک کے کسی دن رات میں مرے گا، سوالِ نکیرین و عذابِ قبر سے محفوظ رہے گا [5]۔ اور یہ جو ارشاد ہوا کہ اُس کے لیے جنت کی کھڑکی کھول دیں گے، یہ یوں ہوگا کے پہلے اُس کے بائیں ہاتھ کی طرف جہنم کی کھڑکی کھولیں گے، جس کی لپٹ اور جلن اور گرم ہَوا اور سخت بدبو آئے گی، اور معاً [6] بند کر دیں گے۔ اُس کے بعد دہنی طرف سے جنت کی کھڑکی کھولیں گے، اور اُس سے کہا جائے گا کہ اگر تُو اِن سوالوں کے صحیح جواب نہ دیتا تو تیرے واسطے وہ تھی، اور اب یہ ہے؛ تا کہ وہ اپنے رب کی نعمت کی قدر جانے کہ کیسی بلائے عظیم سے بچا کر کیسی نعمتِ عظمٰی عطا فرمائی۔ اور منافق کے لیے اس کا عکس ہوگا، پہلے جنت کی کھڑکی کھولیں گے کہ اس کی خوشبو، ٹھنڈک، راحت، نعمت کی

۱...... "مشكاة المصابيح"، الفصل الثالث، باب من حضره الموت، ص١٤٢.

۲...... "سنن الترمذي"، كتاب الجنائز، باب ما جاء في عذاب القبر، الحديث: ١٠٧١، ص١٧٥٤.

۳......عاصی کی جمع، یعنی گنہگار لوگ

۴...... "النبراس"، باب عذاب القبر وثوابه، ص٢٠٥، ملخّصاً.

۵...... "سنن الترمذي"، كتاب الجنائز، باب ما جاء فيمن مات يوم الجمعة، الحديث: ١٠٧٤، ١٧٥٥،
"أنيس الواعظين"، ص٢٥۔
"الفتاوى الرضوية" (الجديدة) ج٩، ص٦٥٩.

۶......فوراً

جھلک دیکھے گا، اور معاً بند کر دیں گے، اور دوزخ کی کھڑکی کھول دیں گے؛ تا کہ اُس پر اس بلائے عظیم کے ساتھ حسرتِ عظیم بھی ہو، کہ حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو نہ مان کر، یا اُن کی شانِ رفیع میں ادنیٰ گستاخی کر کے کیسی نعمت کھوئی، اور کیسی آفت پائی! اور اگر مُردہ منافق ہے تو سب سوالوں کے جواب میں یہ کہے گا:

((هَاهُ هَاهُ لَا أَدْرِي))

''افسوس! مجھے تو کچھ معلوم نہیں''۔

((كُنتُ أَسمَعُ الناسَ يَقُولُونَ شيئاً فأقُولُ))

''میں لوگوں کو کہتے سنتا تھا خود بھی کہتا تھا''۔

اس وقت ایک پکارنے والا آسمان سے پکارے گا کہ یہ جھوٹا ہے، اس کے لیے آگ کا بچھونا بچھاؤ اور آگ کا لباس پہناؤ، اور جہنم کی طرف ایک دروازہ کھول دو۔ اس کی گرمی اور لپٹ اس کو پہنچے گی، اور اس پر عذاب دینے کے لیے دو فرشتے مقرر ہوں گے، جو اندھے اور بہرے ہوں گے، ان کے ساتھ لوہے کا گُرز ہوگا کہ پہاڑ پر اگر مارا جائے تو خاک ہو جائے، اُس ہتوڑے سے اُس کو مارتے رہیں گے[1] نیز سانپ اور بچھو اسے عذاب پہنچاتے رہیں گے، نیز اعمال اپنے مناسب شکل پر متشکل ہو کر کتا یا بھیڑیا یا اور شکل کے بن کر اُس کو ایذا پہنچائیں گے، اور نیکوں کے اعمالِ حَسَنہ مقبول و محبوب صورت پر مُتَشکل ہو کر اُنس دیں گے[2]۔

عقیدہ (۹): عذابِ قبر حق ہے، اور یوہیں تنعیمِ قبر حق ہے[3] اور دونوں جسم و روح دونوں پر ہیں، جیسا کہ اوپر گزرا۔ جسم اگرچہ گل جائے، جل جائے، خاک ہو جائے، مگر اُس کے اجزائے اصلیہ قیامت تک باقی رہیں گے، وہ مَوردِ عذاب و ثواب ہوں گے[4] اور اُنہیں پر روزِ

۱...... "شرح الصدور"، باب فتنة القبر وسؤال منكر ونكير، ص١٣٥۔

"مشكاة المصابيح"، باب إثبات عذاب القبر، ص٢٥/٢٦.

۲......"إحياء علوم الدين"، الباب السابع في حقيقة الموت... إلخ، ج٥، ص٢٥٤.

۳......"اليواقيت"، البحث ٦٤ في بيان أنّ سؤال منكر ونكير... إلخ، ص٤١٧-٤٢١.

۴......یعنی عذاب و ثواب اِنہیں پر وارد ہوگا۔

قیامت دوبارہ ترکیبِ جسم فرمائی جائے گی، وہ کچھ ایسے باریک اجزاء ہیں ریڑھ کی ہڈی میں جس کو ''عَجْبُ الذَّنب'' کہتے ہیں، کہ نہ کسی خوردبین سے نظر آسکتے ہیں، نہ آگ اُنہیں جلا سکتی ہے، نہ زمین اُنہیں گلا سکتی ہے، وہی تُخمِ جسم ہیں۔ ولہٰذا روزِ قیامت روحوں کا اِعادہ اُسی جسم میں ہوگا، نہ جسمِ دیگر میں۔ بالائی زائد اجزاء کا گھٹنا بڑھنا جسم کو نہیں بدلتا، جیسا: بچہ کتنا چھوٹا پیدا ہوتا ہے، پھر کتنا بڑا ہو جاتا ہے، قوی ہیکل جوان بیماری میں گُھل کر کتنا حقیر رہ جاتا ہے، پھر نیا گوشت پوست آکر مثلِ سابق ہو جاتا ہے، اِن تبدیلیوں سے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ شخص بدل گیا، یوہیں روزِ قیامت کا عَود ہے[1] وہی گوشت اور ہڈیاں کہ خاک یا راکھ ہو گئے ہوں، اُن کے ذرّے کہیں بھی منتشر ہو گئے ہوں، ربّ عزّ وجل انہیں جمع فرما کر اُس پہلی ہیئت پر لاکر اُنہیں پہلے اجزائے اصلیہ پر کہ محفوظ ہیں، ترکیب دے گا، اور ہر رُوح کو اُسی جسمِ سابق میں بھیجے گا، اِس کا نام حشر ہے، عذاب و تنعیمِ قبر کا انکار وہی کرے گا جو گمراہ ہے[2]۔

عقیدہ (۱۰): مردہ اگر قبر میں دفن نہ کیا جائے تو جہاں پڑا رہ گیا یا پھینک دیا گیا، غرض کہیں ہو اُس سے وہیں سوالات ہوں گے، اور وہیں ثواب یا عذاب اُسے پہنچے گا، یہاں تک کہ جسے شیر کھا گیا تو شیر کے پیٹ میں سوال وثواب وعذاب جو کچھ ہو پہنچے گا[3]۔

مسئلہ: انبیاء علیہم السَّلام اور اولیائے کرام وعلمائے دین وشہداء وحافظانِ قرآن کہ قرآن مجید پر عمل کرتے ہوں، اور وہ جو منصبِ محبت پر فائز ہیں، اور وہ جسم جس نے کبھی اللہ عزّ وجل کی معصیت نہ کی، اور وہ کہ اپنے اوقات درود شریف میں مستغرق رکھتے ہیں اُن کے بدن کو مٹی نہیں کھا سکتی[4]۔ جو شخص انبیائے کرام علیہم السلام کی شان میں یہ خبیث کلمہ کہے کہ مَر کے مٹی میں مل گئے،

۱...... یعنی لَوٹ کر آنا ہے۔

۲...... "الیواقیت"، المبحث ٦٢، في بيان أنّ النفس باقية... إلخ، ص ٤١٢- ٤١٤۔

"النبراس"، البعث حق، ص ٢١٠۔ "الفتاوی الرضویۃ" (الجدیدۃ)، ج٩، ص ٦٥٨۔

"شرح العقائد النسفية"، مبحث عذاب القبر والبعث، ص ١٠١- ١٠٣۔

۳...... "النبراس"، مبحث عذاب القبر وثوابه، ص ٢١٠.

۴......"ابن ماجه"، كتاب الجنائز، باب ذكر وفاته ودفنه ﷺ، الحديث: ١٦٣٧، ص ٢٥٧٥، =

گمراہ، بددین، خبیث، مرتکبِ توہین ہے[1]۔

معاد وحشر کا بیان

بیشک زمین و آسمان اور جن و اِنس و مَلک سب ایک دن فنا ہونے والے ہیں، صرف ایک اللہ تعالیٰ کے لیے ہمیشگی و بقا ہے[2]۔ دنیا کے فنا ہونے سے پہلے چند نشانیاں ظاہر ہوں گی،

(۱) تین خسف ہوں گے یعنی آدمی زمین میں دھنس جائیں گے، ایک مشرق میں، دوسرا مغرب میں، تیسرا جزیرۂ عرب میں[3]۔

(۲) عِلم اُٹھ جائے گا یعنی علماء اُٹھا لیے جائیں گے، یہ مطلب نہیں کہ علماء تو باقی رہیں اور اُن کے دلوں سے علم محو کر دیا جائے[4]۔

(۳) جہل کی کثرت ہوگی۔

(۴) زنا کی زیادتی ہوگی[5] اور اِس بے حیائی کے ساتھ زنا ہوگا جیسے گدھے جُفتی کرتے ہیں[6] بڑے چھوٹے کسی کا لحاظ پاس نہ ہوگا۔

(۵) مرد کم ہوں گے اور عورتیں زیادہ، یہاں تک کہ ایک مرد کی سرپرستی میں پچاس عورتیں

= "اليواقيت"، المبحث ٦٢، في بيان أنّ النفس باقية... إلخ، ص٤١٣/٤١٤.

۱...... "الفتاوى الرضوية" (الجديدة)، ج١٥، ص١٩٦/١٩٧.

۲...... پ ٢٠، القصص: ٨٨، پ٢٧، الرحمن: ٢٦،٢٧.

۳......"صحيح مسلم"، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب في الآيات التي تكون قبل الساعة، الحديث: ٧٢٨٥، ص ١١٨٠/١١٨١، مختصراً.

۴......"صحيح البخاري"، كتاب العلم، باب كيف يقبض العلم، الحديث: ١٠٠، ص ١١، ملخّصاً.

۵...... "صحيح البخاري"، كتاب العلم، باب رفع العلم وظهور الجهل، الحديث: ٨٠، ص٩، ملتقطاً، "صحيح مسلم"، كتاب العلم، باب رفع العلم وقبضه، وظهور الجهل ... إلخ، الحديث: ٦٧٨٥، ص١١٤٣، ملتقطاً.

۶......"صحيح مسلم"، كتاب الفتن، باب ذكر الدجّال، الحديث: ٧٣٧٣، ص١١٨٧، ملخّصاً.

ہوں گی [1]۔

(۶) علاوہ اُس بڑے دجّال کے اورتیس دجّال ہوں گے، کہ وہ سب دعویٔ نبوت کریں گے [2] حالانکہ نبوت ختم ہوچکی [3] جن میں بعض گزرچکے، جیسے مسیلمہ کذّاب، طلیحہ بن خویلد، اسود عَنسی، سجاح عورت کہ بعد کو اسلام لے آئی، غلام احمد قادیانی وغیرہم۔ اور جو باقی ہیں، ضرور ہوں گے۔

(۷) مال کی کثرت ہوگی، نہرفرات اپنے خزانے کھول دے گی کہ وہ سونے کے پہاڑ ہوں گے [4]۔

(۸) ملکِ عرب میں کھیتی اور باغ اور نہریں جاری ہوجائیں گی [5]۔

(۹) دین پر قائم رہنا اتنا دشوار ہوگا جیسے مُٹھی میں انگارا لینا [6] یہاں تک کہ آدمی قبرستان میں جاکر تمنا کرے گا کہ کاش میں اِس قبر میں ہوتا [7]۔

(۱۰) وقت میں برکت نہ ہوگی، یہاں تک کہ سال مثل مہینے کے، اور مہینہ مثل ہفتہ کے، اور ہفتہ مثل دن کے، اور دن ایسا ہوجائے گا جیسے کسی چیز کو آگ لگی اور جلد بھڑک کر ختم ہوگئی [8] یعنی

۱...... المرجع السابق، كتاب العلم، باب رفع العلم وقبضه، وظهور الجهل ... إلخ، الحديث: ٦٧٨٦،ص١١٤٣، مختصراً.

۲......المرجع السابق، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب لا تقوم الساعة حتى تعبد ... إلخ، الحديث: ٧٣٤٢، ص١١٨٤.

۳...... من إفادات المصنف.

۴......"صحيح مسلم"، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب لا تقوم الساعة حتى يحسر الفرات ... إلخ، الحديث: ٧٢٧٤، ص١١٧٩، مختصراً.

۵......المرجع السابق، كتاب الزكاة، باب الترغيب في الصدقة قبل أن لا يوجد من يقبلها،الحديث: ٢٣٣٩، ص٨٣٧، مختصراً.

۶...... "جامع الترمذي"، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب الصابر على دينه في الفتن كالقابض على الجمر، الحديث: ٢٢٦٠، ص١٨٧٩، ملخّصاً.

۷...... "صحيح مسلم"، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب لا تقوم الساعة حتى يمرّ الرجل بقبر الرجل... إلخ، الحديث: ٧٣٠١، ص١١٨٢.

۸...... "شرح السنّة"، كتاب الفتن، باب الدجّال لعنة الله، الحديث: ٤١٥٩، ج٧، ص٤٤٢، وزاد الترمذي في سننه ما نصّه: ((يكون اليوم كالساعة، وتكون الساعة كالضرمة بالنّار)).

بہت جلد جلد وقت گزرے گا۔

(۱۱) زکوٰۃ دینا لوگوں پر گراں ہوگا کہ اس کو تاوان سمجھیں گے۔

(۱۲) علمِ دین پڑھیں گے، مگر دین کے لیے نہیں۔

(۱۳) مرد اپنی عورت کا مُطیع ہوگا[۱]۔

(۱۴) ماں باپ کی نافرمانی کرے گا۔

(۱۵) اپنے احباب سے میل جول رکھے گا اور باپ سے جدائی۔

(۱۶) مسجد میں لوگ چلّائیں گے۔

(۱۷) گانے باجے کی کثرت ہوگی۔

(۱۸) اَگلوں پر لوگ لعنت کریں گے، ان کو بُرا کہیں گے[۲]۔

(۱۹) درندے، جانور، آدمی سے کلام کریں گے، کوڑے کی پھنچی، جُوتے کا تسمہ کلام کرے گا، اُس کے بازار جانے کے بعد جو کچھ گھر میں ہوا بتائے گا، بلکہ خود انسان کی ران اُسے خبر دے گی[۳]۔

(۲۰) ذَلیل لوگ جن کو تَن کا کپڑا، پاؤں کی جوتیاں نصیب نہ تھیں، بڑے بڑے محلوں میں فخر کریں گے[۴]۔

(۲۱) دَجّال کا ظاہر ہونا کہ چالیس دن میں حرمَینِ طیّبین کے سوا تمام روئے زمین کا گشت کرے گا[۵]۔ چالیس دن میں پہلا دن سال بھر کے برابر ہوگا، اور دوسرا دن مہینے بھر کے برابر،

۱...... یعنی فرمانبردار ہوگا۔

۲...... "جامع الترمذي"، أبواب الفتن، باب ماجاء في علامة حلول المسخ والخسف، الحديث: ۲۲۱۱، ص۱۸۷٤، ملتقطاً.

۳...... "جامع الترمذي"، أبواب الفتن، باب ما جاء في كلام السباغ، الحديث: ۲۱۸۱، ص۱۸۷۱.

۴...... "صحيح مسلم"، كتاب الإيمان، باب بيان الإيمان والإسلام والإحسان ووجوب الإيمان ... إلخ، الحديث: ۹۳، ص٦۸۱.

۵...... "صحيح البخاري"، كتاب فضائل المدينة، باب لا يدخل الدجّال المدينة، الحديث: ۱۸۸۱، ص۱٤۷، مختصراً.

اور تیسرا دن ہفتہ کے برابر، اور باقی دن چوبیں گھنٹے کے ہوں گے، اور وہ بہت تیزی کے ساتھ سیر کرے گا، جیسے بادل جس کو ہَوا اڑاتی ہو۔ اُس کا فتنہ بہت شدید ہوگا، ایک باغ اور ایک آگ اُس کے ہمراہ ہوں گی، جن کا نام جنت و دوزخ رکھے گا، جہاں جائے گا یہ بھی جائیں گی، مگر وہ جو دیکھنے میں جنت معلوم ہوگی وہ حقیقۃً آگ ہوگی، اور جو جہنم دکھائی دے گا وہ آرام کی جگہ ہوگی[1]۔ اور وہ خدائی کا دعویٰ کرے گا، جو اُس پر ایمان لائے گا اُسے اپنی جنت میں ڈالے گا، اور جو انکار کرے گا اُسے جہنم میں داخل کرے گا، مُردے جِلائے[2] گا[3] زمین کو حکم دے گا وہ سبزے اُگائے گی، آسمان سے پانی برسائے گا، اور اُن لوگوں کے جانور لمبے چوڑے خوب تیار اور دودھ والے ہو جائیں گے، اور ویرانے میں جائے گا تو وہاں کے دفینے شہد کی مکھیوں کی طرح دَل کے دَل[4] اس کے ہمراہ ہو جائیں گے، اِسی قسم کے بہت سے شُعبدے[5] دکھائے گا[6] اور حقیقت میں یہ سب جادو کے کرشمے ہوں گے، اور شیاطین کے تماشے، جن کو واقعیت سے کچھ تعلق نہیں، اِسی لیے اُس کے وہاں سے جاتے ہی لوگوں کے پاس کچھ نہ رہے گا۔ حرمین شریفین میں جب جانا چاہے گا ملائکہ اس کا منہ پھیر دیں گے[7]۔ البتہ مدینہ طیّبہ میں تین زلزلے آئیں گے[8] کہ وہاں جو لوگ بظاہر مسلمان بنے ہوں گے اور دل میں کافر ہوں گے، اور وہ جو علمِ الٰہی میں دَجّال پر ایمان لاکر کافر ہونے والے ہیں، اُن زلزلوں کے خوف سے شہر سے باہر بھاگیں گے، اور اُس کے فتنہ میں

۱......"صحیح مسلم"، کتاب الفتن، باب في صفۃ الدجال، وتحریم المدینۃ علیہ، وقتلہ المؤمن... إلخ، الحدیث: ۷۳۷۷، ص۱۱۸۷، مختصراً.

۲......زندہ کرے۔

۳......"صحیح مسلم"، کتاب الفتن، باب في صفۃ الدجّال، وتحریم المدینۃ علیہ... إلخ، الحدیث: ۷۳۷۵، ص۱۱۸۷، ملخّصاً.

۴......ڈھیر کے ڈھیر۔

۵......جادو کے کھیل۔

۶......"صحیح مسلم"، کتاب الفتن، باب في ذکر الدجّال، الحدیث: ۷۳۷۳، ص۱۱۸۶، ملتقطاً.

۷......المرجع السابق، باب قصۃ الجسّاسۃ، الحدیث: ۷۳۸۶، ص۱۱۸۹، ملخّصاً.

۸......المرجع السابق، باب قصۃ الجسّاسۃ، الحدیث: ۷۳۹۰، ص۱۱۸۹، ملخّصاً.

مبتلا ہوں گے۔ دَجّال کے ساتھ یہود کی فوجیں ہوں گی[۱] اُس کی پیشانی پر لکھا ہوگا ''ک، ف، ر'' یعنی کافر، جس کو ہر مسلمان پڑھے گا[۲]۔ اور کافر کو نظر نہ آئے گا[۳] جب وہ ساری دنیا میں پِھر پِھرا کر ملکِ شام کو جائے گا، اُس وقت حضرت مسیح علیہ السلام[۴] آسمان سے جامع مسجد دمشق کے شَرقی مینارہ پر نُزُول فرمائیں گے، صبح کا وقت ہوگا، نمازِ فجر کے لیے اِقامت ہوچکی ہوگی، حضرت امام مَہدی کو کہ اُس جماعت میں موجود ہوں گے امامت کا حکم دیں گے، حضرت امام مَہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھائیں گے، وہ لعین دَجّال حضرت عیسیٰ علیہ السَّلام کی سانس کی خوشبو سے پگھلنا شروع ہوگا جیسے پانی میں نمک گھلتا ہے، اور اُن کی سانس کی خوشبو حدِ بصر[۵] تک پہنچے گی، وہ بھاگے گا، یہ تعاقب فرمائیں گے، اور اُس کی پیٹھ میں نیزہ ماریں گے، اُس سے وہ جہنم واصل ہوگا[۶]۔

(۲۲) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نُزُول فرمانا:

اِس کی مختصر کیفیت اوپر معلوم ہوچکی، آپ کے زمانہ میں مال کی کثرت ہوگی، یہاں تک کہ اگر کوئی شخص دوسرے کو مال دے گا تو وہ قبول نہ کرے گا، نیز اُس زمانہ میں عداوت وبغض وحسد آپس میں بالکل نہ ہوگا۔ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام صلیب[۷] توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے، تمام اہلِ کتاب جو قتل سے بچیں گے سب اُن پر ایمان لائیں گے[۸] تمام جہان میں دین ایک

۱...... "صحيح مسلم"، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب في بقية من أحاديث الدجّال، الحديث ٧٣٩٢، ص١١٨٩، مختصراً.

۲......المرجع السابق، باب في ذكر الدجّال، الحديث ٧٣٦٥، ص١١٨٦، ملتقطاً.

۳...... "شرح صحيح مسلم" للنووي، ج٢، ص٤٠٠.

۴......حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔

۵......نظر کی انتہا۔

۶...... "سنن ابن ماجه"، أبواب الفتن، باب فتنة الدجّال وخروج عيسى ابن مريم ... إلخ، الحديث: ٤٠٧٥، ٤٠٧٧، ص٢٧٢٣/ ٢٧٢٤، مختصراً.

۷......وہ لکڑی جس پر عیسائیوں کے گمان کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی دی گئی، عیسائیوں کا مقدّس نشان۔

۸...... "صحيح مسلم"، كتاب الإيمان، باب نزول عيسى ابن مريم حاكماً... إلخ، الحديث: ٣٨٩، ٣٩١، ص٧٠٣/ ٧٠٤، ملتقطاً.

دینِ اسلام ہو گا[1] اور مذہب[2] ایک مذہب اہلِ سنّت ۔ بچے سانپ سے کھیلیں گے[3] اور شیر اور بکری ایک ساتھ چَریں گے، چالیس برس تک اِقامت فرمائیں گے، نکاح کریں گے، اولاد بھی ہوگی، بعدِ وفات روضۂ انور میں دفن ہونگے[4]۔

(۲۳) حضرت امام مَہدی کا ظاہر ہونا:

اِس کا اِجمالی واقعہ یہ ہے کہ دنیا میں جب سب جگہ کفر کا تسلط ہوگا اُس وقت تمام اَبدال[5] بلکہ تمام اولیاء سب جگہ سے سمٹ کر حرمین شریفین کو ہجرت کر جائیں گے، صرف وہیں اسلام رہے گا[6] اور ساری زمین کفرستان ہو جائے گی، رمضان شریف کا مہینہ ہوگا، اَبدال طوافِ کعبہ میں مصروف ہوں گے، اور حضرت امام مَہدی بھی وہاں ہوں گے، اولیاء اُنہیں پہچانیں گے، اُن سے درخواستِ بیعت کریں گے، وہ انکار کریں گے دفعۃً غیب سے ایک آواز آئے گی:

هٰذَا خَلِيفَةُ اللّٰهِ الْمَهْدِيُّ فَاسْمَعُوْا لَهٗ وَأَطِيْعُوْهُ

''یہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے، اس کی بات سُنو اور اس کا حکم مانو''۔

تمام لوگ اُن کے دستِ مبارک پر بیعت کریں گے[7]۔ وہاں سے سب کو اپنے ہمراہ لے

1...... "سنن ابن ماجه"، كتاب الفتن، باب فتنة الدجّال و خروج عيسى ... إلخ، الحديث ٤٠٧٧، ص ٢٧٢٤، ملخّصاً.

2...... طریقہ ومَشرب۔

3...... "سنن ابن ماجه"، كتاب الفتن، باب فتنة الدجّال و خروج عيسى... إلخ، الحديث ٤٠٧٧، ص ٢٧٢٤، مختصراً.

4...... "مرقاة المفاتيح"، كتاب الفتن، باب نزول عيسى عليه السلام، الفصل الثالث، الحديث ٥٥٠٨، ج٩ ص ٤٤٣، مختصراً.

5...... اولیاء اللہ کا وہ گروہ جس کے سپرد دنیا کا انتظام ہے اور یہ صالحین کی وہ جماعت ہے جن سے دنیا کبھی خالی نہیں رہتی۔

6...... "صحيح مسلم"، كتاب الإيمان، باب بيان أنّ الإسلام بدأ غريباً و سيعود غريباً... إلخ، الحديث ٣٧٣، ص ٧٠٢، ملتقطاً۔

"الحاوي للفتاوى"، العرف الوردي في أخبار المَهدي، ج٢، ص٩٨/٩٩، ملخّصاً.

7...... "الحاوي للفتاوى"، العرف الوردي في أخبار المَهدي، ج٢، ص ٧١، ٧٣، ٨٩، ٩١، ملخّصاً۔

کر ملکِ شام کو تشریف لے جائیں گے [1]۔ بعد قتلِ دَجّال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حکمِ الٰہی ہوگا کہ مسلمانوں کو کوہِ طور پر لے جاؤ؛ اس لیے کہ کچھ ایسے لوگ ظاہر کیے جائیں گے جن سے لڑنے کی کسی کو طاقت نہیں۔

(۲۴) **یاجُوج و ماجُوج کا خروج:** مسلمانوں کے کوہِ طور پر جانے کے بعد یاجُوج و ماجُوج ظاہر ہوں گے، یہ اس قدر کثیر ہوں گے کہ ان کی پہلی جماعت بُحیرۂ طَبَرِیَہ [2] پر (جس کا طول دس میل ہوگا) جب گزرے گی اُس کا پانی پی کر اس طرح سُکھا دے گی کہ دوسری جماعت بعد والی جب آئے گی تو کہے گی کہ یہاں کبھی پانی نہ تھا [3]۔ پھر دنیا میں فساد وقتل وغارت سے جب فرصت پائیں گے تو کہیں گے کہ زمین والوں کو تو قتل کرلیا، آؤ اب آسمان والوں کو قتل کریں، یہ کہہ کر اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے، خدا کی قدرت کہ اُن کے تیر اوپر سے خون آلودہ گریں گے [4]۔ یہ اپنی اِنہی حرکتوں میں مشغول ہوں گے اور وہاں پہاڑ پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام مع اپنے ساتھیوں کے محصور ہوں گے، یہاں تک کہ اُن کے نزدیک گائے کے سر کی وہ وقعت ہوگی جو آج تمہارے نزدیک سو (۱۰۰) اشرفیوں کی نہیں، اُس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام مع اپنے ہمراہیوں کے دُعا فرمائیں گے، اللہ تعالیٰ اُن کی گردنوں میں ایک قسم کے کیڑے پیدا کردے گا کہ ایک دَم میں وہ سب کے سب مر جائیں گے، اُن کے مرنے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام پہاڑ سے اُتریں گے، دیکھیں گے کہ تمام زمین اُن کی لاشوں اور بدبُو سے بھری پڑی ہے، ایک بالشت بھی زمین خالی نہیں،

۱...... "الحاوي للفتاوى"، العرف الوردي في أخبار المَهدى، ج۲، ص۸۹، ملخّصاً.

۲...... یہ ایک چھوٹا دریا ہے، جس میں بہُت سی نہروں کا اضافی پانی جمع ہوتا ہے اور ''اُردن'' کے لوگ اس سے سیراب ہوتے ہیں، اِس بحیرہ طبریہ اور ''بیت المقدس'' کے درمیان تقریباً پچاس میل کا فاصلہ ہے۔

(''معجم البلدان''، ج۱، ص۲۷۹)۔

۳...... "صحيح مسلم"، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب ذكر الدجّال، الحديث: ۷۳۷۳، ص۱۱۸۷، مختصراً.

۴...... "سنن ابن ماجه"، أبواب الفتن، باب فتنة الدجّال وخروج عيسى ابن مريم وخروج يأجوج مأجوج، الحديث: ۴۰۷۹، ص۲۷۲۴، مختصراً.

اُس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام مع ہمراہیوں کے پھر دُعا کریں گے، اللہ تعالیٰ ایک قسم کے پرند بھیجے گا کہ وہ انکی لاشوں کو جہاں اللہ چاہے گا پھینک آئیں گے، اور اُن کے تیر وکمان وتَرکش (۱) کو مسلمان سات برس تک جلائیں گے، پھر اُس کے بعد بارش ہوگی کہ زمین کو ہموار کر چھوڑے گی، اور زمین کو حکم ہوگا کہ اپنے پھلوں کو اُگا اور اپنی برکتیں اُگل دے (۲)، اور آسمان کو حکم ہوگا کہ اپنی برکتیں اُنڈیل دے، تو یہ حالت ہوگی کہ ایک انار کو ایک جماعت کھائے گی، اور اُس کے چھلکے کے سایہ میں دس آدمی بیٹھیں گے، اور دودھ میں یہ برکت ہوگی کہ ایک اونٹنی کا دودھ جماعت کو کافی ہو گا، اور ایک گائے کا دودھ قبیلہ بھر کو، اور ایک بکری کا خاندان بھر کو کفایت کرے گا (۳)۔

(۲۵) دُھواں ظاہر ہوگا: جس سے زمین سے آسمان تک اندھیرا ہو جائے گا (۴)۔

(۲۶) دابۃ الارض کا نکلنا: یہ ایک جانور ہے، اِس کے ہاتھ میں عصائے موسیٰ اور انگشتریٔ سلیمان علیہما السلام ہوگی، عصا سے ہر مسلمان کی پیشانی پر ایک نورانی نشان بنائے گا اور انگشتری سے ہر کافر کی پیشانی پر ایک سخت سیاہ دھبّا، اُس وقت تمام مسلم وکافر علانیہ ظاہر ہوں گے (۵)۔ یہ علامت کبھی نہ بدلے گی، جو کافر ہے ہرگز ایمان نہ لائے گا، اور جو مسلمان ہے ہمیشہ ایمان پر قائم رہے گا۔

(۲۷) آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا: اِس نشانی کے ظاہر ہوتے ہی توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا، اُس وقت کا اسلام معتبر نہیں (۶)۔

۱......تیردان، تیر رکھنے کا خانہ۔

۲......"جامع الترمذي"، أبواب الفتن، باب ما جاء في فتنة الدجّال، الحديث: ۲۲٤۰، ص۱۸۷۷، ملتقطاً.

۳......"صحيح مسلم"، كتاب الفتن وأشراط الساعة، ذكر الدجّال، الحديث: ۷۳۷۳، ص۱۱۸٦، ملخصاً.

۴......"مرقاة المفاتيح"، كتاب الفتن، باب العلامات بين يدي الساعة وذكر الدجّال، ج۹، ص۳٦٦، ملخصاً.

۵......"سنن ابن ماجه"، كتاب الفتن، باب دابّة الأرض، الحديث: ٤۰٦٦، ص۲۷۲۲.

٦......المرجع السابق، باب طلوع الشمس من مغربها، الحديث: ٤۰۷۰.

(۲۸) وفاتِ سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے ایک زمانہ کے بعد جب قیامِ قیامت[1] کو صرف چالیس برس رہ جائیں گے، ایک خوشبودار ٹھنڈی ہوا چلے گی، جو لوگوں کی بغلوں کے نیچے سے گزرے گی، جس کا اثر یہ ہوگا کہ مسلمان کی روح قبض ہو جائے گی، اور کافر ہی کافر رہ جائیں گے، اور اُنہیں پر قیامت قائم ہوگی[2]۔

یہ چند نشانیاں بیان کی گئیں، اِن میں بعض واقع ہوچکیں اور کچھ باقی ہیں، جب نشانیاں پوری ہولیں گی اور مسلمانوں کی بغلوں کے نیچے سے وہ خوشبودار ہوا گزر لے گی جس سے تمام مسلمانوں کی وفات ہو جائے گی، اس کے بعد پھر چالیس برس کا زمانہ ایسا گزرے گا کہ اس میں کسی کے اولاد نہ ہوگی، یعنی چالیس برس سے کم عُمر کا کوئی نہ رہے گا اور دنیا میں کافر ہی کافر ہوں گے، اللہ کہنے والا کوئی نہ ہوگا[3] کوئی اپنی دیوار لیستا[4] ہوگا، کوئی کھانا کھاتا ہوگا، غرض لوگ اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہوں گے کہ دفعۃً[5] حضرت اسرافیل علیہ السلام کو صُور پھُونکنے کا حکم ہوگا، شروع شروع میں اس کی آواز بہت باریک ہوگی اور رفتہ رفتہ بہت بلند ہو جائے گی، لوگ کان لگا کر اس کی آواز سُنیں گے اور بے ہوش ہوکر گر پڑیں گے اور مر جائیں گے[6] آسمان، زمین، پہاڑ، یہاں تک کہ صُور اور اسرافیل اور تمام ملائکہ فنا ہو جائیں گے، اُس وقت سوا اُس واحدِ حقیقی کے کوئی نہ ہوگا، وہ فرمائے گا:

﴿لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ﴾[7]...؟!

۱......قیامت قائم ہونے۔

۲...... "صحيح مسلم"، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب ذكر الدجّال، الحديث ۷۳۷۳، ص۱۱۸۷، ملتقطاً.

۳......المرجع السابق، كتاب الإيمان، باب ذهاب الإيمان آخر الزمان، الحديث:۳۷۵، ص۷۰۲، ملخّصاً.

۴......پلستر کرتا۔ ۵......اچانک۔

۶......"صحيح مسلم"، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب في خروج الدجّال ومكثه في الأرض... إلخ، الحديث: ۷۳۸۱، ص۱۱۸۸، ملتقطاً. ۷......پ ۲٤، غافر: ١٦۔

آج کس کی بادشاہت ہے...؟! کہاں ہیں جبّارین...؟! کہاں ہیں متکبرین...؟! مگر ہے کون جو جواب دے، پھر خود ہی فرمائے گا۔

﴿لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ﴾(۱)

''صرف اللہ واحد قہار کی سلطنت ہے''۔

پھر جب اللہ تعالیٰ چاہے گا اسرافیل کو زندہ فرمائے گا، اور صُور کو پیدا کر کے دوبارہ پھُونکنے کا حکم دے گا، صور پھونکتے ہی تمام اوّلین و آخرین، ملائکہ و اِنس وجن وحیوانات موجود ہو جائیں گے(۲) سب سے پہلے حضورانور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم قبر مبارک سے یوں برآمد ہونگے کہ دَہنے ہاتھ میں صدیقِ اکبر کا ہاتھ، بائیں ہاتھ میں فاروقِ اعظم کا ہاتھ رضی اللہ تعالیٰ عنہما، پھر مکہ معظّمہ و مدینہ طیبہ کے مقابر میں جتنے مسلمان دفن ہیں سب کو اپنے ہمراہ لے کر میدانِ حشر میں تشریف لے جائیں گے(۳)۔

عقیدہ (۱): قیامت بیشک قائم ہوگی، اس کا انکار کرنے والا کافر ہے(۴)۔

عقیدہ (۲): حشر صرف رُوح کا نہیں، بلکہ روح وجسم دونوں کا ہے، جو کہے صرف روحیں اٹھیں گی جسم زندہ نہ ہوں گے، وہ بھی کافر ہے(۵)۔

عقیدہ (۳): دنیا میں جو رُوح جس جسم کے ساتھ متعلق تھی اُس رُوح کا حشر اُسی جسم میں

۱...... "صحيح مسلم"، كتاب صفات المنافقين وأحكامهم، الحديث: ۷۰۵۱، ص۱۱۶٤، ملخّصاً۔

"شعب الإيمان"، باب في حشر الناس بعد ما يبعثون من قبورهم، فصل في صفة يوم القيامة، الحديث: ۳۵۳ ، ج۱، ص۳۱۲/۳۱۳، ملخّصاً.

۲...... "شعب الإيمان"، باب في حشر الناس بعد ما يبعثون من قبورهم، فصل في صفة يوم القيامة، الحديث: ۳۵۳ ، ج۱، ص۳۱۳، ملخّصاً.

۳......"جامع الترمذي"، أبواب المناقب، باب أنا أوّل من تنشقّ عنه الأرض، ثم أبو بكر وعمر، الحديث: ۳٦۹۲، ص۲۰۳۲، "مرقاة المفاتيح"، كتاب صفة القيامة والجنّة والنّار، باب الحشر، الفصل الأوّل، ج۹، ص ٤۷۳، ملخّصاً.

۴...... "شرح الفقه الأكبر" لملاّ علي القاري، فصل في المرض والموت، والقيامة، ص۱۹۵، ملخّصاً.

۵......المرجع السابق، الإيمان بالبعث بعد الموت، ص۱۲/۱۳، ملخّصاً.

ہوگا، یہ نہیں کہ کوئی نیا جسم پیدا کر کے اس کے ساتھ روح متعلق کر دی جائے [1]۔

عقیدہ (۴): جسم کے اجزاء اگرچہ مرنے کے بعد متفرق ہو گئے، اور مختلف جانوروں کی غذا ہو گئے ہوں، مگر اللہ تعالیٰ ان سب اجزاء کو جمع فرما کر قیامت کے دن اٹھائے گا [2] قیامت کے دن لوگ اپنی اپنی قبروں سے ننگے بدن، ننگے پاؤں، ناختنہ شُدہ اٹھیں گے [3] کوئی پیدل، کوئی سوار، اور ان میں بعض تنہا سوار ہوں گے، اور کسی سواری پر دو، کسی پر تین، کسی پر چار، کسی پر دس ہوں گے [4]۔ کافر منہ کے بل چلتا ہوا میدانِ حشر کو جائے گا [5] کسی کو ملائکہ گھسیٹ کر لے جائیں گے، کسی کو آگ جمع کرے گی [6]۔ یہ میدانِ حشر ملکِ شام کی زمین پر قائم ہوگا [7]۔ زمین ایسی ہموار ہوگی کہ اِس کنارہ پر رائی کا دانہ گر جائے تو دوسرے کنارے سے دکھائی دے، اُس دن زمین تانبے کی ہوگی، آفتاب ایک میل کے فاصلہ پر ہوگا۔ راویٔ حدیث نے فرمایا: معلوم نہیں میل سے مراد سُرمہ کی سلائی ہے یا میلِ مُسافت، اگر میل مسافت [8] بھی ہو تو کیا بہت فاصلہ ہے...؟! کہ اب چار ہزار برس کی راہ کے فاصلہ پر ہے، اور اِس طرف آفتاب کی پیٹھ ہے، پھر بھی جب سر کے مقابل آجاتا ہے گھر سے باہر نکلنا دشوار ہو جاتا ہے، اُس وقت کہ ایک میل کے فاصلہ پر ہوگا، اور اُس کا منہ اِس طرف کو ہوگا، تپش اور گرمی کا کیا پوچھنا...؟! اور اَب مٹی کی زمین ہے، مگر

۱...... المرجع السابق.　　۲...... "شرح العقائد النسفيّة"، مبحث البعث، ص۱۰۲۔

۳...... "صحيح مسلم"، كتاب الجنّة وصفة نعيمها وأهلها، باب النار يدخلها الجبارون... إلخ، الحديث: ۷۱۹۸، ص۱۱۷٤، مختصراً.

۴...... المرجع السابق، الحديث: ۷۲۰۲.

۵...... المرجع السابق، كتاب صفات المنافقين وأحكامهم، يحشر الكافر على وجهه، الحديث ۷۰۸۷، ص۱۱٦٦، ملخّصاً.

٦...... "مشكاة المصابيح"، كتاب صفة القيامة، باب الحشر، الفصل الثالث، الحديث ٥٥٤۸، ج۳، ص۲۰۲، مختصراً.

۷...... "كنز العمّال في سنن الأقوال والأفعال"، كتاب القيامة/ قسم الأقوال، الجزء۱٤، ص۱٥٥، ملخّصاً.

۸...... "صحيح مسلم"، كتاب الجنّة وصفة نعيمها وأهلها، باب في صفة يوم القيامة، أعاننا اللّٰه على أهواله، الحديث: ۷۲۰٦، ص۱۱۷٤، ملتقطاً.

گرمیوں کی دھوپ میں زمین پر پاؤں نہیں رکھا جاتا، اُس وقت جب تانبے کی ہوگی، اور آفتاب کا اتنا قرب ہوگا، اُس کی تپش کون بیان کرسکے...؟! اللہ پناہ میں رکھے، بھیجے کھولتے ہوں گے، اور اس کثرت سے پسینہ نکلے گا کہ ستّر گز زمین میں جذب ہوجائے گا[1] پھر جو پسینہ زمین نہ پی سکے گی وہ اوپر چڑھے گا، کسی کے ٹخنوں تک ہوگا کسی کے گھٹنوں تک، کسی کے کمر، کسی کے سینہ، کسی کے گلے تک، اور کافر کے تو منہ تک چڑھ کر مثلِ لگام کے جکڑ جائے گا، جس میں وہ ڈبکیاں کھائے گا[2]۔ اس گرمی کی حالت میں پیاس کی جو کیفیت ہوگی محتاجِ بیان نہیں، زبانیں سُوکھ کر کانٹا ہوجائیں گی، بعضوں کی زبانیں منہ سے باہر نکل آئیں گی، دل اُبل کر گلے کو آجائیں گے، ہر مُبتلا بقدرِ گناہ تکلیف میں مبتلا کیا جائے گا جس نے چاندی سونے کی زکوٰۃ نہ دی ہوگی اُس مال کو خوب گرم کرکے اُس کی کروٹ اور پیشانی اور پیٹھ پر داغ کریں گے[3] جس نے جانوروں کی زکوٰۃ نہ دی ہوگی اس کے جانور قیامت کے دن خوب طیار ہوکر آئیں گے، اور اس شخص کو وہاں لٹائیں گے، اور وہ جانور اپنے سینگوں سے مارتے اور پاؤں سے روندتے اُس پر گزریں گے، جب سب اسی طرح گزر جائیں گے پھر اُدھر سے واپس آکر یوہیں اُس پر گزریں گے، اسی طرح کرتے رہیں گے، یہاں تک کہ لوگوں کا حساب ختم ہو[4] وعلی ہذا القیاس، پھر باوجود ان مصیبتوں کے کوئی کسی کا پُرسانِ حال نہ ہوگا، بھائی سے بھائی بھاگے گا، ماں باپ اولاد سے پیچھا چھڑائیں گے، بی بی بچے الگ جان چُرائیں گے[5] ہر ایک اپنی اپنی مصیبت میں گرفتار، کون کس کا مددگار ہوگا...! حضرت

۱...... "صحيح البخاري"، كتاب الرقاق، باب قول الله تعالى: ﴿أَلَا يَظُنُّ أُولَٰٓئِكَ أَنَّهُم مَّبۡعُوثُونَ... إلخ﴾، الحديث: ٦٥٣٢، ص٥٤٨، مختصراً.

۲...... "المسند" للإمام أحمد، مسند الشاميين، حديث عقبة بن عامر الجهني، الحديث: ١٧٤٤٤، ج٦، ص١٤٦، ملتقطاً۔

"تاريخ بغداد أو مدينة السلام"، في ترجمة: ٦٣٩١، علي بن عبدالملك، ج١٢، ص٢٧، مختصراً.

۳...... "صحيح مسلم"، كتاب الزكاة، باب إثم مانع الزكاة، الحديث: ٢٢٩٠، ص٨٣٣، مختصراً.

۴...... المرجع السابق، باب تغليظ عقوبة من لا يؤدّي الزكاة، الحديث: ٢٣٠٠، ص ٨٣٤.

۵...... پ ٣٠، عبس: ٣٤۔ ٣٦.

آدم علیہ السلام کو حکم ہوگا، اے آدم! دوزخیوں کی جماعت الگ کر، عرض کریں گے کتنے میں سے کتنے؟ ارشاد ہوگا ہر ہزار سے نوسو ننانوے، یہ وہ وقت ہوگا کہ بچے مارے غم کے بُوڑھے ہو جائیں گے، حمل والی کا حمل ساقط ہو جائے گا، لوگ ایسے دکھائی دیں گے کہ نشہ میں ہیں، حالانکہ نشہ میں نہ ہوں گے، ولیکن اللہ کا عذاب بہت سخت ہے[1] غرض کس کس مصیبت کا بیان کیا جائے، ایک ہو، دو ہوں، سو ہوں، ہزار ہوں تو کوئی بیان بھی کرے، ہزار ہا مصائب اور وہ بھی ایسے شدید کہ الاماں الاماں...! اور یہ سب تکلیفیں دو چار گھنٹے، دو چار دن، دو چار ماہ کی نہیں، بلکہ قیامت کا دن کہ پچاس ہزار برس کا ایک دن ہوگا[2] قریب آدھے کے گزر چکا ہے اور ابھی تک اہلِ محشر اسی حالت میں ہیں۔ اب آپس میں مشورہ کریں گے کہ کوئی اپنا سفارشی ڈھونڈنا چاہیے کہ ہم کو اِن مصیبتوں سے رہائی دلائے، ابھی تک تو یہی نہیں پتا چلتا ہے کہ آخر کدھر کو جانا ہے، یہ بات مشورے سے قرار پائے گی کہ حضرت آدم علیہ السلام ہم سب کے باپ ہیں، اللہ تعالیٰ نے اِن کو اپنے دستِ قدرت سے بنایا، اور جنت میں رہنے کو جگہ دی[3] اور مرتبۂ نبوت سے سرفراز فرمایا، اُنکی خدمت میں حاضر ہونا چاہیے، وہ ہم کو اِس مصیبت سے نجات دلائیں گے۔ غرض اُفتاں وخیزاں کس کس مشکل سے اُن کے پاس حاضر ہوں گے، اور عرض کریں گے: اے آدم! آپ ابوالبشر ہیں، اللہ عزوجل نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے بنایا، اور اپنی چُنی ہوئی روح آپ میں ڈالی، اور ملائکہ سے آپ کو سجدہ کرایا، اور جنت میں آپ کو رکھا، تمام چیزوں کے نام آپ کو سکھائے، آپ کو صفی کیا، آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حالت میں ہیں...؟! آپ ہماری شفاعت کیجیے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے نجات دے۔ فرمائیں گے: میرا یہ مرتبہ نہیں[4] مجھے آج اپنی جان کی فکر ہے، آج ربّ عزوجل نے ایسا غضب فرمایا ہے کہ نہ پہلے کبھی ایسا غضب فرمایا، نہ آئندہ فرمائے، تم کسی اَور کے پاس جاؤ! لوگ

۱...... "صحیح البخاري"، كتاب أحاديث الأنبياء، باب قصة يأجوج ومأجوج، الحديث: ۳۳۴۸، ص ۲۷۱، مختصراً.

۲...... پ۲۹، المعارج: ۳.

۳...... "صحیح البخاري"، كتاب أحاديث الأنبياء، باب: الأرواح جنود مجندة، الحديث: ۳۳۴۰، ص ۲۶۹، ملخصاً.

۴...... المرجع السابق، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالى: ﴿وُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ... إلخ﴾، الحديث: ۷۴۴۰، ص ۶۲۰، مختصراً.

عرض کریں گے: آخر کس کے پاس ہم جائیں...؟ فرمائیں گے: نُوح کے پاس جاؤ؛ کہ وہ پہلے رسول ہیں کہ زمین پر ہدایت کے لیے بھیجے گئے، لوگ اِسی حالت میں حضرت نُوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور اُن کے فضائل بیان کرکے عرض کریں گے کہ: آپ اپنے ربّ کے حضور ہماری شفاعت کیجیے کہ وہ ہمارا فیصلہ کردے، یہاں سے بھی وہی جواب ملے گا کہ میں اس لائق نہیں، مجھے اپنی پڑی ہے، تم کسی اَور کے پاس جاؤ! عرض کریں گے کہ: آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں...؟ فرمائیں گے: تم ابراہیم خلیل اللہ کے پاس جاؤ؛ کہ اُن کو اللہ تعالیٰ نے مرتبۂ خلّت سے ممتاز فرمایا ہے، لوگ یہاں حاضر ہوں گے، وہ بھی یہی جواب دیں گے کہ میں اِس کے قابل نہیں، مجھے اپنا اندیشہ ہے۔ مختصر یہ کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی خدمت میں بھیجیں گے، وہاں بھی وہی جواب ملے گا، پھر موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے پاس بھیجیں گے، وہ بھی یہی فرمائیں گے کہ میرے کرنے کا یہ کام نہیں، آج میرے ربّ نے وہ غضب فرمایا ہے کہ ایسا نہ کبھی فرمایا نہ فرمائے، مجھے اپنی جان کا ڈر ہے، تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ، لوگ عرض کریں گے: آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں؟ فرمائیں گے: تم اُن کے حضور حاضر ہو جن کے ہاتھ پر فتح رکھی گئی! جو آج بے خوف ہیں، اور وہ تمام اولادِ آدم کے سردار ہیں، تم محمد صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہو! وہ خاتم النبیین ہیں، وہ آج تمہاری شفاعت فرمائیں گے، اُنہیں کے حضور حاضر ہو، وہ یہاں تشریف فرما ہیں۔ اب لوگ پھرتے پھراتے، ٹھوکریں کھاتے، روتے چلّاتے، دُہائی دیتے حاضرِ بارگاہِ بے کس پناہ ہوکر عرض کریں گے: اے محمد صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم! اے اللہ کے نبی! حضور کے ہاتھ پر اللہ عزوجل نے فتحِ باب رکھا ہے، آج حضور مطمئن ہیں، اِن کے علاوہ اَور بہت سے فضائل بیان کرکے عرض کریں گے: حضور ملاحظہ تو فرمائیں! ہم کس مصیبت میں ہیں! اور کس حال کو پہنچے! حضور بارگاہِ خداوندی میں ہماری شفاعت فرمائیں، اور ہم کو اس آفت سے نجات دلوائیں (1)۔ جواب میں ارشاد فرمائیں گے:

1...... المرجع السابق، كتاب التفسير، باب: ﴿ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا شَكُورًا﴾، الحديث: ٤٧١٢، ص ٣٩٣، ملخصاً.

((أَنَا لَهَا))(١) میں اس کام کے لیے ہوں، ((أَنَا صَاحِبُكُمْ))(٢) میں ہی وہ ہوں جسے تم تمام جگہ ڈھونڈ آئے، یہ فرما کر بارگاہِ عزّت میں حاضر ہوں گے اور سجدہ کریں گے، ارشاد ہوگا:

((يَامُحَمَّدُ! ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَه وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ))(٣)

''اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو، تمہاری بات سنی جائے گی، اور مانگو جو کچھ مانگو گے ملے گا، اور شفاعت کرو، تمہاری شفاعت مقبول ہے''۔

دوسری روایات میں ہے:

((وَقُلْ! تُطَعْ))

''فرماؤ! تمہاری اطاعت کی جائے''۔

پھر تو شفاعت کا سلسلہ شروع ہو جائے گا، یہاں تک کہ جس کے دل میں رائی کے دانہ سے کم سے کم بھی ایمان ہوگا اس کے لیے بھی شفاعت فرما کر اُسے جہنم سے نکالیں گے، یہاں تک کہ جو سچے دل سے مسلمان ہوا اگرچہ اس کے پاس کوئی نیک عمل نہیں ہے، اسے بھی دوزخ سے نکالیں گے(٤)۔ اَب تمام انبیاء اپنی امّت کی شفاعت فرمائیں گے(٥)، اولیائے کرام، شہداء، علماء،

١...... "المسند" للإمام أحمد، مسند عبد الله بن عباس بن عبد المطلب عن النبي ﷺ، الحديث: ٢٥٤٦، ج١، ص٦٠٤، مختصراً.

٢...... "المعجم الكبير" للطبراني، أبو عثمان النهدي عن سلمان رضي الله تعالى عنه، عاصم بن سلمان الأحول... إلخ، الحديث: ٦١١٧، ج٦، ص٢٤٨، مختصراً.

٣...... "صحيح البخاري"، كتاب التوحيد، باب كلام الربّ تعالى يوم القيامة مع الأنبياء وغيرهم، الحديث: ٧٥١٠، ص٦٢٦، مختصراً،

"صحيح مسلم"، كتاب الإيمان، باب أدنى اهل الجنّة منزلة فيها، الحديث: ٤٧٥، ص٧١٤، مختصراً.

٤...... "صحيح البخاري"، كتاب التوحيد، باب كلام الربّ تعالى يوم القيامة مع الأنبياء وغيرهم، الحديث: ٧٥١٠، ص٦٢٦، ملتقطاً.

٥...... "سنن ابن ماجه"، أبواب الزهد، باب ذكر الشفاعة، الحديث: ٤٣١٣، ص٢٧٣٩، ملخّصاً.

حفاظ، حجاج، بلکہ ہر وہ شخص جس کو کوئی منصبِ دینی عنایت ہوا اپنے اپنے متعلقین کی شفاعت کرے گا، نابالغ بچے جو مر گئے ہیں اپنے ماں باپ کی شفاعت کریں گے، یہاں تک کہ علماء کے پاس کچھ لوگ آکر عرض کریں گے: ہم نے آپ کے وضو کے لیے فلاں وقت پانی بھر دیا تھا، کوئی کہے گا کہ میں نے آپ کو استنجے کے لیے ڈھیلا دیا تھا[1]، علماء اُن تک کی شفاعت کریں گے۔

عقیدہ (۵): حساب حق ہے، اعمال کا حساب ہونے والا ہے[2]۔

عقیدہ (۶): حساب کا منکِر کافر ہے، کسی سے تو اس طرح حساب لیا جائے گا کہ خُفیۃً[3] اُس سے پوچھا جائے گا، تو نے یہ کیا اور یہ کیا؟ عرض کرے گا: ہاں اے رب! یہاں تک کہ تمام گناہوں کا اقرار لے لے گا، اب یہ اپنے دل میں سمجھے گا کہ اب گئے، فرمائے گا کہ ہم نے دنیا میں تیرے عیب چھپائے اور اب بخشتے ہیں[4]۔ اور کسی سے سختی کے ساتھ ایک ایک بات کی باز پرس ہو گی، جس سے یوں سوال ہوا وہ ہلاک ہوا[5]۔ کسی سے فرمائے گا: اے فُلاں! کیا میں نے تجھے عزّت نہ دی...؟! تجھے سردار نہ بنایا...؟! اور تیرے لیے گھوڑے اور اونٹ وغیرہ کو مسخّر نہ کیا...؟! ان کے علاوہ اَور نعمتیں یاد دلائے گا، عرض کرے گا: ہاں! تُو نے سب کچھ دیا تھا، پھر فرمائے گا: تو کیا تیرا خیال تھا کہ مجھ سے ملنا ہے؟ عرض کرے گا کہ نہیں، فرمائے گا: تو جیسے تُو نے ہمیں یاد نہ کیا ہم بھی تجھے عذاب میں چھوڑتے ہیں۔ بعض کافر ایسے بھی ہوں گے کہ جب نعمتیں یاد دلا کر فرمائے گا کہ تُو نے کیا کیا؟ عرض کرے گا: تجھ پر اور تیری کتاب اور تیرے رسولوں پر ایمان

۱...... "سنن ابن ماجه"، أبواب الأدب، باب فضل صدقة الماء، الحديث: ٣٦٨٥، ص٢٦٩٦، ملخّصاً.

۲......"شرح العقائد النسفيّة"، مبحث الوزن حق، والكتاب حق، والسؤال حق، ص١٠٤، ملخّصاً.

۳......پوشیدہ۔

۴......"النبراس شرح شرح العقائد"، وقراءة الكتاب حق، ص٢١٧، ملخّصاً.
"صحيح البخاري"، كتاب المظالم، باب قول الله تعالى: ﴿أَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ﴾ ... إلخ، الحديث: ٢٤٤١، ص١٩٢، مختصراً.

۵...... "البحر الزخار" المعروف بـ"مسند البزار"، مسند عبد الله بن الزبير رضي الله تعالى عنهما، عمرو بن دينار عن ابن الزبير، الحديث: ٢١٩٨، ص١٦٠، ملخّصاً.

لایا، نماز پڑھی، روزے رکھے، صدقہ دیا، اور ان کے علاوہ جہاں تک ہوسکے گا نیک کاموں کا ذکر کر جائے گا، ارشاد ہوگا: تو اچھا تُو ٹھہر جا! تجھ پر گواہ پیش کیے جائیں گے، یہ اپنے جی میں سوچے گا: مجھ پر کون گواہی دیگا...؟! اس وقت اس کے منہ پر مہر کر دی جائے گی اور اَعضا کو حکم ہوگا بول چلو! اس وقت اس کی ران اور ہاتھ پاؤں، گوشت پوست، ہڈیاں سب گواہی دیں گے کہ یہ تو ایسا تھا ایسا تھا، وہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا (۱)۔ نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا: میری اُمّت سے ستّر ہزار بے حساب جنت میں داخل ہوں گے، اور ان کے طفیل میں ہر ایک کے ساتھ ستّر ہزار، اور ربّ عزوجل ان کے ساتھ تین جماعتیں اور دے گا، معلوم نہیں ہر جماعت میں کتنے ہوں گے، اس کا شمار وہی جانے (۲)۔ تہجد پڑھنے والے بلا حساب جنت میں جائیں گے (۳) اس امت میں وہ شخص بھی ہو گا جس کے ننانوے دفتر گناہوں کے ہوں گے، اور ہر دفتر اتنا ہوگا جہاں تک نگاہ پہنچے، وہ سب کھولے جائیں گے، ربّ عزوجل فرمائے گا: ان میں سے کسی امر کا تجھے انکار تو نہیں ہے؟ میرے فرشتوں کراماً کاتبین نے تجھ پر ظلم تو نہیں کیا؟ عرض کرے گا: نہیں اے ربّ! پھر فرمائے گا: تیرے پاس کوئی عذر ہے؟ عرض کرے گا: نہیں اے رب! فرمائے گا: ہاں تیری ایک نیکی ہمارے حضور میں ہے اور تجھ پر آج ظلم نہ ہوگا، اُس وقت ایک پرچہ جس میں ''أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ'' ہوگا نکالا جائے گا، اور حکم ہوگا جا تُلوا، عرض کرے گا: اے ربّ! یہ پرچہ ان دفتروں کے سامنے کیا ہے؟ فرمائے گا: تجھ پر ظلم نہ ہوگا، پھر ایک پلّے پر یہ سب دفتر رکھے جائیں گے اور ایک میں وہ، وہ پرچہ ان دفتروں سے بھاری ہو جائے گا (۴) بالجملہ اس کی رحمت کی

۱...... "صحيح مسلم"، كتاب الزهد والرقائق، باب الدنيا سجن المؤمن وجنّة للكافر، الحديث: ۷۴۳۸، ص۱۱۹۲، مختصراً.

۲...... "المسند" للإمام أحمد، مسند الأنصار، حديث أبي أمامة الباهلي، الحديث: ۲۲۳۶۶، ج۸، ص۳۰۶.

۳......"مشكاة المصابيح"، كتاب صفة القيامة والجنّة والنّار، باب الحساب والقصاص والميزان، الحديث: ۵۵۶۵، ص۲۰۷، ملخّصاً.

۴...... "جامع الترمذي"، أبواب الإيمان، باب ما جاء فيمن يموت وهو يشهد أن لا إله إلّا اللّٰه، الحديث:=

کوئی انتہا نہیں، جس پر رحم فرمائے تھوڑی چیز بھی بہت کثیر ہے۔

عقیدہ (۷): قیامت کے دن ہر شخص کو اُس کا نامۂ اعمال دیا جائے گا، نیکوں کے دہنے ہاتھ میں اور بدوں کے بائیں ہاتھ میں، کافر کا سینہ توڑ کر اُس کا بایاں ہاتھ اس سے پسِ پشت نکال کر پیٹھ کے پیچھے دیا جائے گا[۱]۔

عقیدہ (۸): حوضِ کوثر کہ نبی صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کو مرحمت ہوا، حق ہے۔ اِس حوض کی مسافت ایک مہینہ کی راہ ہے، اس کے کناروں پر موتی کے قُبّے ہیں چاروں گوشے برابر یعنی زاویہ قائمہ ہیں، اس کی مٹی نہایت خوشبودار مشک کی ہے، اس کا پانی دُودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا، اور مشک سے زیادہ پاکیزہ، اور اس پر برتن ستاروں سے بھی گنتی میں زیادہ، جو اس کا پانی پئے گا کبھی پیاسا نہ ہوگا، اس میں جنت سے دو پرنالے ہر وقت گرتے ہیں، ایک سونے کا دوسرا چاندی کا[۲]۔

عقیدہ (۹): میزان حق ہے۔ اس پر لوگوں کے اعمال نیک و بد تولے جائیں گے[۳] نیکی کا پلّہ بھاری ہونے کے یہ معنی ہیں کہ اوپر اُٹھے، دنیا کا سا معاملہ نہیں کہ جو بھاری ہوتا ہے نیچے کو جھکتا ہے[۴]۔

عقیدہ (۱۰): حضور اقدس صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کو اللہ عزوجل مقامِ محمود عطا فرمائے گا، کہ

= ۲۶۳۹، ص۱۹۱۸.

۱...... "النبراس شرح شرح العقائد"، وقراءة الكتاب حقّ، ص۲۱٦، ملخّصاً.

۲...... "شرح العقائد النسفيّة"، والحوض حق والصراط حق، والجنّة حق والنّار حق، ص۱۰۵، ملخّصاً۔
"صحيح مسلم"، كتاب الفضائل، باب إثبات حوض نبينا ﷺ وصفاته، الحديث: ۵۹۷۱، ۵۹۸۹، ۵۹۹۰، ص۱۰۸٤/۱۰۸۵، ملخّصاً.

۳...... "شرح العقائد النسفيّة"، مبحث الوزن حق، والكتاب حق، والسؤال حق، ص۱۰۳، ملخّصاً۔
"النبراس شرح شرح العقائد"، والوزن حق، ص۲۱۵، ملخّصاً.

۴...... "كنز العمّال"، كتاب القيامة، قسم الأقوال، الميزان، الحديث: ۳۹۰۱۷، الجزء۱٤، ص۱٦۵، ملخّصاً.

تمام اوّلین وآخرین حضور کی حمد وستائش کریں گے[1]۔

عقیدہ (۱۱): حضورِ اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو ایک جھنڈا مرحمت ہوگا جس کو لواء الحمد کہتے ہیں، تمام مومنین حضرت آدم علیہ السلام سے آخر تک سب اِسی کے نیچے ہوں گے[2]۔

عقیدہ (۱۲): صراط حق ہے۔ یہ ایک پُل ہے کہ پشت جہنم پر نصب کیا جائے گا، بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہوگا، جنت میں جانے کا یہی راستہ ہے، سب سے پہلے نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم گزر فرمائیں گے، پھر اور انبیاء ومرسلین، پھر یہ امت پھر اَور امّتیں گزریں گی[3] اور حسبِ اختلافِ اعمال پُلِ صراط پر لوگ مختلف طرح سے گزریں گے، بعض تو ایسے تیزی کے ساتھ گزریں گے جیسے بجلی کا کوندا کہ ابھی چمکا اور ابھی غائب ہوگیا، اور بعض تیز ہوا کی طرح، کوئی ایسے جیسے پرند اڑتا ہے، اور بعض جیسے گھوڑا دوڑتا ہے[4] اور بعض جیسے آدمی دوڑتا ہے، یہاں تک کہ بعض شخص سُرین پر گھسٹتے ہوئے[5]، اور کوئی چیونٹی کی چال جائے گا۔ اور پُل صراط کے دونوں جانب بڑے بڑے آنکڑے[6] (اللہ ہی جانے کہ وہ کتنے بڑے ہونگے) لٹکتے ہوں گے، جس شخص کے بارے میں حکم ہوگا اُسے پکڑلیں گے، مگر بعض تو زخمی ہوکر نجات پاجائیں گے، اور بعض کو جہنم میں گرادیں گے[7] اور یہ ہلاک ہوا۔ یہ تمام اہلِ محشر تو پُل پر سے گزرنے میں مشغول، مگر وہ بے

۱...... "تفسير القرآن العظيم" لابن كثير، سورة الإسراء، ج۳، ص۶۲، ملخّصاً۔
"المسند" للإمام أحمد، مسند عبد الله بن مسعود، الحديث:۳۷۸۶، ملخّصاً۔

۲...... "الترغيب والترهيب من الحديث الشريف"، كتاب البعث وأهوال يوم القيامة، فصل في الشفاعة وغيرها، الحديث: ۱۰۲، ص۲۳۸، ملخّصاً.

۳...... "شرح العقائد النسفيّة"، والحوض حق والصراط حق، والجنّة حق والنّار حق، ص۱۰۵، ملخّصاً۔
"صحيح مسلم"، كتاب الإيمان، باب معرفة طريق الرؤية، الحديث: ۴۵۱، ص۷۱۰، ملخّصاً.

۴...... "صحيح مسلم"، كتاب الإيمان، باب معرفة طريق الرؤية، الحديث: ۴۵۴، ص۷۱۰/۷۱۱، ملخّصاً.

۵...... "المسند" للإمام أحمد، مسند أبي سعيد الخدري، الحديث: ۱۱۲۰۰، ج۴، ص۵۱، ملخّصاً.

۶...... کانٹے۔

۷...... "صحيح مسلم"، كتاب الإيمان، باب طريق معرفة الرؤية، الحديث: ۴۵۱، ص۷۱۰، ملخّصاً.

گناہ، گناہگاروں کا شفیع پُل کے کنارے کھڑا ہوا بکمالِ گریہ وزاری اپنی امتِ عاصی کی نجات کی فکر میں اپنے رب سے دُعا کررہا ہے: ((رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ))[1] الٰہی ان گناہگاروں کو بچالے بچالے!، اور ایک اسی جگہ کیا، حضور اُس دن تمام مواطن میں دورہ فرماتے رہیں گے، کبھی میزان تشریف لے جائیں گے، وہاں جس کے حسنات میں کمی دیکھیں گے اس کی شفاعت فرما کرنجات دلوائیں گے، اور فوراً ہی دیکھو تو حوضِ کوثر پر جلوہ فرما ہیں[2] پیاسوں کو سیراب فرمارہے ہیں، اور وہاں سے پُل پر رونق افروز ہوئے، اور گرتوں کو بچایا۔ غرض ہر جگہ اُنہیں کی دُوہائی، ہر شخص اُنہیں کو پکارتا، اُنہیں سے فریاد کرتا ہے۔ اور اُن کے سوا کس کو پکارے...؟! کہ ہر ایک تو اپنی فکر میں ہے، دوسروں کو کیا پُوچھے، صرف ایک یہی ہیں جنہیں اپنی کچھ فکر نہیں، اور تمام عالم کا بار اِن کے ذمّے۔

"صَلّی اللّٰہ تعالی علیه وَعلی آلِه وأَصحابِهِ وَبارَكَ وَسَلَّم، اَللّٰهُمَّ نَجِّنَا مِنْ أَهْوَالِ الْمَحْشَرِ بِجَاهِ هٰذَا النَّبي الْكَرِيْمِ عَلَيْهِ وَعَلى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيْمِ، امِيْنَ!

یہ قیامت کا دن کہ حقیقۃً قیامت کا دن ہے، جو پچاس ہزار برس کا دن ہوگا، جس کے مصائب بے شمار ہوں گے، مولیٰ عزوجل کے جو خاص بندے ہیں ان کے لیے اتنا ہلکا کردیا جائے گا کہ معلوم ہوگا اس میں اتنا وقت صَرف ہوا جتنا ایک وقت کی نمازِ فرض میں صَرف ہوتا ہے، بلکہ اس سے بھی کم[3] یہاں تک کہ بعضوں کے لیے تو پلک جھپکنے میں سارا دن طے ہوجائے گا:

﴿وَمَآ أَمْرُ السَّاعَةِ إِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ﴾[4]

1...... "صحيح مسلم"، كتاب الإيمان، باب أدنى أهل الجنّة منزلةً فيها، الحديث: ٤٨٢، ص ٧١٥، ملخّصاً.

2...... "جامع الترمذي"، أبواب صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله ﷺ، باب شأن الصراط، الحديث: ٢٤٣٣، ص ١٨٩٦، ملخّصاً.

3...... "مشكاة المصابيح"، كتاب صفة القيامة والجنّة والنار، باب الحساب والقصاص والميزان، الفصل الثالث، الحديث: ٥٥٦٣، ٥٥٦٤.

4...... پ ١٤، النحل: ٧٧.

''قیامت کا معاملہ نہیں مگر جیسے پلک جھپکنا، بلکہ اس سے بھی کم''۔ سب سے اعظم و اعلیٰ جو مسلمانوں کو اس روز نعمت ملے گی وہ اللہ عزوجل کا دیدار ہے[1] کہ اس نعمت کے برابر کوئی نعمت نہیں، جسے ایک بار دیدار میسّر ہوگا ہمیشہ ہمیشہ اس کے ذوق میں مستغرق رہے گا، کبھی نہ بھولے گا[2]، اور سب سے پہلے دیدارِ الٰہی، حضورِ اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو ہوگا۔

یہاں تک تو حشر کے اہوال و احوال مختصراً بیان کیے گئے، ان تمام مرحلوں کے بعد اسے ہمیشگی کے گھر میں جانا ہے، کسی کو آرام کا گھر ملے گا، جس کی آسائش کی کوئی انتہا نہیں، اس کو جنت کہتے ہیں۔ یا تکلیف کے گھر میں جانا پڑے جس کی تکلیف کی کوئی حد نہیں، اسے جہنم کہتے ہیں۔

عقیدہ (۱۳): جنت، دوزخ حق ہیں، ان کا انکار کرنے والا کافر ہے[3]۔

عقیدہ (۱۴): جنت، دوزخ کو بنے ہوئے ہزارہا سال ہوئے، اور وہ اب موجود ہیں، یہ نہیں کہ اس وقت تک مخلوق نہ ہوئیں، قیامت کے دن بنائی جائیں گی[4]۔

عقیدہ (۱۵): قیامت و بعث و حشر و حساب و ثواب و عذاب و جنت و دوزخ سب کے وہی معنی ہیں جو مسلمانوں میں مشہور ہیں، جو شخص ان چیزوں کو تو حق کہے مگر ان کے نئے معنی گھڑے (مثلاً ثواب کے معنی اپنے حسنات کو دیکھ کر خوش ہونا، اور عذاب اپنے بُرے اعمال کو دیکھ کر غمگین ہونا، یا حشر فقط روحوں کا ہونا)، وہ حقیقۃً ان چیزوں کا منکِر ہے، اور ایسا شخص کافر ہے[5]۔ اب جنت و دوزخ کی مختصر کیفیت بیان کی جاتی ہے۔

۱...... "صحيح مسلم"، كتاب الإيمان، باب إثبات رؤية المؤمنين في الآخرة ربّهم سبحانه وتعالى، الحديث: ٤٤٩، ص ٧٠٩، ملخّصاً.

۲...... "سنن ابن ماجه"، كتاب السنّة، باب فيما أنكرت الجهمية، الحديث: ١٨٤، ص ٢٤٨٨، ملخّصاً.

۳...... "شرح العقائد النسفيّة"، والحوض حق، والصراط حق، والجنة حق، والنار حق، ص١٠٦، ملخّصاً۔

"المعتقد المنتقد"، من أقرّ بالجنة والنار والحشر لكن أوّلها... إلخ، ص ١٨٠، ملخّصاً.

۴...... "شرح العقائد النسفيّة"، والحوض حقّ، والصراط حقّ، والجنة حقّ، والنار حقّ، ص١٠٥.

۵...... المرجع السابق۔

جنّت کا بیان

جنّت ایک مکان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لیے بنایا ہے[1] اس میں وہ نعمتیں مہیا کی ہیں جن کو نہ آنکھوں نے دیکھا، نہ کانوں نے سنا، نہ کسی[2] آدمی کے دل پر ان کا خطرہ گزرا[3] جو کوئی مثال اس کی تعریف میں دی جائے سمجھانے کے لیے ہے، ورنہ دنیا کی اعلیٰ[4] سے اعلیٰ شے کو جنت کی کسی چیز کے ساتھ کچھ مناسبت نہیں، وہاں کی کوئی عورت اگر زمین کی طرف جھانکے تو زمین سے آسمان تک روشن ہو جائے، اور خوشبو سے بھر جائے، اور چاند سورج کی روشنی جاتی رہے[5] اور اُس کا دوپٹا دنیا و مافیہا سے بہتر[6] اور ایک روایت میں یوں ہے کہ اگر حُور اپنی ہتھیلی زمین و آسمان کے درمیان نکالے تو اس کے حُسن کی وجہ سے خلائق فتنہ میں پڑ جائیں، اور اگر اپنا دوپٹا ظاہر کرے تو اسکی خوبصورتی کے آگے آفتاب ایسا ہو جائے جیسے آفتاب کے سامنے چراغ[7] اور اگر جنت کی کوئی ناخن بھر چیز دنیا میں ظاہر ہو تو تمام آسمان و زمین اس سے آراستہ

١...... "صحيح مسلم"، كتاب الجنّة وصفة نعيمها وأهلها، باب صفة الجنة، الحديث: ٧١٣٢، ص١١٦٩، مختصراً.

٢......یعنی بے دیکھے، ورنہ دیکھ کر تو آپ ہی جانیں گے جنہوں نے حالتِ حیاتِ دنیوی ہی میں مشاہدہ فرمایا وہ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں یعنی سرے سے یہ حکم انہیں شامل ہی نہیں علی الخصوص صاحبِ معراج صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم ۱۲ منہ۔

٣......"كنزالعمّال"، كتاب القيامة، قسم الأقوال، ذكر الجنّة وصفتها، الحديث: ٣٩٢٥٧، الجزء١٤، ص١٩٥، مختصراً.

٤......کعبہ معظمہ، جنّت سے اعلیٰ ہے اور تربتِ اطہرِ حضورِ انور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم تو کعبہ بلکہ عرش سے بھی افضل ہے مگر یہ دُنیا کی چیزیں نہیں ۱۲ منہ۔

٥......"المعجم الكبير" للطبراني، الحديث: ٥٦٣، سعيد بن عامر بن حذيم الحمحي ... إلخ، الحديث: ٥٥١٢، ج٦، ص٥٩، مختصراً.

٦......"صحيح البخاري"، كتاب الجهاد والسير، باب الحور العين وصفتهن، الحديث: ٢٧٩٦، ص٢٢٥، مختصراً.

٧......"الترغيب والترهيب"، كتاب صفة الجنّة والنّار، الترغيب في الجنّة ونعيمها، فصل في وصف نساء أهل الجنة، الحديث: ٩٨، ج٤، ص٢٩٨، مختصراً.

ہو جائیں، اور اگر جنتی کا کنگن ظاہر ہو تو آفتاب کی روشنی مٹا دے، جیسے آفتاب ستاروں کی روشنی مٹا دیتا ہے[1] جنت کی اتنی جگہ جس میں کوڑا رکھ سکیں دنیا و مافیہا سے بہتر ہے[2] جنت کتنی وسیع ہے اس کو اللہ و رسول ہی جانیں، اِجمالی بیان یہ ہے کہ اس میں سو درجے ہیں، ہر دو درجوں میں وہ مسافت ہے جو آسمان و زمین کے درمیان ہے[3] رہا یہ کہ خود اُس درجہ کی کیا مسافت ہے اس کے متعلق کوئی روایت خیال میں نہیں، البتہ ایک حدیث ترمذی کی یہ ہے کہ اگر تمام عالم ایک درجہ میں جمع ہو تو سب کے لیے وسیع ہے[4]۔ جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سَو برس تک تیز گھوڑے پر سوار چلتا رہے اور ختم نہ ہو[5] جنت کے دروازے اتنے وسیع ہوں گے کہ ایک بازو سے دوسرے تک تیز گھوڑے کی ستّر برس کی راہ ہوگی[6] پھر بھی جانے والوں کی وہ کثرت ہوگی کہ مونڈھے سے مونڈھا چھلتا ہوگا[7]، بلکہ بھیڑ کی وجہ سے دروازہ چر چرانے لگے گا، اس میں قِسم قِسم کے جواہر کے محل ہیں، ایسے صاف و شفاف کہ اندر کا حصہ باہَر سے اور باہر کا اندر سے دکھائی دے[8]۔ جنت کی دیواریں سونے اور چاندی کی اینٹوں اور مُشک کے گارے سے بنی ہیں، ایک اینٹ سونے کی، ایک چاندی کی، زمین زعفران کی، کنکریوں کی جگہ موتی اور یاقوت[9] اور ایک

1...... "جامع الترمذي"، أبواب صفة الجنة عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء في صفة أهل الجنّة، الحديث: ٢٥٣٨، ص١٩٠٧، مختصراً.

2...... "صحيح البخاري"، كتاب الرقاق، باب مثل الدنيا في الآخرة، الحديث: ٦٤١٥، ص٥٣٩، مختصراً.

3...... "جامع الترمذي"، أبواب صفة الجنّة، باب ما جاء في صفة درجات الجنّة، الحديث: ٢٥٣١، ص١٩٠٦، ملخّصاً.

4...... المرجع السابق، الحديث: ٢٥٣٢، ص١٩٠٦.

5...... "صحيح مسلم"، كتاب الجنّة، وصفة نعيمها وأهلها، باب أنّ في الجنّة شجرة، يسير الراكب... إلخ، الحديث: ٧١٣٩، ص١١٧٠.

6...... "حلية الأولياء"، وطبقات الأصفياء، سعيد بن أياس، الحديث: ٨٣٧١، ج٦، ص٢٢١، ملخّصاً.

7...... "جامع الترمذي"، أبواب صفة الجنّة عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء في صفة أبواب الجنة، الحديث: ٢٥٤٨، ص١٩٠٨، ملخّصاً.

8...... "الترغيب والترهيب"، كتاب صفة الجنّة والنار، الترغيب في الجنّة ونعيمها، فصل في درجات الجنّة وغرفها، الحديث: ٢٧، ج٤، ص٢٨١، ملخّصاً.

9...... "سنن الدارمي"، كتاب الرقائق، باب في بناء الجنّة، الحديث: ٢٨٢١، ج٢، ص٤٢٩، ملخّصاً.

روایت میں ہے کہ جنتِ عدن کی ایک اینٹ سفید موتی کی ہے، ایک یاقوتِ سرخ کی، ایک زبرجد سبز کی، اور مشک کا گارا ہے، اور گھاس کی جگہ زعفران ہے، موتی کی کنکریاں، عنبر کی مٹی[1] جنت میں ایک ایک موتی کا خیمہ ہوگا جس کی بلندی ساٹھ میل[2]۔ جنت میں چار دریا ہیں ایک پانی کا، دوسرا دودھ کا، تیسرا شہد کا، چوتھا شراب کا، پھر اِن سے نہریں نکل کر ہر ایک کے مکان میں جاری ہیں[3] وہاں کی نہریں زمین کھود کر نہیں بہتیں، بلکہ زمین کے اوپر اوپر رواں ہیں، نہروں کا ایک کنارہ موتی کا، دوسرا یاقوت کا، اور نہروں کی زمین خالص مشک کی[4] وہاں کی شراب دنیا کی سی نہیں جس میں بدبُو اور کڑواہٹ اور نشہ ہوتا ہے، اور پینے والے بے عقل ہو جاتے ہیں، آپے سے باہر ہو کر بیہودہ بکتے ہیں، وہ پاک شراب اِن سب باتوں سے پاک و منزّہ ہے[5]۔ جنتیوں کو جنت میں ہر قسم کے لذیذ سے لذیذ کھانے ملیں گے، جو چاہیں گے فوراً ان کے سامنے موجود ہوگا، اگر کسی پرند کو دیکھ کر اس کے گوشت کھانے کو جی ہو تو اُسی وقت بُھنا ہوا اُنکے پاس آجائے گا[6] اگر پانی وغیرہ کی خواہش ہو تو کوزے خود ہاتھ میں آجائیں گے، ان میں ٹھیک اندازے کے موافق پانی، دودھ، شراب، شہد ہوگا کہ ان کی خواہش سے ایک قطرہ کم نہ زیادہ، بعد پینے کے خود بخود

۱...... "الترغيب والترهيب"، كتاب صفة الجنّة والنار، الترغيب في الجنّة ونعيمها، فصل في بناء الجنة وترابها وحصبائها وغير ذلك، الحديث: ٣٣، ج٤، ص٢٨٣، ملخّصاً.

۲...... "صحيح مسلم"، كتاب الجنّة وصفة نعيمها وأهلها، باب في صفة خيام الجنّة... إلخ، الحديث: ٧١٥٨، ص١١٧١، ملخّصاً.

۳...... "الترغيب والترهيب"، كتاب صفة الجنّة والنار، الترغيب في الجنّة ونعيمها، فصل في أنهار الجنّة، الحديث: ٤٧، ج٤، ص٢٨٦، "أشعّة اللمعات شرح المشكاة"، كتاب الفتن، باب صفة الجنّة وأهلها، الفصل الثاني، ج٤، ص٤٤٦، مختصراً.

۴...... "حلية الأولياء"، وطبقات الأصفياء، سعيد بن إياس، الحديث: ٨٣٧٢، ج٦، ص٢٢٢، ملخّصاً.

۵...... "تفسير القرآن العظيم" لابن كثير، الجزء السادس والعشرون، سورة محمّد، ج٤، ص١٨٥/ ١٨٦، ملخّصاً.

۶...... "الترغيب والترهيب"، كتاب صفة الجنّة والنار، الترغيب في الجنّة ونعيمها، فصل في أكل أهل الجنة وشربهم وغير ذلك، الحديث: ٧٤، ج٤، ص٢٩٢، ملخّصاً.

جہاں سے آئے تھے چلے جائیں گے (1) وہاں نجاست، گندگی، پاخانہ، پیشاب، تھوک، رینٹھ، کان کا میل، بدن کا میل اصلاً نہ ہوں گے، ایک خوشبو دار فرحت بخش ڈکار آئے گی، خوشبو دار فرحت بخش پسینہ نکلے گا، سب کھانا ہضم ہو جائے گا، اور ڈکار اور پسینے سے مشک کی خوشبو نکلے گی (۲) ہر شخص کو سَو آدمیوں کے کھانے پینے جماع کی طاقت دی جائے گی (۳)۔ ہر وقت زبان سے تسبیح و تکبیر بہ قصد اور بلا قصد مثل سانس کے جاری ہوگی (۴)۔ کم سے کم ہر شخص کے سرہانے دس ہزار خادم کھڑے ہونگے، خادموں میں ہر ایک کے ایک ہاتھ میں چاندی کا پیالہ ہوگا اور دوسرے ہاتھ میں سونے کا، اور ہر پیالے میں نئے نئے رنگ کی نعمت ہوگی، جتنا کھاتا جائے گا لذت میں کمی نہ ہوگی بلکہ زیادتی ہوگی (۵) ہر نوالے میں ستّر مزے ہوں گے، ہر مزہ دوسرے سے ممتاز، وہ معاً محسوس ہوں گے، ایک کا احساس دوسرے سے مانع (۶) نہ ہوگا، جنتیوں کے نہ لباس پرانے پڑیں گے، نہ ان کی جوانی فنا ہوگی (۷) پہلا گروہ جو جنت میں جائے گا اُن کے چہرے ایسے روشن ہوں گے جیسے چودہویں رات کا چاند، اور دوسرا گروہ جیسے کوئی نہایت روشن ستارہ، جنتی سب ایک دل ہوں گے، ان کے آپس میں کوئی اختلاف و بغض نہ ہوگا، ان میں ہر ایک کو حورِعِین میں کم سے کم دو بیبیاں ایسی ملیں گی کہ ستّر ستّر جوڑے پہنے ہوں گی، پھر بھی ان لباسوں اور گوشت کے باہر سے ان کی پنڈلیوں

۱...... المرجع السابق، الحديث: ٦٦، ص ٢٩٠.

۲...... "المسند" للإمام أحمد، مسند جابر بن عبد الله، الحديث: ١٤٩٢٧، ج٥، ص ١٥٠، ملخّصاً

۳...... "المعجم الكبير" للطبراني، رقم الترجمة٤٨٥، زيد بن أرقم الأنصاري ثمامة بن عقبة المحلمي عن زيد بن أرقم، الحديث: ٥٠٠٥، ج٥، ص١٧٧/١٧٨، ملتقطاً.

۴...... "صحيح مسلم"، كتاب الجنّة وصفة نعيمها وأهلها، باب في صفات الجنّة وأهلها... إلخ، الحديث: ٧١٥٢، ص ١١٧١، ملخّصاً.

۵...... "حلية الأولياء"، صالح بن بشير المري، الحديث: ٨٢٤٦، ج٦، ص١٨٨، ملخّصاً.

۶...... روکنے والا۔

۷...... "صحيح مسلم"، كتاب الجنّة وصفة نعيمها وأهلها، باب في دوام نعيم أهل الجنّة... إلخ، الحديث: ٧١٥٦، ص ١١٧١، ملخّصاً.

کا مغز دکھائی دے گا، جیسے سفید شیشے میں شرابِ سُرخ دکھائی دیتی ہے [1] اور یہ اس وجہ سے کہ اللہ عزوجل نے انہیں یاقوت سے تشبیہ دی، اور یاقوت میں سوراخ کرکے اگر ڈورا ڈالا جائے تو ضرور باہر سے دکھائی دے گا [2]۔ آدمی اپنے چہرے کو اس کے رُخسار میں آئینہ سے بھی زیادہ صاف دیکھے گا، اور اس پر ادنیٰ درجے کا جو موتی ہوگا وہ ایسا ہوگا کہ مشرق سے مغرب تک روشن کر دے [3]، اور ایک روایت میں ہے کہ مرد اپنا ہاتھ اس کے شانوں کے درمیان رکھے گا تو سینہ کی طرف سے کپڑے اور جلد اور گوشت کے باہر سے دکھائی دے گا [4]۔ اگر جنت کا کپڑا دنیا میں پہنا جائے تو جو دیکھے بے ہوش ہو جائے، اور لوگوں کی نگاہیں اس کا تحمل نہ کرسکیں [5] مرد جب اس کے پاس جائے گا اسے ہر بار کوآری پائے گا، مگر اس کی وجہ سے مرد و عورت کسی کو کوئی تکلیف نہ ہو گی [6] اگر کوئی حور سمندر میں تھوک دے تو اُس کے تھوک کی شرینی کی وجہ سے سمندر شیریں ہو جائے [7] اور ایک روایت ہے کہ اگر جنت کی عورت سات سمندروں میں تھوکے تو وہ شہد سے زیادہ شیریں ہو جائیں [8]۔

۱...... "صحيح البخاري"، كتاب بدء الخلق، باب ما جاء في صفة الجنّة وإنّها مخلوقة، الحديث: ٣٢٥٤، ص٢٦٣، ملخّصاً، "المعجم الكبير" للطبراني، عبد الله بن مسعود، الحديث: ١٠٣٢١، ج١٠، ص١٦٠/١٦١، ملخّصاً.

۲...... "جامع الترمذي"، أبواب صفة الجنّة عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء في صفة نساء أهل الجنّة، الحديث: ٢٥٣٣، ص١٩٠٦، ملخّصاً.

۳......"المسند" للإمام أحمد، مسند أبي سعيد الخدري، الحديث: ١١٧١٥، ج٤، ص١٥٠، ملخّصاً.

۴......"الترغيب والترهيب"، كتاب صفة الجنة والنار، الترغيب في الجنة ونعيمها، فصل في وصف نساء أهل الجنة، الحديث: ٩٦، ج٤، ص٢٩٨، ملخّصاً.

۵...... المرجع السابق، فصل في ثيابهم وحللهم، الحديث: ٨٤، ص٢٩٤.

۶...... المرجع السابق، فصل في وصف نساء أهل الجنة، الحديث: ٩٦، ص٢٩٨، ملخّصاً.

۷...... المرجع السابق، الحديث: ٩٨، ص٢٩٩، ملخّصاً.

۸...... المرجع السابق، الحديث: ٩٩.

جب کوئی بندہ جنت میں جائے گا تو اس کے سرہانے اور پائنتی (1) دو حوریں نہایت اچھی آواز سے گائیں گی، مگر اُن کا گانا یہ شیطانی مزامیر نہیں بلکہ اللہ عزوجل کی حمد و پاکی ہوگا (2) وہ ایسی خوش گلو ہوں گی کہ مخلوق نے ویسی آواز کبھی نہ سنی ہوگی، اور یہ بھی گائیں گی کہ ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں، کبھی نہ مریں گے، ہم چین والیاں ہیں، کبھی تکلیف میں نہ پڑیں گے، ہم راضی ہیں ناراض نہ ہوں گے، مبارک باد اس کے لیے جو ہمارا اور ہم اس کے ہوں (3)۔ سر کے بال اور پلکوں اور بھوؤں کے سوا جنتی کے بدن پر کہیں بال نہ ہوں گے، سب بے ریش ہوں گے، سُرمگیں آنکھیں، تیس برس کی عمر کے معلوم ہوں گے (4) کبھی اس سے زیادہ معلوم نہ ہوں گے۔ ادنیٰ جنتی کے لیے اَسّی ہزار خادم اور بہتّر بیبیاں ہوں گی، اور اُنکو ایسے تاج ملیں گے کہ اس میں کا ادنیٰ موتی مشرق و مغرب کے درمیان روشن کردے (5) اور اگر مسلمان اولاد کی خواہش کرے تو اس کا حمل اور وضع (6) اور پوری عمر (یعنی تیس سال کی)، خواہش کرتے ہی ایک ساعت میں ہو جائے گی (7)۔ جنت میں نیند نہیں؛ کہ نیند ایک قسم کی مَوت ہے اور جنت میں مَوت نہیں (8) جنتی جب جنت میں جائیں گے ہر ایک اپنے اعمال کی مقدار سے مرتبہ پائے گا، اور اس کے فضل کی حد نہیں۔ پھر اُنہیں دنیا کی ایک

۱...... یعنی پیروں کی طرف۔

۲...... "مجمع الزوائد ومنبع الفوائد"، كتاب أهل الجنة، باب ما جاء في نساء أهل الجنة... إلخ، الحديث: ١٨٧٥٩، ج١٠، ص٧٧٤.

۳...... "جامع الترمذي"، أبواب صفة الجنة عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء في كلام حور العين، الحديث: ٢٥٦٤، ص١٩١٠.

۴...... "المسند" للإمام أحمد، مسند الأنصار، حديث معاذ بن جبل، الحديث: ٢٢١٦٧، ج٨، ص٢٥٨، مختصراً.

۵...... "جامع الترمذي"، أبواب صفة الجنة عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء لأدنى أهل الجنّة ... إلخ، الحديث: ٢٥٦٢، ص١٩٠٩/١٩١٠، ملتقطاً.

۶...... بچے کا ماں کے پیٹ میں ٹھہرنا اور اس کی پیدائش۔

۷...... "سنن الدارمي"، كتاب الرقائق، باب في ولد أهل الجنة، الحديث: ٢٨٣٤، ج٢، ص٤٣٤، ملخّصاً.

۸...... "المعجم الأوسط" للطبراني، من اسمه أحمد، الحديث: ٩١٩، ج١، ص٢٦٦، ملخّصاً.

ہفتہ کی مقدار کے بعد اجازت دی جائے گی کہ اپنے پروردگار عزوجل کی زیارت کریں، اور عرشِ الٰہی ظاہر ہوگا، اور رب عزّ وجل جنت کے باغوں میں سے ایک باغ میں تجلّی فرمائے گا، اور ان جنتیوں کے لیے منبر بچھائے جائیں گے، نور کے منبر، موتی کے منبر، یاقوت کے منبر، زَبرجد کے منبر، سونے کے منبر، چاندی کے منبر، اور اُن میں کا ادنیٰ مشک و کافور کے ٹیلے پر بیٹھے گا، اور اُن میں ادنیٰ کوئی نہیں، اپنے گمان میں کرسی والوں کو کچھ اپنے سے بڑھ کر نہ سمجھیں گے، اور خدا کا دیدار ایسا صاف ہوگا جیسے آفتاب اور چودھویں رات کے چاند کو ہر ایک اپنی اپنی جگہ سے دیکھتا ہے، کہ ایک کا دیکھنا دوسرے کے لیے مانع نہیں، اور اللہ عزوجل ہر ایک پر تجلّی فرمائے گا، ان میں سے کسی کو فرمائے گا: اے فلاں بن فلاں! تجھے یاد ہے، جس دن تُو نے ایسا ایسا کیا تھا...؟! دنیا کے بعض مَعاصی یاد دلائے گا، بندہ عرض کرے گا: اے رب! کیا تُو نے مجھے بخش نہ دیا؟ فرمائے گا: ہاں! میری مغفرت کی وسعت ہی کی وجہ سے تُو اِس مرتبہ کو پہنچا، وہ سب اسی حالت میں ہونگے کہ اَبر چھائے گا اور اُن پر خوشبو برسائے گا، کہ اس کی سی خوشبو ان لوگوں نے کبھی نہ پائی تھی، اور اللہ عزوجل فرمائے گا کہ جاؤ اُس کی طرف جو مَیں نے تمہارے لیے عزت تیار کر رکھی ہے، جو چاہو لو، پھر لوگ ایک بازار میں جائیں گے جسے ملائکہ گھیرے ہوئے ہیں، اس میں وہ چیزیں ہوں گی کہ ان کی مثل نہ آنکھوں نے دیکھی، نہ کانوں نے سنی، نہ قلوب پر ان کا خطرہ گزرا، اس میں سے جو چاہیں گے اُن کے ساتھ کر دی جائے گی، اور خرید و فروخت نہ ہوگی، اور جنتی اس بازار میں باہم ملیں گے، چھوٹے مرتبہ والا بڑے مرتبہ والے کو دیکھے گا، اس کا لباس پسند کرے گا، ہنوز گفتگو ختم بھی نہ ہوگی کہ خیال کرے گا میرا لباس اس سے اچھا ہے، اور یہ اس وجہ سے کہ جنت میں کسی کے لیے غم نہیں، پھر وہاں سے اپنے اپنے مکانوں کو واپس آئیں گے۔ اُن کی بیبیاں استقبال کریں گی، اور مبارکباد دے کر کہیں گی کہ آپ واپس ہوئے، اور آپ کا جمال اس سے بہت زائد ہے کہ ہمارے پاس سے آپ گئے تھے، جواب دیں گے کہ پروردگار جبّار کے حضور بیٹھنا ہمیں نصیب ہوا تو ہمیں ایسا ہی ہو جانا سزاوار تھا[1]۔ جنتی باہم ملنا چاہیں گے تو ایک کا تخت دوسرے کے پاس

1...... "جامع الترمذي"، أبواب صفة الجنة عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء في سوق الجنة، الحديث: =

چلا جائے گا(1) اور ایک روایت میں ہے کہ ان کے پاس نہایت اعلٰی درجہ کی سواریاں اور گھوڑے لائے جائیں گے، اور ان پر سوار ہو کر جہاں چاہیں گے جائیں گے (2)۔ سب سے کم درجہ کا جو جنتی ہے اس کے باغات اور بیبیاں اور نعیم و خدّام اور تخت ہزار برس کی مسافت تک ہوں گے، اور اُن میں اللہ عزوجل کے نزدیک سب میں معزز وہ ہے جو اللہ تعالٰی کے وجہِ کریم کے دیدار سے ہر صبح و شام مشرّف ہوگا (3)۔ جب جنتی جنت میں جالیں گے اللہ عزوجل اُن سے فرمائے گا:

کچھ اور چاہتے ہو جو تم کو دوں؟ عرض کریں گے: تُو نے ہمارے منہ روشن کیے، جنت میں داخل کیا، جہنم سے نجات دی، اس وقت پردہ کہ مخلوق تھا پر اُٹھ جائے گا تو دیدارِ الٰہی سے بڑھ کر انہیں کوئی چیز نہ ملی ہوگی (4)۔

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا زِیَارَۃَ وَجْھِكَ الْکَرِیْمِ بِجَاہِ حَبِیْبِكَ الرَّؤُوْفِ الرَّحِیْمِ عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَالتسلیمُ، امین!

دوزخ کا بیان

یہ ایک مکان ہے کہ اُس قہار وجبّار کے جلال وقہر کا مظہر ہے۔ جس طرح اُس کی رحمت و نعمت کی انتہا نہیں کہ انسانی خیالات و تصورات جہاں تک پہنچیں وہ ایک شِمّہ (5) ہے اُس کی بے شمار نعمتوں سے، اسی طرح اس کے غضب و قہر کی کوئی حد نہیں کہ ہر وہ تکلیف و اذیّت کہ اِدراک کی (6)

= ۲۵۴۹، ص۱۹۰۸، ملخّصاً.

۱...... "الترغيب والترهيب"، كتاب صفة الجنة والنار، الترغيب في الجنة ونعيمها، فصل في تزاورهم ومراكبهم، الحديث: ۱۱۵، ج۴، ص۳۰۴، مختصراً.

۲...... المرجع السابق، الحديث: ۱۱۴، ص۳۰۳، ملخّصاً.

۳...... "المسند" للإمام أحمد، مسند عبد الله بن عمر بن الخطاب، الحديث: ۴۶۲۳، ج۲، ص۲۲۷، ملخّصاً.

۴...... "جامع الترمذي"، أبواب صفة الجنة عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء في رؤية الربّ تبارك وتعالى، الحديث: ۲۵۵۱، ص۱۹۰۸، ملخّصاً، "المستدرك على الصحيحين"، كتاب الإيمان، أهل الجنة عشرون ومائة صف هذه الأمة... إلخ، الحديث: ۲۸۴، ج۱، ص۲۶۶، مختصراً.

۵......قلیل مقدار۔ ۶......سوچ یا سمجھ

جائے ایک ادنیٰ حصہ ہے اس کے بے انتہا عذاب کا۔ قرآنِ مجید واحادیث میں جو اُس کی سختیاں مذکور ہیں ان میں سے کچھ اِجمالاً بیان کرتا ہوں؛ کہ مسلمان دیکھیں اور اس سے پناہ مانگیں، اور اُن اعمال سے بچیں جن کی جزا جہنّم ہے۔ حدیث میں ہے کہ جو بندہ جہنم سے پناہ مانگتا ہے جہنم کہتا ہے: اے رب! یہ مجھ سے پناہ مانگتا ہے تُو اس کو پناہ دے[1]۔ قرآن مجید میں بکثرت ارشاد ہوا کہ جہنم سے بچو! دوزخ سے ڈرو![2] ہمارے آقا و مولیٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم ہم کو سکھانے کے لیے کثرت کے ساتھ اُس سے پناہ مانگتے[3]۔

جہنم کے شرارے (پھول) اُونچے اُونچے محلّوں کی برابر اُڑیں گے، گویا زَرد اُونٹوں کی قطار کہ پیہم آتے رہیں گے[4] آدمی اور پتھر اُس کا ایندھن ہے[5] یہ جو دنیا کی آگ ہے اُس آگ کے ستّر جُزوں میں سے ایک جُز ہے[6]۔ جس کو سب سے کم درجہ کا عذاب ہوگا اسے آگ کی جُوتیاں پہنا دی جائیں گی۔ جس سے اس کا دماغ ایسا کھولے گا جیسے تانبے کی پتیلی کھولتی ہے، وہ سمجھے گا کہ سب سے زیادہ عذاب اس پر ہو رہا ہے، حالانکہ اس پر سب سے ہلکا ہے[7] سب سے ہلکے درجہ کا جس پر عذاب ہوگا اس سے اللہ عزوجل پوچھے گا کہ اگر ساری زمین تیری ہو جائے تو کیا اس عذاب سے بچنے کے لیے تو سب فدیہ[8] میں دے دے گا؟ عرض کرے گا: ہاں! فرمائے گا

١...... "مسند أبي يعلى الموصلي"، مسند أبي هريرة ما أسنده أبو حازم عن أبي هريرة، الحديث: ٦١٦٤، ج٥، ص٣٧٩، ملخّصاً.

٢...... پ١، البقرة: ٢٤، پ٢٨، التحريم: ٦.

٣...... "صحيح مسلم"، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب فضل الدعاء باللّهم... إلخ، الحديث: ٦٨٤٠، ص١١٤٦، ملخّصاً.

٤...... پ٢٩، المرسلات: ٣٢/٣٣.

٥...... پ١، البقرة: ٢٤، پ٢٨، التحريم: ٦.

٦...... "صحيح مسلم"، كتاب صفة الجنّة وصفة نعيمها وأهلها، باب جهنم أعاذنا اللّه منها، الحديث: ٧١٦٥، ص١١٧١، ملخّصاً.

٧...... "صحيح مسلم"، كتاب الإيمان، باب شفاعة النبي ﷺ لأبي طالب والتخفيف عنه بسببه، الحديث: ٥١٧، ص٧١٧.

٨...... وہ مال یا روپیہ جسے دے کر قیدی قید و عذاب سے رہا ہو۔

کہ جب تُو پُشتِ آدم میں تھا تو ہم نے اِس سے بہت آسان چیز کا حکم دیا تھا کہ کفر نہ کرنا مگر تُو نے نہ مانا[1]۔ جہنم کی آگ ہزار برس تک دھونکائی گئی، یہاں تک کہ سُرخ ہوگئی، پھر ہزار برس اَور، یہاں تک کہ سفید ہوگئی، پھر ہزار برس اَور، یہاں تک کہ سیاہ ہوگئی، تو اب وہ نِری سیاہ ہے[2] جس میں روشنی کا نام نہیں۔ جبرئیل علیہ السلام نے نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم سے قسم کھا کر عرض کی کہ اگر جہنم سے سوئی کے ناکے کی برابر کھول دیا جائے تو تمام زمین والے سب کے سب اس کی گرمی سے مرجائیں، اور قسم کھا کر کہا کہ اگر جہنم کا کوئی داروغہ[3] اہلِ دنیا پر ظاہر ہو تو زمین کے رہنے والے کُل کے کُل اس کی ہَیبت سے مرجائیں، اور بقسم بیان کیا کہ اگر جہنمیوں کی زنجیر کی ایک کڑی دنیا کے پہاڑوں پر رکھ دی جائے تو کانپنے لگیں اور انہیں قرار نہ ہو، یہاں تک کہ نیچے کی زمین تک دھنس جائیں[4]۔ یہ دنیا کی آگ (جس کی گرمی اور تیزی سے کون واقف نہیں کہ بعض موسم میں تو اس کے قریب جانا شاق ہوتا ہے، پھر بھی یہ آگ) خدا سے دعا کرتی ہے کہ اسے جہنم میں پھر نہ لے جائے[5] مگر تعجب ہے انسان سے کہ جہنم میں جانے کا کام کرتا ہے اور اُس آگ سے نہیں ڈرتا جس سے آگ بھی ڈرتی اور پناہ مانگتی ہے۔ دوزخ کی گہرائی کو خدا ہی جانے کہ کتنی گہری ہے، حدیث میں ہے کہ اگر پتھر کی چٹان جہنم کے کنارے سے اُس میں پھینکی جائے تو ستر برس میں بھی تہ تک نہ پہنچے گی[6] اور اگر انسان کے سر برابر سیسہ کا گولا آسمان سے زمین کو پھینکا جائے تو رات آنے سے پہلے زمین تک پہنچ جائے گا، حالانکہ یہ پانسو[7] برس کی

۱...... "صحیح البخاري"، کتاب أحادیث الأنبیاء، باب خلق آدم وذریته، الحدیث: ۳۳۳٤، ص۲٦۹، ملخصاً.

۲...... "جامع الترمذي"، أبواب صفة جهنم عن رسول اللّٰه ﷺ، باب منه في صفة النار ... إلخ، الحدیث: ۲۵۹۱، ص۱۹۱۲.

۳......یعنی محافظ ونگران۔

۴......"مجمع الزوائد"، کتاب صفة النار، الحدیث: ۱۸۵۷۳، ج۱۰، ص۷۰۷، ملتقطاً.

۵...... "سنن ابن ماجه"، أبواب الزهد، باب صفة النار، الحدیث: ٤۳۱۸، ص۲۷٤۰، ملتقطاً.

٦...... "جامع الترمذي"، أبواب صفة جهنم عن رسول اللّٰه ﷺ، باب ما جاء في صفة قعر جهنم، الحدیث: ۲۵۷۵، ص۱۹۱۱، ملخصاً.

۷......یعنی پانچ سو۔

راہ ہے۔[1] پھر اُس میں مختلف طبقات و وادی اور کوئیں ہیں، بعض وادی ایسی ہیں کہ جہنم بھی ہر روز ستّر مرتبہ یا زیادہ اُن سے پناہ مانگتا ہے [2] یہ خود اس مقام کی حالت ہے، اگر اس میں اَور کچھ عذاب نہ ہوتا تو یہی کیا کم تھا! مگر کفّار کی سرزنش کے لیے اَور طرح طرح کے عذاب مہیّا کیے، لوہے کے ایسے بھاری گُرزوں سے فرشتے ماریں گے کہ اگر کوئی گُرز زمین پر رکھ دیا جائے تو تمام جن و انس جمع ہو کر اس کو اُٹھا نہیں سکتے[3] بُختی اونٹ[4] کی گردن برابر بچھو، اور اللہ جانے کس قدر بڑے سانپ کہ اگر ایک مرتبہ کاٹ لیں تو اس کی سوزش، درد، بے چینی ہزار برس تک رہے، تیل کی جلی ہوئی تلچھٹ[5] کی مثل سخت کھولتا پانی پینے کو دیا جائے گا کہ منہ کے قریب ہوتے ہی اس کی تیزی سے چہرے کی کھال گر جائے گی[6]۔ سَر پر گرم پانی بہایا جائے گا[7]۔ جہنمیوں کے بدن سے جو پیپ بہے گی وہ پلائی جائے گی[8] خاردار تھوہڑ[9] کھانے کو دیا جائے گا[10] وہ ایسا ہوگا کہ اگر اس کا ایک قطرہ دنیا میں آئے تو اس کی سوزش و بدبو تمام اہلِ دنیا کی معیشت برباد کردے[11] اور وہ گلے میں جا کر پھندا ڈالے گا، اس کے اتارنے کیلئے پانی مانگیں گے، اُن کو وہ کھولتا پانی دیا

١...... "جامع الترمذي"، أبواب صفة جهنم عن رسول الله ﷺ، باب في بعد قعر جهنم، الحديث: ٢٥٨٨، ص١٩١٢، ملخّصاً.

٢...... "الترغيب والترهيب"، كتاب صفة الجنة والنار، الترهيب من النار ... إلخ، فصل في أوديتها وجبالها، الحديث: ٣٧، ج٤، ص٢٥٣، ملخّصاً.

٣...... "المسند" للإمام أحمد، مسند أبي سعيد الخدري، الحديث: ١١٢٣٣، ج٤، ص٥٨، ملخّصاً.

۴...... ایک قسم کے اونٹ ہیں جو سب اونٹوں سے بڑے ہوتے ہیں۔

۵...... جلی ہوئی تہ۔

٦...... "المسند" للإمام أحمد، مسند أبي سعيد الخدري، الحديث: ١١٦٧٢، ج٤، ص١٤١، ملخّصاً.

٧...... "جامع الترمذي"، أبواب صفة جهنم عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء في صفة شراب، الحديث: ٢٥٨٢، ص١٩١١، ملخّصاً.

٨...... پ١٣، إبراهيم: ١٦/١٧، ملخّصاً.

۹...... کانٹے والا زہریلا پودا

١٠...... پ٢٥، الدخان: ٤٣/٤٤، ملخّصاً.

١١...... "جامع الترمذي"، أبواب صفة جهنم عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء في صفة شراب أهل النار، الحديث: ٢٥٨٥، ص١٩١٢، ملخّصاً.

جائے گا کہ منہ کے قریب آتے ہی منہ کی ساری کھال گل کر اس میں گر پڑے گی، اور پیٹ میں جاتے ہی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا[1] اور وہ شوربے کی طرح بہہ کر قدموں کی طرف نکلیں گی[2] پیاس اس بلا کی ہوگی کہ اس پانی پر ایسے گریں گے جیسے تونس[3] کے مارے ہوئے اونٹ، پھر کفار جان سے عاجز آکر باہم مشورہ کر کے مالک علیہ الصلاۃ والسلام داروغۂ جہنم[4] کو پکاریں گے: اے مالک! (علیہ الصلاۃ والسلام) تیرا رب ہمارا قصہ تمام کر دے! مالک علیہ الصلاۃ والسلام ہزار برس تک جواب نہ دیں گے، ہزار برس کے بعد فرمائیں گے: مجھ سے کیا کہتے ہو، اس سے کہو جس کی نافرمانی کی ہے!، ہزار برس تک رب العزت کو اُس کی رحمت کے ناموں سے پکاریں گے، وہ ہزار برس تک جواب نہ دے گا، اس کے بعد فرمائے گا تو یہ فرمائے گا: دُور ہو جاؤ! جہنم میں پڑے رہو! مجھ سے بات نہ کرو! اس وقت کفار ہر قسم کی خیر سے ناامید ہو جائیں گے[5] اور گدھے کی آواز کی طرح چلّا کر روئیں گے[6] ابتداءً آنسو نکلے گا، جب آنسو ختم ہو جائیں گے تو خون روئیں گے، روتے روتے گالوں میں خندقوں کی مثل گڑھے پڑ جائیں گے، رونے کا خون اور پیپ اس قدر ہوگا کہ اگر اس میں کشتیاں ڈالی جائیں تو چلنے لگیں[7]۔ جہنمیوں کی شکلیں ایسی کریہ ہوں گی کہ اگر دنیا میں کوئی جہنمی اُسی صورت پر لایا جائے تو تمام لوگ اس کی بدصورتی اور بدبُو کی وجہ سے مرجائیں[8]۔ اور جسم ان کا ایسا بڑا کر دیا جائے گا کہ ایک شانہ سے دوسرے تک تیز سوار

1...... "جامع الترمذي"، أبواب صفة جهنم عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء في صفة طعام أهل النار، الحديث: ٢٥٨٦، ص ١٩١٢، ملخّصاً.

2...... "المسند" للإمام أحمد، مسند أبي هريرة، الحديث: ٨٨٧٣، ج٣، ص ٣٠٩، ملخّصاً.

3...... یعنی انتہائی شدید پیاس۔

4...... جہنم کے محافظ۔

5...... "جامع الترمذي"، أبواب صفة جهنم عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء في صفة طعام أهل النار، الحديث: ٢٥٨٦، ص ١٩١٢، ملخّصاً.

6...... "شرح السنة"، كتاب الفتن، باب صفة النار وأهلها، الحديث: ٤٣١٦، ج٧، ص ٦٦٥، ملخّصاً.

7...... "سنن ابن ماجه"، أبواب الزهد، باب صفة النار، الحديث: ٤٣٢٤، ص ٢٧٤٠، ملخّصاً.

8...... "الترغيب والترهيب"، كتاب صفة الجنة والنار، الترهيب من النار أعاذنا الله منها بمنّه وكرمه، فصل في عظم أهل النار وقبحهم فيها، الحديث: ٨٦، ج٤، ص ٢٦٣، مختصراً.

کے لیے تین دن کی راہ ہے [1]۔ ایک ایک داڑھ اُحد کے پہاڑ برابر ہوگی [2] کھال کی موٹائی بیالیس ذراع [3] کی ہوگی [4] زبان ایک کوس [5] دو کوس تک منہ سے باہر گھسٹتی ہوگی کہ لوگ اس کو روندیں گے [6] بیٹھنے کی جگہ اتنی ہوگی جیسے مکہ سے مدینہ تک [7] اور وہ جہنم میں منہ سکوڑے ہوں گے کہ اوپر کا ہونٹ سمٹ کر بیچ سر کو پہنچ جائے گا، اور نیچے کا لٹک کر ناف کو آلگے گا [8] ان مضامین سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کفّار کی شکل جہنم میں انسانی شکل نہ ہوگی کہ یہ شکل احسنِ تقویم [9] ہے، اور یہ اللہ عزوجل کی محبوب ہے؛ کہ اُس کے محبوب کی شکل سے مشابہ ہے، بلکہ جہنمیوں کا وہ حُلیہ ہے جو اوپر مذکور ہوا، پھر آخر میں کفّار کے لیے یہ ہوگا کہ اس کے قد برابر آگ کے صندوق میں اُسے بند کریں گے، پھر اس میں آگ بھڑکائیں گے اور آگ کا قُفل [10] لگایا جائے گا، پھر یہ صندوق آگ کے دوسرے صندوق میں رکھا جائے گا اور ان دونوں کے درمیان آگ جلائی جائے گی اور اس میں بھی آگ کا قفل لگایا جائے گا، پھر اِسی طرح اُس کو ایک اور صندوق میں رکھ کر اور آگ کا قفل لگا کر آگ میں ڈال دیا جائے گا [11] تو اب ہر کافر یہ سمجھے گا کہ اس کے سوا اب کوئی آگ میں نہ رہا، اور یہ عذاب بالائے عذاب ہے، اور اب ہمیشہ اس کے لیے عذاب ہے، جب

۱...... "صحيح مسلم"، كتاب الجنّة وصفة نعيمها وأهلها، باب النار يدخلون الجبارون... إلخ، الحديث: ٧١٨٦، ص١١٧٣، ملخّصاً.

۲......المرجع السابق، الحديث: ٧١٨٥.

۳......یعنی بیالیس (۴۲) ہاتھ

۴...... "جامع الترمذي"، أبواب صفة جهنم عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء في صفة جهنم، الحديث: ٢٥٧٧، ص ١٩١١، ملخّصاً.

۵......تین ہزار گز کی لمبائی۔

۶......المرجع السابق، باب ما جاء في عظم أهل النار، الحديث: ٢٥٨٠، ص ١٩١١، ملخّصاً.

۷...... المرجع السابق، الحديث: ٢٥٧٧.

۸...... المرجع السابق، باب ما جاء في طعام أهل النار، الحديث: ٢٥٨٧، ص ١٩١٢، ملخّصاً.

۹......سب سے اچھی صورت۔

۱۰......تالا۔

۱۱...... "الترغيب والترهيب"، كتاب صفة الجنّة والنار، الترهيب من النار أعاذنا الله منها ... إلخ، فصل في تفاوتهم في العذاب وذكر أهونهم عذابا، الحديث: ٩٢، ج٤، ص٢٦٨، ملتقطاً.

سب جنتی جنت میں داخل ہولیں گے، اور جہنم میں صرف وہی رہ جائیں گے جن کو ہمیشہ کے لیے اس میں رہنا ہے، اس وقت جنت و دوزخ کے درمیان مَوت کو مینڈھے کی طرح لاکر کھڑا کریں گے، پھر مُنادی [۱] جنت والوں کو پکارے گا، وہ ڈرتے ہوئے جھانکیں گے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہاں سے نکلنے کا حکم ہو، پھر جہنمیوں کو پکارے گا، وہ خوش ہوتے ہوئے جھانکیں گے کہ شاید اس مصیبت سے رہائی ہو جائے، پھر ان سب سے پوچھے گا کہ اسے پہچانتے ہو؟ سب کہیں گے: ہاں! یہ مَوت ہے، وہ ذبح کر دی جائے گی، اور کہے گا: اے اہلِ جنت! ہمیشگی ہے، اب مرنا نہیں۔ اور اے اہلِ نار! ہمیشگی ہے، اب موت نہیں، اس وقت اِن کے لیے خوشی پر خوشی ہے، اور اُن کے لیے غم بالائے غم [۲]۔

نَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنيا وَالآخِرَةِ۔

ایمان و کفر کا بیان

ایمان اسے کہتے ہیں کہ سچے دل سے اُن سب باتوں کی تصدیق کرے جو ضروریاتِ دین ہیں [۳] اور کسی ایک ضرورتِ دینی کے انکار کو کفر کہتے ہیں [۴] اگرچہ باقی تمام ضروریات کی تصدیق کرتا ہو۔ ضروریاتِ دین وہ مسائلِ دین ہیں جن کو ہر خاص و عام جانتے ہوں، جیسے اللہ عزَّ وَجَلَّ کی وحدانیت، انبیاء کی نبوت، جنت و نار، حشر و نشر وغیرہا، مثلاً یہ اعتقاد کہ حضورِ اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم خاتم النبیین ہیں، حضور کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہوسکتا [۵]۔ عوام سے مراد وہ

۱...... پکارنے والا

۲...... "سنن ابن ماجه"، أبواب الزهد، باب صفة النار، الحديث: ٤٣٢٧، ص ٢٧٤٠، ملخّصاً.
"الترغيب والترهيب"، كتاب صفة الجنة والنار، الترغيب في الجنّة ونعيمها، فصل في خلود أهل الجنّة وأهل النار فيها وما جاء في ذبح الموت، الحديث: ١٤٧، ج٤، ص٣١٧/٣١٨، ملخّصاً.

۳...... "شرح العقائد النسفيّة"، مبحث الإيمان، ص ١٢٠، ملخّصاً.

۴...... "المسامرة"، الكلام في متعلق الإيمان، ص ٣٣٠، ٣٤٠، ٣٥٧، ملخّصاً.

۵...... "المعتقد المنتقد"، تكميل في تفصيل ما يجب في الإيمان نبينا... إلخ، منها(٢) ختم النبوة، ص١١٩/١٢٠، ملخّصاً.

مسلمان ہیں جو طبقۂ علماء میں نہ شمار کئے جاتے ہوں، مگر علماء کی صحبت سے شرفیاب ہوں، اور مسائلِ علمیہ سے ذوق رکھتے ہوں، نہ وہ کہ کوردہ [1] اور جنگل اور پہاڑوں کے رہنے والے ہوں جو کلمہ بھی صحیح نہیں پڑھ سکتے، کہ ایسے لوگوں کا ضروریاتِ دین سے ناواقف ہونا اُس ضروری کو غیر ضروری نہ کردے گا[2] البتہ ان کے مسلمان ہونے کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ ضروریاتِ دین کے منکر نہ ہوں، اور یہ اعتقاد رکھتے ہوں کہ اسلام میں جو کچھ ہے حق ہے، ان سب پر اِجمالاً ایمان لائے ہوں[3]۔

عقیدہ (۱): اصلِ ایمان صرف تصدیق کا نام ہے، اعمالِ بدن تو اصلاً جزوِ ایمان نہیں، رہا اقرار، اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر تصدیق کے بعد اس کو اظہار کا موقع نہ ملا تو عنداللہ[4] مومن ہے[5] اور اگر موقع ملا اور اُس سے مطالبہ کیا گیا اور اقرار نہ کیا تو کافر ہے، اور اگر مطالبہ نہ کیا گیا تو احکامِ دنیا میں کافر سمجھا جائے گا، نہ اُس کے جنازہ کی نماز پڑھیں گے، نہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کریں گے، مگر عنداللہ مومن ہے اگر کوئی امر خلافِ اسلام ظاہر نہ کیا ہو[6]۔

عقیدہ (۲): مسلمان ہونے کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ زبان سے کسی ایسی چیز کا انکار نہ کرے جو ضروریاتِ دین سے ہے، اگرچہ باقی باتوں کا اقرار کرتا ہو، اگرچہ وہ یہ کہے کہ صرف زبان سے انکار ہے دل میں انکار نہیں[7]؛ کہ بلا اکراہِ شرعی[8] مسلمان کلمۂ کفر صادر نہیں کر

۱......یعنی کم آباد اور چھوٹا گاؤں جسے کوئی نہ جانتا ہو، اور نا ہی وہاں تعلیم کا کوئی سلسلہ ہو۔

۲...... "الفتاوی الرضویة" (الجديدة)، كتاب الطهارة، باب الوضوء، من ضمن الرسالة: "الجود الحلو في أركان الوضوء"، ج۱، ص۱۸۱/۱۸۲، ملخّصاً.

۳......"رد المحتار"، كتاب الجهاد، باب المرتد، ج٦، ص٣٤٣، ملخّصاً۔
"شرح العقائد النسفيّة"، مبحث الإيمان، ص١٢٠/١٢١، ملخّصاً.

۴......اللہ تعالیٰ کے نزدیک۔

۵...... "شرح العقائد النسفيّة"، مبحث الإيمان لا يزيد ولا ينقص، ص١٢١، ١٢٢، ١٢٤، ملخّصاً.

٦...... "النبراس شرح شرح العقائد"، أنّ الإيمان في الشرع هو التصديق، ص٢٥٠، ملخّصاً۔
"ردّ المحتار"، كتاب الجهاد، باب المرتد، ج٦، ص٣٤٢/٣٤٣، ملخّصاً.

۷...... "المسامرة"، الكلام في متعلق الإيمان، ص٣٥٧، ملخّصاً.

۸......بغیر شرعی۔

سکتا، وہی شخص ایسی بات منہ پر لائے گا جس کے دل میں اتنی ہی وقعت ہے کہ جب چاہا انکار کر دیا، اور ایمان تو ایسی تصدیق ہے جس کے خلاف کی اصلاً گنجائش نہیں (۱)۔

مسئلہ ۱: اگر معاذ اللہ کلمۂ کفر جاری کرنے پر کوئی شخص مجبور کیا گیا، یعنی اُسے مار ڈالنے یا اُس کا عضو کاٹ ڈالنے کی صحیح دھمکی دی گئی کہ یہ دھمکانے والے کو اس بات کے کرنے پر قادر سمجھے، تو ایسی حالت میں اس کو رخصت دی گئی ہے، مگر شرط یہ ہے کہ دل میں وہی اطمینانِ ایمانی ہو جو پیشتر تھا (۲) مگر افضل جب بھی یہی ہے کہ قتل ہو جائے اور کلمۂ کفر نہ کہے (۳)۔

مسئلہ ۲: عملِ جوارح (۴) داخلِ ایمان نہیں، البتہ بعض اعمال جو قطعاً مُنافیٔ ایمان ہوں اُن کے مرتکب کو کافر کہا جائے گا، جیسے بُت یا چاند سورج کو سجدہ کرنا، اور قتلِ نبی یا نبی کی توہین یا مصحف شریف یا کعبۂ معظّمہ کی توہین، اور کسی سنّت کو ہلکا بتانا، یہ باتیں یقیناً کُفر ہیں (۵)۔ یونہیں بعض اعمال کفر کی علامت ہیں، جیسے زُنّار (۶) باندھنا، سر پر چُوٹیا رکھنا، قَشْقَہ (۷) لگانا ایسے افعال کے مرتکب کو فقہائے کرام کافر کہتے ہیں (۸)۔ تو جب ان اعمال سے کفر لازم آتا ہے، تو ان کے مرتکب کو ازسرِ نو اسلام لانے اور اس کے بعد اپنی عورت سے تجدیدِ نکاح کا حکم دیا جائے گا۔

عقیدہ (۳): جس چیز کی حِلّت، نصِّ قطعی سے ثابت ہو (۹) اُس کو حرام کہنا، اور جس کی

۱...... "النبراس شرح شرح العقائد"، أنّ الإيمان في الشرع هو التصديق، ص ۲۵۰، ملخّصاً.

۲......"ردّ المحتار"، كتاب الجهاد، باب المرتد، مطلب: ما يشك أنّه ردة... إلخ، ج۶، ص۳۴۶، ملخّصاً.

۳...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الإكراه، الباب الثاني... إلخ، ج۵، ص۳۸، ملخّصاً.

۴......اعضاء کے عمل۔

۵...... "ردّ المحتار"، كتاب الجهاد، باب المرتد، ج۶، ص۳۴۳، ملخّصاً.

۶......وہ دھاگہ یا زنجیر جو ہندو گلے اور بغل کے درمیان ڈالے رہتے اور عیسائی، مجوسی اور یہودی کمر میں باندھتے ہیں۔

۷...... صندل وغیرہ کا نشان یا ٹیکا جو ہندو ماتھے پر لگاتے ہیں۔

۸......"الفتاوى الهندية"، كتاب السير، الباب التاسع في أحكام المرتدين، مطلب موجبات الكفر، أنواع منها يتعلّق بالإيمان والإسلام، ج۲، ص۲۷۶، ملخّصاً،

"الفتاوى الرضوية" (القديمة)، اعتقاديات، إيمان، كفر، شرك... إلخ، قشقه، تلك لگانا، زنار باندهنا... إلخ، ج۱۰ (الجزء الثاني)، ص۱۵۰/۱۵۱، ملخّصاً.

۹......جس کا حلال ہونا دلیلِ یقینی سے ہو۔

حُرمت یقینی ہو اسے حلال بتانا کفر ہے، جبکہ یہ حکم ضروریاتِ دین سے ہو، یا منکِر اس حکمِ قطعی سے آگاہ ہو(۱)۔

مسئلہ ۱: اصولِ عقائد میں تقلید جائز نہیں (۲) بلکہ جو بات ہو یقینِ قطعی کے ساتھ ہو، خواہ وہ یقین کسی طرح بھی حاصل ہو، اس کے حصول میں بالخصوص علمِ استدلالی (۳) کی حاجت نہیں، ہاں! بعض فروعِ عقائد میں تقلید ہوسکتی ہے، اِسی بنا پر خود اہلِ سنّت میں دو گروہ ہیں: ''ماتُرِیدیہ'' کہ امامِ علم الہدیٰ حضرت ابو منصور ماتریدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متبع ہوئے، اور ''اَشاعرہ'' کہ حضرت امام شیخ ابوالحسن اشعری رحمہ اللہ تعالیٰ کے تابع ہیں، یہ دونوں جماعتیں اہلِ سنّت ہی کی ہیں، اور دونوں حق پر ہیں، آپس میں صرف بعض فروع کا اختلاف ہے (۴)۔ اِن کا اختلاف حنفی، شافعی کا سا ہے، کہ دونوں اہلِ حق ہیں، کوئی کسی کی تضلیل و تفسیق نہیں کرسکتا (۵)۔

مسئلہ ۲: ایمان قابلِ زیادتی و نقصان نہیں؛ اس لیے کہ کمی بیشی اُس میں ہوتی ہے جو مقدار یعنی لمبائی، چوڑائی، موٹائی یا گنتی رکھتا ہو، اور ایمان تصدیق ہے اور تصدیق کَیف یعنی ایک حالتِ اِذعانیہ (۶)۔ بعض آیات میں ایمان کا زیادہ ہونا جو فرمایا ہے اُس سے مراد مُؤمَن بہ و مصدَّق بہ ہے، یعنی جس پر ایمان لایا گیا اور جس کی تصدیق کی گئی کہ زمانۂ نزولِ قرآن میں اس کی کوئی حد معیّن نہ تھی، بلکہ احکام نازل ہوتے رہتے اور جو حکم نازل ہوتا اس پر ایمان لازم ہوتا، نہ کہ خود نفسِ ایمان بڑھ گھٹ جاتا ہو، البتہ ایمان قابلِ شدّت و ضُعف ہے کہ یہ کَیف کے عوارض سے ہیں (۷)۔ حضرت صدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تنہا ایمان اس امّت کے تمام افراد کے مجموع

۱...... "الزواجر عن اقتراف الكبائر"، الباب الأوّل في الكبائر الباطنة وما يتبعها، ج ۱، ص ۵۸، ملخّصاً۔
"شرح الفقه الأكبر" لملّا علي القاري، فصل في الكفر صريحاً و كناية، ص ۱۸۸، ملخّصاً۔

۲...... "تفسير روح البيان"، هود، ج ٤، ص ۱۹۱، ملخّصاً۔

۳...... وہ علم جو دلیل کا محتاج ہو۔

۴...... "النبراس شرح شرح العقائد"، بيان اختلاف الأشعريّة والماتريديّه، ص ۲۲، ملخّصاً۔

۵...... گمراہ اور گناہگار نہیں کہہ سکتا۔

۶...... تصدیق اعتماد و یقین کی ایک کیفیت کا نام ہے۔

۷...... "النبراس شرح شرح العقائد"، والإيمان لا يزيد ولا ينقص، ص ۲۵٤-۲۵۷، ملخّصاً۔
البتہ ایمان پختہ یا کمزور ہوجاتا ہے؛ کیونکہ پختگی اور کمزوری کیفیت سے اور کیفیت تصدیق سے متعلق ہیں۔

ایمانوں پر غالب ہے[1]۔

عقیدہ (۴): ایمان و کفر میں واسطہ نہیں، یعنی آدمی یا مسلمان ہوگا یا کافر، تیسری صورت کوئی نہیں کہ نہ مسلمان[2] ہو نہ کافر[3]۔

مسئلہ: نفاق کہ زبان سے دعویٔ اسلام کرنا اور دل میں اسلام سے انکار، یہ بھی خالص کفر ہے[4] بلکہ ایسے لوگوں کے لیے جہنم کا سب سے نیچے کا طبقہ ہے[5]۔ حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے زمانۂ اقدس میں کچھ لوگ اس صفت کے اس نام کے ساتھ مشہور ہوئے کہ ان کے کفرِ باطنی پر قرآن ناطق ہوا، نیز نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے اپنے وسیع علم سے ایک ایک کو پہچانا اور فرما دیا کہ یہ منافق ہے[6]۔ اب اِس زمانہ میں کسی خاص شخص کی نسبت، قطع[7] کے ساتھ منافق نہیں کہا جاسکتا؛ کہ ہمارے سامنے جو دعویٔ اسلام کرے ہم اس کو مسلمان ہی سمجھیں گے[8] جب تک اس سے وہ قول یا فعل جو مُنافیٔ ایمان ہے نہ صادر ہو، البتہ نفاق کی ایک شاخ اِس زمانہ میں پائی جاتی ہے کہ بہت سے بد مذہب اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور دیکھا جاتا ہے تو دعویٔ اسلام کے ساتھ ضروریاتِ دین کا انکار بھی ہے[9]۔

عقیدہ (۵): شرک کے معنی غیرِ خدا کو واجبُ الوجود یا مستحقِ عبادت جاننا، یعنی اُلوہیت میں دوسرے کو شریک کرنا[10] اور یہ کفر کی سب سے بدتر قسم ہے[11] اس کے سوا کوئی بات اگرچہ

۱...... "شعب الإيمان"، باب القول في زيادة الإيمان ونقصانه ...إلخ، الحديث:۳۶، ج۱، ص۶۹، ملخصاً

۲...... ہاں یہ ممکن ہے کہ ہم بوجہ شبہ کے کسی کو نہ مسلمان کہیں نہ کافر جیسے یزید پلید و اسماعیل دہلوی۔

۳...... "شرح العقائد النسفيّة"، مبحث الكبيرة، ص۱۰۹، ملخّصاً.

۴...... "تفسير النسفي"، البقرة: ۸، ص۲٤، ملخّصاً.

۵...... پ۵، النساء: ۱٤٥.

۶...... "المعجم الأوسط"، من اسمها أحمد، الحديث: ۷۹۲، ج۱، ص۲۳۱.

۷...... یعنی یقین۔

۸...... "اليواقيت"، المبحث ۵۱ في بيان الإسلام والإيمان... إلخ، ج۲، ص۳۷۳.

۹...... من إفادات المصنف.

۱۰...... "شرح العقائد النسفيّة"، مبحث الأفعال كلّها بخلق اللّه تعالى والدليل عليها، ص۷۸.

۱۱...... "الفتاوى الرضوية"(الجديدة)، كتاب الحظر والإباحة، اعتقاديات وسير، شرک بدترین اصناف کفر سے ہے، ج۲۱، ص۲٦٤، ملخّصاً.

کیسی ہی شدید کفر ہو حقیقۃً شرک نہیں، ولہٰذا شرعِ مطہّر نے اہلِ کتاب کفّار کے احکام مشرکین کے احکام سے جدا فرمائے، کتابی کا ذبیحہ حلال، مشرک کا مُردار[1] کتابیہ سے نکاح ہوسکتا ہے، مشرکہ سے نہیں ہوسکتا[2]۔

امام شافعی کے نزدیک کتابی سے جزیہ[3] لیا جائے گا، مشرک سے نہ لیا جائے گا، اور کبھی شرک بول کر مطلق کفر مراد لیا جاتا ہے یہ جو قرآنِ عظیم میں فرمایا کہ ''شرک نہ بخشا جائے گا'' وہ اسی معنی پر ہے، یعنی اصلاً کسی کفر کی مغفرت نہ ہوگی، باقی سب گناہ اللہ عزوجل کی مشیت پر ہیں، جسے چاہے بخش دے[4]۔

عقیدہ (۶): مرتکبِ کبیرہ مسلمان ہے[5] اور جنت میں جائے گا، خواہ اللہ عزّ وجل اپنے محض فضل سے اس کی مغفرت فرمادے، یا حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی شفاعت کے بعد، یا اپنے کیے کی کچھ سزا پاکر، اُس کے بعد کبھی جنت سے نہ نکلے گا[6]۔

مسئلہ: جو کسی کافر کے لیے اُس کے مرنے کے بعد مغفرت کی دعا کرے، یا کسی مردہ مُرتد کو مرحوم یا مغفور، یا کسی مُردہ ہندو کو بیکنٹھ باشی[7] کہے، وہ خود کافر ہے[8]۔

۱...... "تفسير غرائب القرآن ورغائب الفرقان"، البقرة: ۱۷۳، ج۱، ص۴۷۱، ملخّصاً.

۲...... المرجع السابق، البقرة: ۲۲۱، ج۱، ص۶۰۹/۶۱۰، ملخّصاً،

"الدرّ المختار"، كتاب النكاح، فصل في المحرمات، مطلب: مهم في وطء السراري اللاتي... إلخ، ج۴، ص۱۳۲.

۳......اسلامی حکومت میں اہلِ کتاب یعنی عیسائیوں اور یہودیوں سے سالانہ ٹیکس۔

۴...... "شرح العقائد النسفية"، مبحث الكبيرة، ص۱۱۲/۱۱۳.

۵...... المرجع السابق۔

۶...... المرجع السابق، مبحث أهل الكبائر من المؤمنين لا يخلدون في النار، ص۱۱۸/۱۱۹.

۷......جنّتی۔

۸......"الفتاوى الرضوية" (الجديدة)، كتاب الحظر والإباحة، اعتقاديات والسير، ہندو بلاشبہ قطعی طور پر کافر ہیں، في ضمن الرسالة: "جلي النصّ في أماكن الرخص"، کافر کیلئے دعائے مغفرت... إلخ، ج۲۱، ص۱۲۴/۲۲۸، ملخّصاً.

عقیدہ (۷): مسلمان کو مسلمان، کافر کو کافر جاننا ضروریاتِ دین سے ہے، اگرچہ کسی خاص شخص کی نسبت یہ یقین نہیں کیا جاسکتا کہ اس کا خاتمہ ایمان یا معاذ اللہ کفر پر ہوا، تاوقتیکہ اس کے خاتمہ کا حال دلیلِ شرعی سے ثابت نہ ہو، مگر اس سے یہ نہ ہوگا کہ جس شخص نے قطعاً کفر کیا ہو اس کے کُفر میں شک کیا جائے؛ کہ قطعی کافر کے کفر میں شک بھی آدمی کو کافر بنا دیتا ہے[1] خاتمہ پر بِنا روزِ قیامت، اور ظاہر پر مدارِ حکمِ شرع ہے، اس کو یوں سمجھو کہ کوئی کافر مثلاً یہودی یا نصرانی یا بُت پرست مر گیا، تو یقین کے ساتھ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ کفر پر مرا، مگر ہم کو اللہ و رسول کا حکم یہی ہے کہ اُسے کافر ہی جانیں، اس کی زندگی میں اور موت کے بعد تمام وہی معاملات اس کے ساتھ کریں جو کافروں کے لیے ہیں، مثلاً میل جول، شادی بیاہ، نمازِ جنازہ، کفن دفن، جب اس نے کفر کیا تو فرض ہے کہ ہم اسے کافر ہی جانیں، اور خاتمہ کا حال علمِ الٰہی پر چھوڑیں، جس طرح جو ظاہراً مسلمان ہو اَور اُس سے کوئی قول و فعل خلافِ ایمان نہ ہو، فرض ہے کہ ہم اسے مسلمان ہی مانیں، اگرچہ ہمیں اس کے خاتمہ کا بھی حال معلوم نہیں۔ اِس زمانہ میں بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ ''میاں... ! جتنی دیر اسے کافر کہو گے اُتنی دیر اللہ اللہ کرو، یہ ثواب کی بات ہے''، اس کا جواب یہ ہے کہ ہم کب کہتے ہیں کہ کافر کافر کا وظیفہ کرلو... ؟! مقصود یہ ہے کہ اُسے کافر جانو اور پوچھا جائے تو قطعاً کافر کہو، نہ یہ کہ اپنی صُلحِ کل[2] سے اس کے کُفر پر پردہ ڈالو۔

تنبیہِ ضروری: حدیث میں ہے:

((سَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي ثَلٰثًا وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا وَاحِدَةً))

''یہ امت تہتّر فرقے ہوجائے گی، ایک فرقہ جنتی ہوگا باقی سب جہنمی، صحابہ نے عرض کی:

((مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟))

''وہ ناجی[3] فرقہ کون ہے یارسول اللہ؟''

۱...... ''الدرّ المختار''، كتاب الجهاد، باب المرتد، ج۶، ص۳۵۶/۳۵۷، ملخّصاً.

۲......یعنی اپنی ملی جُلی طبیعت سے سب فِرقوں کو صحیح وحق کہنے۔

۳......جہنّم سے نجات پانے والا۔

فرمایا:

((مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِيْ))(۱)

''وہ جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں''، یعنی سنّت کے پیرو۔

دوسری روایت میں ہے، فرمایا:

((هُمُ الْجَمَاعَةُ))

''وہ جماعت ہے''۔

یعنی مسلمانوں کا بڑا گروہ ہے جسے سوادِ اعظم فرمایا، اور فرمایا جو اس سے الگ ہوا جہنم میں الگ ہوا(۲) اسی وجہ سے اس ''ناجی فرقہ'' کا نام ''اہلِ سنت و جماعت'' ہوا(۳) ان گمراہ فرقوں میں بہت سے پیدا ہو کر ختم ہو گئے، بعض ہندوستان میں نہیں، ان فرقوں کے ذکر کی ہمیں کیا حاجت؟!؛ کہ نہ وہ ہیں، نہ اُن کا فتنہ، پھر ان کے تذکرہ سے کیا مطلب؟! جو اِس ہندوستان میں ہیں، مختصراً ان کے عقائد کا ذکر کیا جاتا ہے؛ کہ ہمارے عوام بھائی ان کے فریب میں نہ آئیں، کہ حدیث میں ارشاد ہوتا ہے:

((وَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا يَفْتِنُوْنَكُمْ))(۴)

''اپنے کو ان سے دُور رکھو اور انہیں اپنے سے دور کرو؛ کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں؛ کہیں

۱...... "سنن ابن ماجه"، أبواب الفتن، باب افتراق الأمم، الحديث: ۳۹۹۱، ۳۹۹۳، ص۲۷۱٦، ملخصاً۔
"جامع الترمذي"، أبواب الإيمان عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء في افتراق هذه الأمة، الحديث: ۲٦٤۱، ص۱۹۱۸، ملخصاً۔

۲...... "جامع الترمذي"، أبواب الإيمان عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء في لزوم الجماعة، الحديث: ۲۱٦۷، ص۱۸٦۹، ملخصاً۔

۳...... "مرقاة المفاتيح"، كتاب الإيمان، ج۱، ص۴۱۸/۴۱۹، ملخصاً۔
"شرح العقائد النسفيّة"، تقسيم الأحكام الشرعية إلى ما يتعلق بكيفية العمل وإلى ... إلخ، ص۷، ملخصاً۔

۴......"صحيح مسلم"، مقدمة الكتاب للإمام مسلم، باب النهي عن الرواية عن الضعفاء ... إلخ، الحديث: ۷، ص۹، مختصراً۔

وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں''۔

(۱) **قادیانی**: کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے پیرو ہیں، اس شخص نے اپنی نبوت کا دعویٰ کیا اور انبیائے کرام علیہم السلام کی شان میں نہایت بیباکی کے ساتھ گستاخیاں کیں، خصوصاً حضرت عیسیٰ روح اللہ وکلمۃ اللہ علیہ الصلاۃ والسلام اور ان کی والدہ ماجدہ طیّبہ طاہرہ صدیقہ مریم کی شانِ جلیل میں تو وہ بیہودہ کلمات استعمال کیے جن کے ذکر سے مسلمانوں کے دل ہل جاتے ہیں، مگر ضرورتِ زمانہ مجبور کر رہی ہے کہ لوگوں کے سامنے اُن میں کے چند بطورِ نمونہ ذکر کیے جائیں، خود مدّعیِ نبوت بننا کافر ہونے اور ابدالآباد جہنم میں رہنے کے لیے کافی تھا؛ کہ قرآنِ مجید کا انکار اور حضور خاتم النبیین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو خاتم النبیین نہ ماننا ہے، مگر اُس نے اتنی ہی بات پر اکتفا نہ کیا بلکہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی تکذیب وتوہین کا وبال بھی اپنے سَر لیا، اور یہ صدہا کُفر کا مجموعہ ہے؛ کہ ہر نبی کی تکذیب مستقلاً کفر ہے، اگرچہ باقی انبیاء ودیگر ضروریات کا قائل بنتا ہو، بلکہ کسی ایک نبی کی تکذیب سب کی تکذیب ہے، چنانچہ آیہ

﴿كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحٍ الْمُرْسَلِينَ﴾[1]

وغیرہ اس کی شاہد ہیں، اور اس نے تو صدہا کی تکذیب کی، اور اپنے کو نبی سے بہتر بتایا، ایسے شخص اور اس کے متّبعین کے کافر ہونے میں مسلمانوں کو ہرگز شک نہیں ہوسکتا، بلکہ ایسے کی تکفیر میں اس کے اقوال پر مطلع ہو کر جو شک کرے خود کافر[2] اب اُس کے اقوال سُنیے: ''اِزالہَ اَوہام'' صفحہ ۵۳۳: ''خدا تعالیٰ نے ''براہین احمدیہ'' میں اس عاجز کا نام اُمّتی بھی رکھا اور نبی بھی''[3]۔

''انجام آتھم'' صفحہ ۵۲ میں ہے: ''اے احمد! تیرا نام پورا ہو جائے گا قبل اس کے جو میرا نام پورا ہو''[4]۔ صفحہ ۵۵ میں ہے: ''تجھے خوشخبری ہو اے احمد! تو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے''[5]۔

۱...... پ۱۹، الشعراء: ۱۰۵.

۲...... "الدرّ المختار"، كتاب الجهاد، باب المرتد، ج٦، ص٣٥٦/٣٥٧، ملخّصاً.

۳...... "روحاني خزائن"، ج ٣، ص ٣٨٦.

۴......المرجع السابق، ج ١١، ص٥٢.

۵...... المرجع السابق، ص٥٥.

رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی شانِ اقدس میں جو آیتیں تھیں انہیں اپنے اوپر جما لیا۔ ''انجام'' صفحہ ۷۸ میں کہتا ہے:

﴿وَمَآ أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ﴾[1]

''تجھ کو تمام جہان کی رحمت کے واسطے روانہ کیا''۔

نیز یہ آیۂ کریمہ ﴿وَمُبَشِّراً بِرَسُوْلٍ يَّأْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ﴾[2] سے اپنی ذات مراد لیتا ہے[3]۔ ''دافع البلاء'' صفحہ ۶ میں ہے: مجھ کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''أَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ أَوْلَادِيْ أَنْتَ مِنِّيْ وَأَنَا مِنْكَ''۔

''یعنی اے غلام احمد! تو میری اولاد کی جگہ ہے، تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں''۔[4]

''اِزالۂ اَوہام'' صفحہ ۶۸۸ میں ہے: ''حضرت رسولِ خدا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے اِلہام و وحی غلط نکلی تھیں''[5]۔ صفحہ ۸ میں ہے: ''حضرت موسیٰ کی پیش گوئیاں بھی اس صورت پر ظہور پذیر نہیں ہوئیں جس صورت پر حضرت موسیٰ نے اپنے دل میں امید باندھی تھی، غایت ما في الباب[6] یہ ہے کہ حضرت مسیح کی پیش گوئیاں زیادہ غلط نکلیں''[7]۔

''اِزالۂ اَوہام'' صفحہ ۷۷۵ میں ہے: ''سورۂ بقر میں جو ایک قتل کا ذکر ہے کہ گائے کی بوٹیاں نعش پر مارنے سے وہ مقتول زندہ ہو گیا تھا اور اپنے قاتل کا پتا دے دیا تھا، یہ محض موسیٰ علیہ السلام کی دھمکی تھی، اور علمِ مِسمریزم تھا''[8]۔

اُسی کے صفحہ ۵۵۳ میں لکھتا ہے: ''حضرت ابراہیم علیہ السلام کا چار پرندے کے معجزے کا

۱...... پ۱۷، الانبياء: ۱۰۷.　　۲...... پ۲۸، الصف: ٦.

۳...... "روحاني خزائن"، ج۱۱، ص۷۸.

۴...... المرجع السابق، ج ۱۸، ص۲۲۷.

۵...... المرجع السابق، ج۳، ص ٤٧١.

۶......اس بارے میں نتیجہ اور انتہاء۔

۷...... "روحاني خزائن"، ج۳، ص۱۰٦.

۸...... المرجع السابق، ص۲٥٨.

ذکر جو قرآن شریف میں ہے وہ بھی اُن کا مِسمر یزم کا عمل تھا''[1]۔

صفحہ ۶۲۹ میں ہے: ''ایک باشاہ کے وقت میں چار سو نبی نے اُس کے فتح کے بارے میں پیشگوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے، اور بادشاہ کو شکست ہوئی بلکہ وہ اسی میدان میں مر گیا''[2]۔

اُسی کے صفحہ ۲۸، ۲۶ میں لکھتا ہے: ''قرآن شریف میں گندی گالیاں بھی ہیں، اور قرآنِ عظیم سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے''[3]۔

اور اپنی ''براہینِ احمدیہ'' کی نسبت ''اِزالہ'' صفحہ ۵۳۳ میں لکھتا ہے: ''براہینِ احمدیہ خدا کا کلام ہے''[4]۔

''اَربعین'' نمبر۲ صفحہ ۱۳ پر لکھا: ''کامل مہدی نہ موسیٰ تھا، نہ عیسیٰ''[5] اِن اُولوالعزم مرسَلین کا ہادی ہونا درکنار، پورے راہ یافتہ بھی نہ مانا۔

اب خاص حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی شان میں جو گستاخیاں کیں اُن میں سے چند یہ ہیں۔ ''معیار'' صفحہ ۱۳: ''اے عیسائی مِشنر یو![6] اب ربّنا المسیح مت کہو، اور دیکھو کہ آج تم میں ایک ہے جو اُس مسیح سے بڑھ کر ہے''[7]۔

صفحہ ۱۳ و ۱۴ میں ہے: ''خدا نے اِس امّت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اُس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے، اور اس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا، تاکہ یہ اشارہ ہو کہ عیسائیوں کا مسیح کیسا خدا ہے...؟! جو احمد کے ادنیٰ غلام سے بھی مقابلہ نہیں کرسکتا...! یعنی وہ کیسا مسیح ہے جو اپنے قرب اور شفاعت کے مرتبہ میں احمد کے غلام سے بھی کمتر ہے...؟!''[8]

۱...... "روحاني خزائن"، ج ۳، ص۵۰۶.

۲...... المرجع السابق، ص ۴۳۹.

۳...... المرجع السابق، ص ۱۱٦.

۴...... المرجع السابق، ص ۳۸٦.

۵...... "روحاني خزائن"، ج ۱۷، ص ۳٦۰.

٦......اے عیسائی تبلیغی ادارو!

۷...... "معیار"۔

۸......المرجع السابق۔

''کشتی''، صفحہ ۱۳ میں ہے: ''مثیلِ موسیٰ، موسیٰ سے بڑھ کر، اور مثیلِ ابن مریم، ابنِ مریم سے بڑھ کر''(۱)۔

نیز صفحہ ۱۶ میں ہے: ''خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ مسیحِ محمدی، مسیحِ مُوسوِی سے افضل ہے''(۲)۔

''دافع البلا''، صفحہ ۲۰ میں ہے: ''اب خدا بتلاتا ہے کہ دیکھو! میں اس کا ثانی پیدا کروں گا جو اُس سے بھی بہتر ہے، جو غلام احمد ہے یعنی احمد کا غلام۔

ابنِ مریم کے ذکر کو چھوڑ و

اُس سے بہتر غلام احمد ہے

یہ باتیں شاعرانہ نہیں بلکہ واقعی ہیں، اور اگر تجربہ کی رو سے خدا کی تائید مسیح ابن مریم سے بڑھ کر میرے ساتھ نہ ہو تو میں جھوٹا ہوں''(۳)۔

''دافع البلا''، ص ۱۵: ''خدا تو، بہ پابندی اپنے وعدوں کے ہر چیز پر قادر ہے، لیکن ایسے شخص کو دوبارہ کسی طرح دنیا میں نہیں لا سکتا، جس کے پہلے فتنہ نے ہی دنیا کو تباہ کر دیا ہے''(۴)۔

''انجام آتھم''، ص ۴۱ میں لکھتا ہے: ''مریم کا بیٹا کُشلیا کے بیٹے سے کچھ زیادت نہیں رکھتا''(۵)۔

''کشتی''، ص ۵۶ میں ہے: ''مجھے قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، کہ اگر مسیح ابنِ مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کلام جو میں کر سکتا ہوں وہ ہرگز نہ کر سکتا، اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں وہ ہرگز دکھلا نہ سکتا''(۶)۔

''اعجاز احمدی''، ص ۱۳: ''یہود تو حضرت عیسیٰ کے معاملہ میں اور ان کی پیشگوئیوں کے بارے میں ایسے قوی اعتراض رکھتے ہیں کہ ہم بھی جواب میں حیران ہیں، بغیر اس کے کہ یہ کہہ دیں

۱...... "روحاني خزائن"، ج ۱۹، ص ۱٤.

۲......المرجع السابق، ص۱۷.

۳......المرجع السابق، ج ۱۸، ص ۲٤۰، "دافع البلاء"، ص ۲۰/۲۱، ملتقطاً.

۴...... "روحاني خزائن"، ج ۱۸، ص۲۳٥.

۵...... المرجع السابق، ج ۱۱، ص ٤۱.

٦...... المرجع السابق، ج۱۹، ص ٦۰.

کہ ''ضرور عیسیٰ نبی ہے؛ کیونکہ قرآن نے اُس کو نبی قرار دیا ہے، اَور کوئی دلیل اُن کی نبوت پر قائم نہیں ہوسکتی، بلکہ ابطالِ نبوت[1] پر کئی دلائل قائم ہیں''[2]۔

اس کلام میں یہودیوں کے اعتراض، صحیح ہونا بتایا، اور قرآن عظیم پر بھی ساتھ لگے یہ اعتراض جمادیا کہ قرآن ایسی بات کی تعلیم دے رہا ہے جس کے بُطلان پر دلیلیں قائم ہیں۔

ص ۱۴ میں ہے: ''عیسائی تو اُن کی خدائی کو روتے ہیں، مگر یہاں نبوت بھی اُن کی ثابت نہیں''[3]۔

اسی کتاب کے ص ۲۴ میں لکھا: ''کبھی آپ کو شیطانی اِلہام بھی ہوتے تھے''۔

مسلمانو! تمہیں معلوم ہے کہ شیطانی اِلہام کس کو ہوتا ہے؟ قرآن فرماتا ہے:

﴿تَنَزَّلُ عَلٰی كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ﴾[4]

بڑے بہتان والے سخت گنہگار پر شیطان اُترتے ہیں[5]۔

اسی صفحہ میں لکھا: ''اُن کی اکثر پیش گوئیاں غلطی سے پُر ہیں''[6]۔

صفحہ ۱۳ میں ہے: ''افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اُن کی پیش گوئیوں پر یہود کے سخت اعتراض ہیں، جو ہم کسی طرح اُن کو دفع نہیں کرسکتے''[7]۔

صفحہ ۱۴: ''ہائے! کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیش گوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں''[8]۔

اس سے ان کی نبوت کا انکار ہے، چنانچہ اپنی کتاب ''کشتی نوح''، ص ۵ میں لکھتا ہے: ''ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیش گوئیاں ٹل جائیں''[9]۔

۱...... عیسی علیہ السلام کے نبی نہ ہونے۔

۲...... "روحاني خزائن"، ج ۱۹، ص ۱۲۰.

۳...... المرجع السابق، ص ۱۲۱.

۴...... پ۱۹، الشعراء: ۲۲۲.

۵...... "روحاني خزائن"، ج۱۹، ص ۱۳۳.

۶...... المرجع السابق۔

۷...... المرجع السابق، ص ۱۲۱.

۸...... المرجع السابق۔

۹...... المرجع السابق، ص۵۔

اور ''دافع الوساوس'' ص ۳ و ''ضمیمۂ اَنجامِ آتھم'' ص ۷ پر اِس کو سب رُسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی اور ذلت کہتا ہے[1]۔

''دافع البلا'' ٹائٹل پیج صفحہ ۳ پر لکھتا ہے: ''ہم مسیح کو بیشک ایک راستباز آدمی جانتے ہیں کہ اپنے زمانہ کے اکثر لوگوں سے البتہ اچھا تھا واللہ تعالی اعلم، مگر وہ حقیقی منجی نہ تھا، حقیقی منجی وہ ہے جو حجاز میں پیدا ہوا تھا، اور اب بھی آیا مگر بُروز کے طور پر[2] خاکسار غلام احمد از قادیان''[3]۔

آگے چل کر راستبازی کا بھی فیصلہ کر دیا کہتا ہے: ''یہ ہمارا بیان نیک ظنّی کے طور پر ہے، ورنہ ممکن ہے کہ عیسیٰ کے وقت میں بعض راستباز اپنی راستبازی میں عیسیٰ سے بھی اعلیٰ ہوں''[4]۔

اسی کے صفحہ ۴ میں لکھا: ''مسیح کی راستبازی اپنے زمانہ میں دوسرے راستبازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی، بلکہ یحییٰ کو اُس پر ایک فضیلت ہے؛ کیونکہ وہ (یحییٰ) شراب نہ پیتا تھا، اور کبھی نہ سنا کہ کسی فاحشہ عورت نے اپنی کمائی کے مال سے اُس کے سر پر عِطر مَلا تھا، یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اُس کے بدن کو چھُوا تھا، یا کوئی بے تعلق جوان عورت اُس کی خدمت کرتی تھی، اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام ''حصور'' رکھا، مگر مسیح کا نہ رکھا؛ کیونکہ ایسے قصّے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے''[5]۔

''ضمیمۂ اَنجامِ آتھم'' ص ۷ میں لکھا: ''آپ کا کنجریوں سے مَیلان اور صحبت بھی، شاید اِسی وجہ سے ہو کہ جدّی مناسبت درمیان ہے، ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اُس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا دے، اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے، اور اپنے بالوں کو اُس کے پیروں پر ملے، سمجھنے والے یہ سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا

۱...... المرجع السابق، ج۱۱، ص۳۱۱.

۲......ظاہری طور پر

۳...... "روحاني خزائن"، ج۱۸، ص۲۱۹.

۴...... المرجع السابق، ج۱۸، ۲۲۰.

۵......"دافع البلاء"۔

آدمی ہوسکتا ہے''(1)۔

نیز اس رسالہ میں اُس مقدّس و برگزیدہ رسول پر اَور نہایت سخت سخت حملے کیے، مثلاً شریر، مکّار، بدعقل، فحش گو، بدزبان، جھوٹا، چور، خللِ دماغ والا، بدقسمت، نِرا فریبی، پیروئے شیطان(2) حد یہ کہ صفحہ ۷ پر لکھا: ''آپ کا خاندان بھی نہایت پاک ومطہّر ہے، تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں، جن کے خون سے آپ کا وجود ہوا''(3)۔

ہر شخص جانتا ہے کہ دادی باپ کی ماں کو کہتے ہیں، تو اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے باپ کا ہونا بیان کیا جو قرآن کے خلاف ہے، اور دوسری جگہ یعنی ''کشتی نوح'' صفحہ ۱۶ میں تصریح کر دی: ''یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں، یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں، یعنی یوسف اور مریم کی اولاد تھے''(4)۔

حضرت مسیح علیہ الصلاۃ والسلام کے معجزات سے ایک دم صاف انکار کر بیٹھا۔

''انجامِ آتھم'' صفحہ ۶ میں لکھتا ہے: ''حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہ ہوا''(5)۔

صفحہ ۷ پر لکھا: ''اُس زمانہ میں ایک تالاب سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے، آپ سے کوئی معجزہ ہوا بھی تو وہ آپ کا نہیں، اُس تالاب کا ہے، آپ کے ہاتھ میں سِوا مکر وفریب کے کچھ نہ تھا''(6)۔

''اِزالہ'' کے صفحہ ۴ میں ہے: ''ماسِوائے اِس کے اگر مسیح کے اصلی کاموں کو اُن حواشی سے الگ کر کے دیکھا جائے جو محض افتراء یا غلط فہمی سے گڑھے ہیں تو کوئی اعجوبہ نظر نہیں آتا، بلکہ مسیح کے معجزات پر جس قدر اعتراض ہیں میں نہیں سمجھ سکتا کہ کسی اور نبی کے خَوارق(7) پر ایسے شبہات

1...... "روحاني خزائن"، ج۱۸، ۲۲۰.

2...... المرجع السابق، ج۱۱، ص ۲۹۱.

3...... المرجع السابق۔

4...... "روحاني خزائن"، ج۱۹، ص ۱۸.

5...... المرجع السابق، ج۱۱، ص۶.

6...... المرجع السابق، ص۷.

7...... نبی کے معجزات۔

ہوں، کیا تالاب کا قصہ مسیحی معجزات کی رونق نہیں دُور کرتا''[1]۔

کہیں اُن کے معجزہ کو کَل[2] کا کھلونا بتاتا ہے، کہیں مسمر یزم بتا کر کہتا ہے: ''اگر یہ عاجز اِس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو اِن اعجوبہ نمائیوں میں ابنِ مریم سے کم نہ رہتا''[3]۔

اور مسمر یزم کا خاصہ یہ بتایا کہ ''جو اپنے تئیں اس مشغولی میں ڈالے، وہ رُوحانی تاثیروں میں جو روحانی بیماریوں کو دور کرتی ہیں، بہت ضعیف اور نکما ہو جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ گو مسیح جسمانی بیماریوں کو اِس عمل کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے، مگر ہدایت وتوحید اور دینی استقامتوں کے دِلوں میں قائم کرنے میں اُن کا نمبر ایسا کم رہا کہ قریب قریب نا کام رہے[4]۔

غرض اِس دجّال قادیانی کے مُزخرفات[5] کہاں تک گنائے جائیں، اِس کے لیے دفتر چاہیے، مسلمان اِن چند خرافات سے اُس کے حالات بخوبی سمجھ سکتے ہیں، کہ اُس نبی اُولوالعزم کے فضائل جو قرآن میں مذکور ہیں، اُن پر یہ کیسے گندے حملے کر رہا ہے...! تعجب ہے اُن سادہ لوحوں پر کہ ایسے دجّال کے متبع ہو رہے ہیں، یا کم از کم مسلمان جانتے ہیں...! اور سب سے زیادہ تعجب اُن پڑھے لکھے کٹ بگڑوں سے کہ جان بوجھ کر اس کے ساتھ جہنم کے گڑھوں میں گر رہے ہیں...! کیا ایسے شخص کے کافر، مرتد، بے دین ہونے میں کسی مسلمان کو شک ہوسکتا ہے۔

حَاشَ لِلّٰہِ! ''مَنْ شَكَّ فِيْ عَذَابِه وَكُفْرِه فَقَدْ كَفَرَ''[6]

''جو اِن خباثتوں پر مطلع ہو کر اُس کے عذاب وکفر میں شک کرے، خود کافر ہے''۔

(۲) **رافضی**: اِن کے مذہب کی کچھ تفصیل اگر کوئی دیکھنا چاہے تو ''تحفۂ اِثنا عشریہ''[7]

۱...... المرجع السابق، ج۳، ص۱۰۶.

۲...... چابی۔

۳...... "روحاني خزائن"، ج۳، ص۲۵۸.

۴...... المرجع السابق۔

۵...... جھوٹی اور بیہودہ باتیں۔

۶...... "الفتاوى الرضوية" (الحديدة)، كتاب الحظر والإباحة، اعتقاديات وسير، في ضمن الرسالة: "الرمز المرصف على سؤال مولانا السيّد آصف"، ج۲۱، ص۲۷۹.

۷...... اس کتاب کے مصنف حضرت شاہ عبدالعزیز محدثِ دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں، اور یہ کتاب اپنے موضوع میں لاجواب وبے نظیر ہے۔

دیکھیے، چند مختصر باتیں یہاں گزارش کرتا ہوں۔

صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان میں یہ فرقہ نہایت گستاخ ہے، یہاں تک کہ اُن پر سبّ وشتم ان کا عام شیوہ ہے، بلکہ باستثنائے چند سب کو معاذ اللہ کافر[1] ومنافق قرار دیتا ہے۔ حضرات خلفائے ثلثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ''خلافتِ راشدہ'' کو خلافتِ غاصبہ کہتا ہے، اور مولیٰ علی نے جو اُن حضرات کی خلافتیں تسلیم کیں اور اُن کے مَدائح وفضائل بیان کیے، اُس کو تقیہ وبزدلی پر محمول کرتا ہے۔ کیا معاذ اللہ! منافقین وکافرین کے ہاتھ پر بیعت کرنا اور عمر بھر اُن کی مدح وستائش سے رطب اللسان رہنا شیرِ خدا کی شان ہوسکتی ہے...؟! سب سے بڑھ کر یہ کہ قرآنِ مجید اُن کو ایسے جلیل ومقدّس خطابات سے یاد فرماتا ہے، وہ تو وہ، اُن کے اتباع کرنے والوں کی نسبت فرماتا ہے کہ اللہ اُن سے راضی وہ اللہ سے راضی[2] کیا کافروں، منافقوں کے لیے اللہ عزّ وجل کے ایسے ارشادات ہوسکتے ہیں...؟! پھر نہایت شرم کی بات ہے کہ مولیٰ علی کرّم اللہ وجہہ الکریم تو اپنی صاحبزادی فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں دیں، اور یہ فرقہ کہے: تقیۃً ایسا کیا۔ کیا جان بوجھ کر کوئی مسلمان اپنی بیٹی کافر کو دے سکتے ہیں...؟![3] نہ! کہ وہ مقدس حضرات جنہوں نے اسلام کے لیے اپنی جانیں وقف کردیں اور حق گوئی اور اتباع حق میں ﴿لَا یَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَائِمٍ﴾[4] کے سچے مصداق تھے۔

پھر خود سید المرسلین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی دو شاہزادیاں یکے بعد دیگرے حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں آئیں[5] اور صدیق وفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی

۱...... "تحفہ اثناء عشریۃ" (اُردو)، باب۹: أحکام فقہیہ: جن میں شیعوں نے ثقلین... إلخ، صحابہ کی تکفیر کرنا، ص۴۹۲، ملخّصاً.

۲...... پ۱۱، التوبۃ: ۱۰۰.

۳...... "تحفہ اثناء عشریۃ" (اُردو)، باب۱۱: خصوصیاتِ مذہبِ شیعہ، فصل نمبر۳، ھفوۃ۱، ص۶۸۸/۶۸۹، ملخّصاً.

۴...... پ۶، المائدۃ: ۵٤.

۵...... "السنن الکبری" للبیھقي، کتاب النکاح، باب تسمیۃ أزواج النبي صلی اللہ علیہ وسلم، ج۷، ص۱۱۲، ملخّصاً، "تاریخ الخلفاء" للسیوطي، ذو النورین، عثمان بن عفان، نسبہ ومولدہ ولقبہ، ص۱٤۸، ملخّصاً.

صاحب زادیاں شرفِ زوجیت سے مشرف ہوئیں [1] کیا حضور کے ایسے تعلقات جن سے ہوں اُن کی نسبت وہ ملعون الفاظ کوئی ادنیٰ عقل والا ایک لمحہ کے لیے جائز رکھ سکتا ہے... ؟! ہرگز نہیں !، ہرگز نہیں !۔

اِس فرقہ کا ایک عقیدہ یہ ہے کہ اللہ عزّ وجل پر اَصلح واجب ہے ''یعنی جو کام بندے کے حق میں نافع ہو اللہ عزّ وجل پر واجب ہے کہ وہی کرے، اُسے کرنا پڑے گا [2]۔

ایک عقیدہ یہ ہے کہ ''ائمۂ اَطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم، انبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں''۔ اور یہ بالاجماع کفر ہے؛ کہ غیرِ نبی کو نبی سے افضل کہنا ہے [3]۔

ایک عقیدہ یہ ہے کہ ''قرآن مجید محفوظ نہیں، بلکہ اُس میں سے کچھ پارے یا سورتیں یا آیتیں یا الفاظ امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا دیگر صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم نے نکال دیئے'' مگر تعجب ہے کہ مولیٰ علی کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ نے بھی اُسے ناقص ہی چھوڑا... ؟! اور یہ عقیدہ بھی بالاِجماع کُفر ہے؛ کہ قرآن مجید کا انکار ہے [4]۔

ایک عقیدہ یہ ہے کہ ''اللہ عزّ وجل کوئی حکم دیتا ہے، پھر یہ معلوم کرکے کہ مصلحت اس کے غیر میں ہے، پچھتاتا ہے''۔ اور یہ بھی یقینی کفر ہے؛ کہ خدا کو جاہل بتانا ہے [5]۔

ایک عقیدہ یہ ہے کہ ''نیکیوں کا خالق اللہ ہے اور برائیوں کے خالق یہ خود ہیں'' مجوس [6]

۱...... "مدارج النبوّت"، قسم پنجم، باب دوم ذکر أزواج مطہرات آنحضرت ﷺ، ج۲، ص٤٦٤، ملخّصاً.

۲...... "تحفه اثناء عشرية" (أردو)، باب۵: مسائلِ إلٰهيات، عقیده نمبر۱۹، ص۲۹٥/۲۹٦، ملخّصاً.

۳......المرجع السابق، باب٦: انبیاء پر ایمان اور ان کی نبوّت، عقیده نمبر۲، ص۳۱۳، عقیده نمبر۱۰، ص۳۳٦،

"المستند المعتمد"، الثالثة: الرافضة، ص۲۲٤/۲۲٥۔

"الفتاوی الرضوية" (الجديدة)، ج١٤، ص٦٤٠.

۴...... "المستند المعتمد"، الثالثة: الرافضة، ص۲۲٤/۲۲٥.

۵...... "تحفه اثناء عشرية" (أُردو)، باب۵: مسائل إلٰهيات، عقیده نمبر۹، ص۲۷۲، ملخّصاً۔

"المعتقد المنتقد"، ذکر سبع طوائف في الهند... إلخ، الثالثة: الرافضه... إلخ، ص۲۲٥، ملخّصاً.

۶...... مجوسی کی جمع، آگ کی پوجا کرنے والے۔

نے دو ہی خالق مانے تھے: یَزدان خالقِ خیر، اَہرمَن خالقِ شر[1]۔ اِن کے خالقوں کی گنتی ہی نہ رہی، اربوں، سنکھوں خالق ہیں۔

(۳) وہابی: یہ ایک نیا فرقہ ہے جو ۱۲۰۹ھ میں پیدا ہوا، اِس مذہب کا بانی محمد بن عبدالوہاب نجدی تھا، جس نے تمام عرب، خصوصاً حرمین شریفین میں بہت شدید فتنے پھیلائے، علماء کو قتل کیا[2] صحابۂ کرام وائمہ وعلماء وشہداء کی قبریں کھود ڈالیں، روضۂ انور کا نام معاذ اللہ ''صنمِ اکبر'' رکھا تھا، یعنی بڑا بت، اَور طرح طرح کے ظلم کیے[3] جیسا کہ صحیح حدیث میں حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے خبر دی تھی کہ نجد سے فتنے اٹھیں گے اور شیطان کا گروہ نکلے گا[4]۔ وہ گروہ بارہ سو برس بعد یہ ظاہر ہوا، علامہ شامی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اِسے خارجی[5] بتایا[6] اِس عبدالوہاب کے بیٹے نے ایک کتاب لکھی جس کا نام ''کتاب التوحید'' رکھا، اُس کا ترجمہ ہندوستان میں ''اسماعیل دہلوی'' نے کیا، جس کا نام ''تقویۃ الایمان'' رکھا، اور ہندوستان میں اسی نے وہابیت پھیلائی[7]۔

اِن وہابیہ کا ایک بہت بڑا عقیدہ یہ ہے کہ جو اِن کے مذہب پر نہ ہو وہ کافر مشرک ہے[8] یہی وجہ ہے کہ بات بات پر محض بلا وجہ مسلمانوں پر حکمِ شرک وکفر لگایا کرتے، اور تمام دنیا کو مشرک بتاتے ہیں۔ چنانچہ ''تقویۃ الایمان'' صفحہ ۴۵ میں وہ حدیث لکھ کر کہ ''آخر زمانہ میں اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا جو ساری دنیا سے مسلمانوں کو اٹھا لے گی''[9] اِس کے بعد صاف لکھ دیا: سو پیغمبرِ خدا کے

۱...... "النبراس شرح شرح العقائد"، الكلام في خلق الأفعال، ص ۱۷۲، ملخّصاً.

۲...... "ردّ المحتار"، كتاب الجهاد، باب البغاة، مطلب في اتباع عبد الوهاب الخوارج في زماننا، ج٦، ص ٤٠٠، ملخّصاً.

۳...... "الفتاوى الرضوية" (الجديدة)، ج١٤، ص٣٩٤.

۴...... "صحيح البخاري"، كتاب الفتن، باب قول النبي ﷺ: الفتن من قبل المشرق، الحديث: ٧٠٩٤، ص٥٩٢.

۵...... اُس گمراہ فرقہ کا پیروکار جس نے حضرتِ علی کرّم اللہ وجہہ کی خلافت میں اُن سے بغاوت کی۔

۶...... "ردّ المحتار"، كتاب الجهاد، مطلب فى اتباع عبد الوهاب الخوارج في زماننا، ج٦، ص ٤٠٠.

۷...... "الفتاوى الرضوية" (الجديدة)، ج١٤، ص٣٩٥.

۸...... "ردّ المحتار"، كتاب الجهاد، مطلب في اتباع عبد الوهاب الخوارج في زماننا، ج٦، ص ٤٠٠.

۹...... "صحيح مسلم"، كتاب الفتن، باب في خروج الدجّال، الحديث: ٧٣٨١، ص١٨٨.

فرمانے کے موافق ہوا، یعنی وہ ہوا چل گئی اور کوئی مسلمان روئے زمین پر نہ رہا[1] مگر یہ نہ سمجھا کہ اس صورت میں خود بھی تو کافر ہو گیا۔

اِس مذہب کا رکنِ اعظم، اللہ کی توہین اور محبوبانِ خدا کی تذلیل ہے، ہر امر میں وہی پہلو اختیار کریں گے جس سے منقصت نکلتی ہو[2]۔ اس مذہب کے سرگروہوں کے بعض اقوال نقل کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے؛ کہ ہمارے عوام بھائی ان کی قلبی خباثتوں پر مطلع ہوں، اور ان کے دامِ تزویر[3] سے بچیں، اور ان کے جبّہ و دستار پر نہ جائیں۔ برادرانِ اسلام بغور سُنیں اور میزانِ ایمان میں تولیں کہ ایمان سے زیادہ عزیز مسلمان کے نزدیک کوئی چیز نہیں، اور ایمان، اللہ و رسول کی محبت و تعظیم ہی کا نام ہے۔ ایمان کے ساتھ جس میں جتنے فضائل پائے جائیں وہ اُسی قدر زیادہ فضیلت رکھتا ہے، اور ایمان نہیں تو مسلمانوں کے نزدیک وہ کچھ وقعت نہیں رکھتا، اگرچہ کتنا ہی بڑا عالم و زاہد و تارک الدنیا وغیرہ بنتا ہو، مقصود یہ ہے کہ اُن کے مولوی اور عالم فاضل ہونے کی وجہ سے اُنہیں تم اپنا پیشوا نہ سمجھو، جب کہ وہ اللہ و رسول کے دشمن ہیں، کیا یہود و نصاریٰ بلکہ ہنود میں بھی اُن کے مذاہب کے عالم یا تارک الدنیا نہیں ہوتے...؟! کیا تم اُن کو اپنا پیشوا تسلیم کر سکتے ہو...؟! ہرگز نہیں! اِسی طرح یہ لامذہب و بدمذہب تمہارے کسی طرح مقتدا نہیں ہو سکتے۔

''اِیضاح الحق'' صفحہ ۳۵ و صفحہ ۳۶ مطبع فاروقی میں ہے: ''تنزیہ اُو تعالیٰ از زمان و مکان و جہت و اثباتِ رویت بلاجہت و محاذات ہمہ از قبیل بدعاتِ حقیقیہ است، اگر صاحبِ آں اعتقاداتِ مذکورہ را از جنسِ عقائدِ دینیہ مے شمارد''[4]۔

اس میں صاف تصریح ہے کہ اللہ تعالیٰ کو زمان و مکان و جہت سے پاک جاننا، اور اس کا دیدار بلا کیف ماننا بدعت و گمراہی ہے، حالانکہ یہ تمام اہلِ سنت کا عقیدہ ہے[5]۔ تو اِس قائل نے

۱...... ''تقوية الإيمان''، باب أول، فصل ٤: شرک فی العبادات کی برائی کا بیان، ص ٤٥.

۲......ان کی شان میں نقص وعیب ظاہر ہوتا ہو۔ ۳......مکروفریب

۴...... ''إيضاح الحقّ''.

۵...... ''شرح العقائد النسفيّة''، الدليل على كونه تعالى لا يوصف با لماهية ولا بالكيفية، ص ٤٠/٤١.

تمام پیشوایانِ اہلسنت کو گمراہ و بدعتی بتایا، ''بحر الرائق'' و ''درِ مختار'' و ''عالمگیری'' میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے جو مکان ثابت کرے، کافر ہے[1]۔

''تقویۃ الایمان'' صفحہ ۶۰ میں یہ حدیث:

((أَرَأَیْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِيْ أَکُنْتَ تَسْجُدُ لَهٗ)) [2]

نقل کر کے ترجمہ کیا کہ ''بھلا خیال تو کر جو تُو گزرے میری قبر پر، کیا سجدہ کرے تو اُس کو''، اُس کے بعد (ف) لکھ کر فائدہ یہ جڑ دیا: یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں [3]۔ حالانکہ نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم فرماتے ہیں:

((إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَی الْأَرْضِ أَنْ تَأْکُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِیَاءِ)) [4]

''اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء علیہم السلام کے اَجسام کھانا، زمین پر حرام کردیا ہے''۔

((فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ یُرْزَقُ)) [5]

''تو اللہ کے نبی زندہ ہیں، روزی دیئے جاتے ہیں''۔

اِسی ''تقویۃ الایمان'' صفحہ ۱۹ میں ہے: ہمارا جب خالق اللہ ہے، اور اس نے ہم کو پیدا کیا، تو ہم کو بھی چاہیے کہ اپنے ہر کاموں پر اُسی کو پکاریں، اور کسی سے ہم کو کیا کام؟ جیسے جو کوئی ایک بادشاہ کا غلام ہو چکا تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اُسی سے رکھتا ہے، دوسرے بادشاہ سے بھی نہیں رکھتا، اور کسی چوہڑے چمار [6] کا تو کیا ذکر'' [7]۔

۱...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب السیر، باب أحکام المرتدّین، ص۲۵۹۔
"الفتاوی الرضویة" (الحدیدة)، کتا ب السِیر، ج۱٤، ص۲۸۲.

۲......"مشکاة المصابیح"، کتاب النکاح، باب عشرة النساء وما لکلّ واحد من الحقوق، الفصل الثالث، ص۲۸۰.

۳......"تقویة الإیمان"، باب أوّل، فصل۵، شرک فی العبادات کی برائی کابیان، ص۵۷.

۴...... "سنن ابن ماجه"، أبواب ما جاء في الجنائز، باب ذکر وفاته ودفنه ﷺ، الحدیث: ۱۶۳۷، ص۲۵۷۵.

۵......المرجع السابق۔

۶......کمینہ اور نیچ

۷...... "تقویة الإیمان"، باب أوّل، فصل۱، شرک سے بچنے کا بیان، ص۲۸.

انبیائے کرام واولیائے عظام کی شان میں ایسے ملعون الفاظ استعمال کرنا کیا مسلمان کی شان ہوسکتی ہے...؟!

''صراطِ مستقیم'' صفحہ ۹۵: ''بمقتضائے ﴿ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ﴾[۱] از وسوسۂ زنا، خیالِ مجامعتِ زوجہ خود بہتر است، وصرفِ ہمت بسوئے شیخ واَمثالِ آں از معظّمین، گو جنابِ رسالت مآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورتِ گاؤ وخرِ خودست''[۲]۔

مسلمانو! یہ ہیں امام الوہابیہ کے کلماتِ خبیثات! اَور کس کی شان میں؟ حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی شان میں!، جس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہے وہ ضرور یہ کہے گا کہ اِس قول میں گستاخی ضرور ہے۔

''تقویۃ الایمان'' صفحہ ۱۰: ''روزی کی کشائش اور تنگی کرنی، اور تندرست وبیمار کردینا، اِقبال واِدبار[۳] دینا، حاجتیں برلانی، بلائیں ٹالنی، مشکل میں دستگیری کرنی، یہ سب اللہ ہی کی شان ہے، اور کسی انبیاء، اولیاء، بھوت، پَری کی یہ شان نہیں، جوکسی کو ایسا تصرّف ثابت کرے، اوراس سے مرادیں مانگے، اور مصیبت کے وقت اُس کو پکارے، سووہ مشرک ہو جاتا ہے، پھر خواہ یوں سمجھے کہ اِن کاموں کی طاقت اُن کو خود بخود ہے، خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے اُن کو قدرت بخشی ہے، ہر طرح شرک ہے[۴]۔ ''قرآن مجید'' میں ہے:

﴿أَغْنَاهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ مِنْ فَضْلِهٖ﴾[۵]

''اُن کو اللہ ورسول نے غنی کردیا اپنے فضل سے''۔

قرآن تو کہتا ہے کہ نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے دولت مند کردیا، اور یہ کہتا ہے: ''جوکسی کو

۱...... اندھیرے ہیں جو درجے میں بعض سے بعض اوپر ہیں۔ پ ۱۸، النور: ٤٠.

۲...... زنا کے وسوسہ سے اپنی بی بی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب ہی ہوں اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے بُرا ہے۔

۳......عروج وزوال۔

۴...... "تقوية الإيمان"، باب أوّل، توحید اور شرک کا بیان، ص ۲۲، ملتقطاً.

۵...... پ ۱۰، التوبة: ٧٤.

ایسا تصرّف ثابت کرے مشرک ہے''۔تو اِس کے طور پر قرآنِ مجید شرک کی تعلیم دیتا ہے...!
قرآن عظیم میں ارشاد ہے:

﴿وَتُبۡرِئُ الۡأَکۡمَهَ وَالۡأَبۡرَصَ بِإِذۡنِي﴾ (۱)

''اے عیسیٰ! تُو میرے حکم سے مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو اچھا کر دیتا ہے''۔

اور دوسری جگہ ہے:

﴿أُبۡرِئُ الۡأَکۡمَهَ وَالۡأَبۡرَصَ وَأُحۡيِ الۡمَوۡتٰی بِإِذۡنِ اللّٰهِ﴾ (۲)

''عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام فرماتے ہیں: میں اچھا کرتا ہوں مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو اور مُردوں کو جِلا دیتا ہوں اللہ کے حکم سے''۔

اب قرآن کا تو یہ حکم ہے، اور وہابیہ یہ کہتے ہیں کہ تندرست کرنا اللہ ہی کی شان ہے، جو کسی کو ایسا تصرّف ثابت کرے مشرک ہے (۳)۔اب وہابی بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا تصرّف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے ثابت کیا، تو اُس پر کیا حکم لگاتے ہیں...؟! اور لُطف یہ ہے کہ اللہ عزّ وجل نے اگر اُن کو قدرت بخشی ہے جب بھی شرک ہے، تو معلوم نہیں کہ اِن کے یہاں اسلام کس چیز کا نام ہے؟

''تقویۃ الایمان'' صفحہ ۱۱: ''گِرد وپیش کے جنگل کا ادب کرنا، یعنی وہاں شکار نہ کرنا، درخت نہ کاٹنا، یہ کام اللہ نے اپنی عبادت کے لیے بتائے ہیں، پھر جو کوئی کسی پیغمبر یا بھوت کے مکانوں کے گِرد وپیش کے جنگل کا ادب کرے اُس پر شرک ثابت ہے، خواہ یوں سمجھے کہ یہ آپ ہی اِس تعظیم کے لائق ہے، یا یُوں کہ اُن کی اِس تعظیم سے اللہ خوش ہوتا ہے، ہر طرح شرک ہے'' (۴)۔

متعدد صحیح حدیثوں میں ارشاد فرمایا کہ ''ابراہیم نے مکّہ کو حرم بنایا اور میں نے مدینے کو حرم کیا،

۱...... پ۷، المائدة: ۱۱۰.

۲...... پ۳، آل عمران: ٤٩.

۳...... "تقوية الإيمان"، باب أوّل، توحید اور شرک کا بیان، ص ۲۲، ملتقطاً.

۴...... المرجع السابق، ص۲۳.

اِس کے ببول کے درخت نہ کاٹے جائیں، اور اِس کا شکار نہ کیا جائے''(۱)۔

مسلمانو! ایمان سے دیکھنا کہ اس شرک فروش کا شرک کہاں تک پہنچتا ہے! ، تم نے دیکھا اِس گُستاخ نے نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم پر کیا حکم جڑا...؟!

''تقویۃ الایمان'' صفحہ ۸: ''پیغمبرِ خدا کے وقت میں کافر بھی اپنے بتوں کو اللہ کے برابر نہیں جانتے تھے، بلکہ اُسی کا مخلوق اور اس کا بندہ سمجھتے تھے، اور اُن کو اُس کے مقابل کی طاقت ثابت نہیں کرتے تھے، مگر یہی پکارنا، اور منّتیں ماننی، اور نذر و نیاز کرنی، اور ان کو اپنا وکیل و سفارشی سمجھنا، یہی اُن کا کفر و شرک تھا، سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے، گو کہ اُس کو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے، سو ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہے''(۲) یعنی جو نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی شفاعت مانے، کہ حضور اللہ عزّ وجل کے دربار میں ہماری سفارش فرمائیں گے تو معاذ اللہ اِس کے نزدیک وہ ابوجہل کے برابر مشرک ہے، مسئلۂ شفاعت کا صرف انکار ہی نہیں بلکہ اس کو شرک ثابت کیا، اور تمام مسلمانوں صحابہ و تابعین وائمۂ دین و اولیاء و صالحین سب کو مشرک و ابوجہل بنا دیا۔

''تقویۃ الایمان'' صفحہ ۵۸: ''کوئی شخص کہے: فُلانے درخت میں کتنے پتے ہیں؟ یا آسمان میں کتنے تارے ہیں؟ تو اس کے جواب میں یہ نہ کہے کہ اللہ و رسول جانے؛ کیونکہ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے، رسول کو کیا خبر''(۳)۔ سبحان اللہ...! خدائی اسی کا نام رہ گیا کہ کسی پیڑ کے پتے کی تعداد جان لی جائے۔

''تقویۃ الایمان'' صفحہ ۷: ''اللہ صاحب نے کسی کو عالم میں تصرّف کرنے کی قدرت نہیں دی''(۴)۔ اِس میں انبیائے کرام کے معجزات اور اولیاءِ عظام کی کرامت کا صاف انکار ہے۔

۱...... "صحیح مسلم"، کتاب الحجّ، فضل المدینة ودعاء النبي فیها بالبرکة ... إلخ، الحدیث: ۳۳۱۷، ص ۹۰۵، ملخّصاً.

۲...... "تقویة الإیمان"، باب أوّل توحید اور شرک کا بیان، ص ۲۱، ملتقطاً.

۳...... المرجع السابق، فصل ۵ شرک فی العادات کی برائی کا بیان، ص ۵۵.

۴...... المرجع السابق، ص ۲۰.

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿فَالْمُدَبِّرَاتِ أَمْرًا﴾[1]

''قسم فرشتوں کی جو کاموں میں تدبیر کرتے ہیں''۔

تو یہ قرآن کریم کو صاف رد کررہا ہے۔

صفحہ۲۲: ''جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں''[2]۔

تعجب ہے کہ وہابی صاحب تو اپنے گھر کی تمام چیزوں کا اختیار رکھیں اور مالکِ ہر دوسَرا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کسی چیز کے مختار نہیں...!

اِس گروہ کا ایک مشہور عقیدہ یہ ہے کہ ''اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے''[3]۔ بلکہ اُن کے ایک سرغَنہ نے تو اپنے ایک فتوے میں لکھ دیا کہ وقوعِ کذب[4] کے معنی درست ہوگئے جو یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول چکا، ایسے کو تضلیل وتفسیق سے مامون کرنا چاہیے؟

سبحان اللہ...! خدا کو جھوٹا مانا، پھر بھی اسلام وسنّیت وصلاح کسی بات میں فرق نہ آیا، معلوم نہیں ان لوگوں نے کس چیز کو خدا ٹھہرالیا ہے!

ایک عقیدہ ان کا یہ ہے کہ ''نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو خاتم النبیین بمعنی آخر الانبیاء نہیں مانتے''[5]۔ اور یہ صریح کفر ہے[6] چنانچہ ''تحذیر الناس'' ص۲ میں ہے: ''عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم[7] کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں، مگر اہلِ فہم پر روشن ہوگا کہ تقدّم یا تاخّر میں بالذات کچھ فضیلت نہیں، پھر مقامِ مدح

۱...... پ۳۰، النازعات: ٥.

۲...... "تقوية الإيمان"، باب أوّل، فصل٤: شرک فی العبادات کی برائی کا بیان، ص٤٣.

۳...... "براهين قاطعه"، مسئله خلف وعيد، ص٦/٧، ملخّصاً.

۴......جھوٹ کے واقع ہونے۔

۵......"تحذير الناس"، خاتم النبیّین کا معنی، ص٤/٥.

٦...... "الفتاوى الرضوية" (الجديدة)، في ضمن الرسالة: "المبين ختم النبيين"، ج١٤، ص٣٣٣.

۷......ہم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم لکھتے ہیں؛ کیونکہ رسول اللہ کے نامِ پاک کے ساتھ صلعم لکھنا ناجائز وسخت حرام ہے۔ (''بہارِ شریعت''، ج۱، حصّہ۳، نماز کی سنّتیں، ص۸۸)۔

میں ﴿وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾(1) فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہوسکتا ہے؟! ہاں! اگر اِس وصف کو اَوصافِ مدح میں سے نہ کہیے، اور اِس مقام کو مقامِ مدح نہ قرار دیجیے تو البتہ خاتمیت باعتبارِ تاخّرِ زمانی صحیح ہوسکتی ہے''(2)۔

پہلے تو اس قائل نے خاتم النبیین کے معنی تمام انبیاء سے زماناً متاخّر ہونے کو خیالِ عوام کہا، اور یہ کہا کہ اہلِ فہم پر روشن ہے کہ اس میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ حالانکہ حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے خاتم النبیین کے یہی معنی بکثرت احادیث میں ارشاد فرمائے(3) تو معاذ اللہ اس قائل نے حضور کو عوام میں داخل کیا، اور اہلِ فہم سے خارج کیا، پھر اس نے ختمِ زمانی کو مطلقاً(4) فضیلت سے خارج کیا، حالانکہ اسی تاخّرِ زمانی کو حضور نے مقامِ مدح میں ذکر فرمایا،

پھر صفحہ ۴ پر لکھا: ''آپ موصوف بوصفِ نبوت بالذات ہیں، اور سِوا آپ کے اَور نبی موصوف بوصفِ نبوت بالعرض''(5)۔

صفحہ ۱۶: ''بلکہ بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اَور کوئی نبی ہو، جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے''(6)۔

صفحہ ۳۳: ''بلکہ اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا، چہ جائیکہ آپ کے مُعاصِر (7) کسی اور زمین میں، یا فرض کیجیے اسی زمین میں کوئی

1...... پ ۲۲، الاحزاب: ٤٠ 2...... "تحذير الناس"، خاتم النبیین کا معنی، ص ٤، ٥.

3...... "جامع الترمذي"، أبواب الفتن عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء لا تقوم الساعة حتّى يخرج كذّابون، الحديث: ٢٢١٩، ص ١٨٧٥، ملخّصاً.

"المعجم الكبير"، مسند حذيفة بن اليمان، ج٣، ص ١٧٠، ملخّصاً.

4...... پہلے تو بالذات کا پردہ رکھا تھا پھر کھیل کھیلا کہ اسے مقامِ مدح میں ذکر کرنا کسی طرح صحیح نہیں تو ثابت ہوا کہ وہ اصلاً کوئی فضیلت نہیں ۱۲ منہ (المصنّف) غفرلہ۔

5...... "تحذير الناس"، خاتم النبیین کا معنی، ص ٦.

6...... المرجع السابق، خاتم النبیین ہونے کا حقیقی مفہوم... إلخ، ص ١٨.

7......ہم زمانہ۔

اَور نبی تجویز کیا جائے‘‘[1]۔ لطف یہ کہ اِس قائل نے اِن تمام خرافات کا ایجادِ بندہ ہونا خود تسلیم کر لیا۔

صفحہ ۳۴ پر ہے: ’’اگر بوجہِ کم اِلتفاتی بڑوں کا فہم کسی مضمون تک نہ پہنچا تو اُن کی شان میں کیا نقصان آگیا، اور کسی طفلِ نادان [2] نے کوئی ٹھکانے کی بات کہہ دی، تو کیا اتنی بات سے وہ عظیم الشان ہوگیا...؟! ۔

گاہِ باشد کہ کودکِ ناداں

بغلط بر ہدف زند تیرے [3]

ہاں! بعد وضوحِ حق [4] اگر فقط اس وجہ سے کہ یہ بات میں نے کہی، اور وہ اَگلے کہہ گئے تھے میری نہ مانیں اور وہ پرانی بات گائے جائیں، تو قطع نظر اِس کے کہ قانونِ محبتِ نبوی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم سے یہ بات بہت بعید ہے، ویسے بھی اپنی عقل وفہم کی خوبی پر گواہی دینی ہے‘‘[5]۔

یہیں سے ظاہر ہوگیا جو معنی اس نے تراشے سلف میں کہیں اُس کا پتا نہیں، اور نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے زمانہ سے آج تک جو سب سمجھے ہوئے تھے اُس کو خیالِ عوام بتا کر رد کردیا کہ اِس میں کچھ فضیلت نہیں، اِس قائل پر علمائے حرمین طیبین نے جو فتویٰ دیا وہ ’’حُسام الحرمَین‘‘[6] کے مطالعہ سے ظاہر، اور اُس نے خود بھی اسی کتاب کے صفحہ ۴۶ میں اپنا اسلام برائے نام تسلیم کیا[7]

ع مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

اِن نام کے مسلمانوں سے اللہ بچائے، اسی کتاب کے صفحہ ۵ پر ہے: ’’انبیاء اپنی امّت سے

۱...... ’’تحذير الناس‘‘، روایت حضرت عبداللہ ابن عباس کی تحقیق، ص ۳٤.
۲...... ناسمجھ بچّہ۔
۳...... ممکن ہے کہ نادان بچّہ غلطی سے اپنے تیر کو نشانہ پر مارے۔
۴...... حق ظاہر ہونے کے بعد۔
۵...... ’’تحذير الناس‘‘، روایت حضرت عبداللہ ابن عباس کی تحقیق، ص ۳٥.
۶...... اس کتاب کے مصنف امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں، یہ ایک فتویٰ ہے جس پر علمائے حرمَین شریفَین کی لاجواب تصدیقات ہیں، اس کا پورا نام ’’حُسام الحرمَين على منحر الكفر والمَين‘‘ ہے، اس کتاب کا مطالعہ ہر مسلمان کیلئے مفید ہے۔
۷...... ’’تحذير الناس‘‘، تفسیر بالرائے کا مفہوم، ص ٤٥.

ممتاز ہوتے ہیں، تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں، باقی رہا عمل، اس میں بسا اوقات بظاہر اُمّتی مساوی ہوجاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں''[1]۔

اور سنیئے! اِن قائل صاحب نے حضور کی نبوت کو قدیم اور دیگر انبیاء کی نبوت کو حادث بتایا۔ صفحہ ۷ میں ہے: ''کیونکہ فرق قِدمِ نبوت اور حُدوثِ نبوت باوجود اتحادِ نوعی خوب جب ہی چسپاں ہوسکتا ہے''[2]۔

کیا ذات وصفاتِ الٰہی کے سوا مسلمانوں کے نزدیک کوئی اور چیز بھی قدیم ہے...؟! نبوت صفت ہے اور صفت کا وجود بے موصوف محال، جب حضورِ اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی نبوت قدیم غیر حادث ہوئی تو ضرور نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم بھی حادث نہ ہوئے، بلکہ ازلی ٹھہرے، اور جو اللہ وصفاتِ الٰہیہ کے سِوا کسی کو قدیم مانے باجماعِ مسلمین کافر ہے[3]۔

اِس گروہ کا یہ عام شیوہ ہے کو جس امر میں محبوبانِ خدا کی فضیلت ظاہر ہو، طرح طرح کی جھوٹی تاویلات سے اسے باطل کرنا چاہیں گے، اور وہ امر ثابت کریں گے جس میں تنقیص[4] ہو، مثلاً ''بَراہینِ قاطعہ'' صفحہ ۵۱ میں لکھ دیا کہ: ''نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو دیوار پیچھے کا بھی علم نہیں''[5]۔ اور اُس کو شیخ محدّثِ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف غلط منسوب کردیا، بلکہ اُسی صفحہ پر وسعتِ علمِ نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی بابت یہاں تک لکھ دیا کہ: ''الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان وملک الموت کا حال دیکھ کر علمِ محیطِ زمین کا فخرِ عالَم کو خلافِ نصوصِ قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاسِ فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے...؟! کہ شیطان وملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخرِ عالم کی وسعتِ علم کی کونسی نصِ قطعی ہے کہ جس سے تمام نُصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے''[6]۔

۱...... المرجع السابق، نبوّت کمالاتِ علمی میں سے ہے، ص ۷.

۲...... المرجع السابق، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نبوّت وصفِ ذاتی ہے، ص ۹.

۳...... "المعتقد المنتقد"، الباب الأوّل في الإلهيات، تفصيل ما يجب للّه تعالى منه (۲) أنّه تعالى قديم، ص ۱۸، ملتقطاً.

۴...... عظمت وشان گھٹانا.

۵...... "براہینِ قاطعہ بجواب أنوار ساطعہ"، مسئلہ علمِ غیب، ص ۵۵.

۶...... المرجع السابق.

جس وسعتِ علم کو شیطان کے لیے ثابت کرتا اور اُس پر نص ہونا بیان کرتا ہے، اُسی کو نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے لیے شرک بتاتا ہے، تو شیطان کو خدا کا شریک مانا، اور اُسے آیت وحدیث سے ثابت جانا۔ بے شک شیطان کے بندے شیطان کو مستقل خدا نہیں تو خدا کا شریک کہنے سے بھی گئے گزرے، ہر مسلمان اپنے ایمان کی آنکھوں سے دیکھے کہ اِس قائل نے ابلیسِ لعین کے علم کو نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے علم سے زائد بتایا یا نہیں؟ ضرور زائد بتایا! اور شیطان کو خدا کا شریک مانا یا نہیں؟ ضرور مانا! اور پھر اس شرک کو نص سے ثابت کیا۔ یہ تینوں امر صریح کفر اور قائل یقینی کافر ہے [۱]۔ کون مسلمان اس کے کافر ہونے میں شک کرے گا...؟!

''حفظ الایمان'' صفحہ ۷ میں حضور کے علم کی نسبت یہ تقریر کی: ''آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علمِ غیب کا حکم کیا جانا اگر بقولِ زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کُل غیب؟ اگر بعض علومِ غیبیہ مراد ہیں تو اِس میں حضور کی کیا تخصیص ہے؟ ایسا علمِ غیب تو زید و عَمرو، بلکہ ہر صبی ومجنون، بلکہ جمیع حیوانات وبَہائم کے لیے بھی حاصل ہے''[۲]۔

مسلمانو! غور کرو کہ اِس شخص نے نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی شان میں کیسی صریح گستاخی کی، کہ حضور جیسا علم زید وعَمرو تو زید وعَمرو، ہر بچے اور پاگل، بلکہ تمام جانوروں اور چوپایوں کے لیے حاصل ہونا کہا۔ کیا ایمانی قلب ایسے شخص کے کافر ہونے میں شک کر سکتے ہیں...؟ ہرگز نہیں! اس قوم کا یہ عام طریقہ ہے کہ جس چیز کو اللہ ورسول نے منع نہیں کیا، بلکہ قرآن وحدیث سے اس کا جواز

۱...... "نسيم الرياض"، القسم الرابع في تصريف وجوه الأحكام ... إلخ، الباب الأوّل في بيان ما هو في حقّه ﷺ سب أو نقص من تعريض أو نصّ، ج٦، ص١٤٦، ملخّصاً.

"الدولة المكّية بالمادة الغيبية"، النظر الأوّل، العلم الذاتي مختصّ بالمولى سبحانه وتعالى ... إلخ، ص٣٩، ملخّصاً.

"الفتاوى الرضوية" (الجديدة)، كتاب السير، (حصّه دوم) في ضمن الرسالة: "جزاء اللّه عدوّه بإبائه ختم النبوّة"، قرآن کی نصِ قطعی کا اور اس میں شبہ کرنے والا ملعون، مخلد فی النیران ہے... إلخ، ج١٥، ص٦٣٠/٦٣١، ملخّصاً.

۲...... "حفظ الإيمان"، جواب سؤال سوم، ص١٣.

ثابت، اُس کو ممنوع کہنا تو درکنار، اُس پر شرک و بدعت کا حکم لگا دیتے ہیں، مثلاً مجلسِ میلاد شریف اور قیام وایصالِ ثواب و زیارتِ قبور و حاضریٔ بارگاہِ بیکس پناہ سرکارِ مدینہ طیّبہ، وعُرسِ بزرگانِ دین و فاتحہ ٔ سوم و چہلم، واستمداد بأرواحِ انبیاء واولیاء، اور مصیبت کے وقت انبیاء واولیاء کو پکارنا وغیرہا، بلکہ میلاد شریف کی نسبت تو ''براہینِ قاطعہ'' صفحہ ۱۴۸ میں یہ ناپاک لفظ لکھے: ''پس یہ ہر روز اعادہ ولادت کا تو مثلِ ہنود کے، کہ سانگ گنہیا[1] کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں، یا مثلِ روافض کے، کہ نقلِ شہادتِ اہلبیت ہر سال مناتے ہیں۔ معاذ اللہ سانگ[2] آپ کی ولادت کا ٹھہرا، اور خود حرکتِ قبیحہ، قابلِ لوم[3] وحرام وفسق ہے، بلکہ یہ لوگ اُس قوم سے بڑھ کر ہوئے، وہ تو تاریخِ معیّن پر کرتے ہیں، اِن کے یہاں کوئی قید ہی نہیں، جب چاہیں یہ خرافاتِ فرضی بناتے ہیں''[4]۔

(۴) **غیر مقلدین:** یہ بھی وہابیت ہی کی ایک شاخ ہے، وہ چند باتیں جو حال میں وہابیہ نے اللہ عزّ وجل اور نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی شان میں بکی ہیں، غیر مقلدین سے ثابت نہیں، باقی تمام عقائد میں دونوں شریک ہیں، اور اِن حال کے اشد دیو بندی کفروں میں بھی وہ یوں شریک ہیں کہ ان پر اُن قائلوں کو کافر نہیں جانتے، اور اُن کی نسبت حکم ہے کہ جو اُن کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ ایک نمبر اِن کا زائد یہ ہے کہ چاروں مذہبوں سے جدا، تمام مسلمانوں سے الگ انہوں نے ایک راہ نکالی، کہ تقلید کو حرام و بدعت کہتے، اور ائمہ ٔ دین کو سبّ وشتم سے یاد کرتے ہیں۔ مگر حقیقۃً تقلید سے خالی نہیں، ائمہ ٔ دین کی تقلید تو نہیں کرتے، مگر شیطانِ لعین کے ضرور مقلّد ہیں۔ یہ لوگ قیاس کے منکر ہیں اور قیاس کا مطلقاً انکار کفر[5] تقلید کے منکر ہیں اور تقلید کا مطلقاً انکار کفر۔

۱...... ہندوؤں کا ایک بُت جس کا نام سِری کرشن ہے، یہ لوگ ہر سال وقتِ معیّن پر اُس کی پیدائش کا ڈرامہ کرتے ہیں۔

۲...... یعنی تماشا واداکاری۔

۳...... بُری حرکت، ملامت کے لائق۔

۴...... "براهين قاطعه"، نقل فتوی جناب مولانا رشید احمد صاحب محدث گنگوہی... إلخ، ص ۱۵۲.

۵...... "الفتاوی الرضوية" (الجديدة)، کتاب السير، ج ۱۴، ص ۲۸۰-۲۹۲، ۴۰۲، ملخّصاً.

مسئلہ: مطلق تقلید فرض ہے[1]، اور تقلیدِ شخصی واجب[2]۔

ضروری تنبیہ: وہابیوں کے یہاں بدعت کا بہت خرچ ہے، جس چیز کو دیکھیے بدعت ہے، لہٰذا بدعت کسے کہتے ہیں اِسے بیان کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے، بدعتِ مذمومہ وقبیحہ وہ ہے جو کسی سنّت کے مخالف ومزاحم[3] ہو، اور یہ مکروہ یا حرام ہے۔ اور مطلق بدعت تو مستحب، بلکہ سنّت، بلکہ واجب تک ہوتی ہے[4]۔ حضرت امیر المؤمنین عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تراویح کی نسبت فرماتے ہیں:

((نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ))[5]

''یہ اچھی بدعت ہے''۔

حالانکہ تراویح سنّتِ مؤکّدہ ہے، جس امر کی اصل شرع شریف سے ثابت ہو وہ ہرگز بدعتِ قبیحہ نہیں ہوسکتا[6] ورنہ خود وہابیہ کے مدارس، اور اُن کے وعظ کے جلسے، اس ہیأتِ خاصہ کے ساتھ ضرور بدعت ہوں گے۔ پھر انہیں کیوں نہیں موقوف کرتے...؟ مگر ان کے یہاں تو یہ ٹھہری ہے کہ محبوبانِ خدا کی عظمت کے جتنے اُمور ہیں سب بدعت، اور جس میں اِن کا مطلب ہو وہ حلال وسنّت۔

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

1...... "الفتاوى الرضوية" (الجديدة)، مناظرة وردّ بد مذهبان، في ضمن الرسالة: "أطائب الصيب على أرض الطيب"، ج٢٧، ص٦٤٤/٦٤٥، ملخصاً.

2...... "الفتاوى الرضوية" (الجديدة)، في ضمن الرسالة: "النهي الأكيد عن الصلاة وراء عدي التقليد"، ج٦، ص٧٠٤، ملخّصاً.

3......اور رُکاوٹ ڈالنے والی۔

4...... "أشعّة اللمعات"، كتاب الإيمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنّة، الفصل الأول، ج١، ص٢٣٥، ملخّصاً.

5......"صحيح البخاري"، كتاب صلاة التراويح، باب فضل من قام رمضان، الحديث: ٢٠١٠، ص ١٥٧.

6......"مرقاة المفاتيح"، كتاب الإيمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنّة، الفصل الأوّل، ج١، ص٣٦٨، ملخّصاً.

امامت کا بیان

امامت دو قسم ہے:

۱) صغریٰ ۲) کبریٰ[۱]

امامتِ صغریٰ، امامتِ نماز ہے، اِس کا بیان ان شاءاللہ تعالیٰ کتابُ الصلاۃ میں آئے گا۔

امامتِ کبریٰ نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی نیابتِ مطلقہ، کہ حضور کی نیابت سے مسلمانوں کے تمام اُمورِ دینی و دنیوی میں حسبِ شرع تصرّفِ عام کا اختیار رکھے، اور غیرِ معصیت میں اُس کی اطاعت تمام جہان کے مسلمانوں پر فرض ہو۔ اِس امام کے لیے مسلمان، آزاد، عاقل، بالغ، قادر، قرشی ہونا شرط ہے۔ ہاشمی، علوی، معصوم ہونا اس کی شرط نہیں[۲] اِن کا شرط کرنا روافض کا مذہب ہے، جس سے اُن کا یہ مقصد ہے کہ برحق اُمرائے مؤمنین خلفائے ثلٰثہ ابوبکر صدیق وعمرِ فاروق و عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو خلافت سے جدا کریں[۳] حالانکہ ان کی خلافتوں پر تمام صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اِجماع ہے[۴] مولیٰ علی کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم وحضرات حسنَین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اُن کی خلافتیں تسلیم کیں[۵] اور علویت کی شرط نے تو مولیٰ علی کو بھی خلیفہ ہونے سے خارج کردیا؛ مولیٰ علی، علوی کیسے ہوسکتے ہیں!، رہی عصمت، یہ انبیاء وملائکہ کا خاصہ ہے[۶] جس کو ہم پہلے بیان کرآئے، امام کا معصوم ہونا روافض کا مذہب ہے[۷]۔

۱...... "الدرّ المختار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج۲، ص ۳۳۱، ملتقطاً.

۲......المرجع السابق، ص۳۳۲۔ ۳۳٤، ملخّصاً۔

"تقریرات الرافعي علی ردّ المحتار"، ج۲، ص۳۳۲، ملخّصاً.

۳......"ردّ المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب: شروط الإمامۃ الکبری، ج۲، ص۳۳۳/ ۳۳٤، ملخّصاً.

۴...... "النبراس"، ویکون الإمام من قریش، ص۳۱٦، ملخّصاً.

۵...... "الیواقیت"، المبحث الثالث والأربعون... إلخ، الجزء الثاني، ص۳۲۹، ملخّصاً.

٦...... "التفسیر الکبیر"، البقرہ: ۳٦، ج۱، ص٤٥۷، ملخّصاً، پ۲۸، التحریم: ٦، ملخّصاً.

۷...... "ردّ المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب: شروط الإمامۃ الکبری، ج۲، ص ۳۳٤، ملخّصاً.

مسئلہ ۱: محض مستحقِ امامت ہونا امام ہونے کے لیے کافی نہیں، بلکہ ضروری ہے کہ اہلِ حَلّ و عقد [۱] نے اُسے امام مقرر کیا ہو، یا امامِ سابق نے [۲]۔

مسئلہ ۲: امام کی اطاعت مطلقاً ہر مسلمان پر فرض ہے، جبکہ اس کا حکم شریعت کے خلاف نہ ہو، خلافِ شریعت میں کسی کی اطاعت نہیں [۳]۔

مسئلہ ۳: امام ایسا شخص مقرر کیا جائے جو شجاع اور عالم ہو، یا علماء کی مدد سے کام کرے [۴]۔

مسئلہ ۴: عورت اور نابالغ کی امامت جائز نہیں [۵] اگر نابالغ کو امامِ سابق نے امام مقرر کر دیا ہو تو اس کے بلوغ تک کے لیے لوگ ایک والی مقرر کریں کہ وہ احکام جاری کرے، اور یہ نابالغ صرف رسمی امام ہوگا، اور حقیقۃً اُس وقت تک وہ والی، امام ہے [۶]۔

عقیدہ (۱): نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے بعد خلیفۂ برحق و امامِ مطلق حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق، پھر حضرت عمرِ فاروق، پھر حضرت عثمان غنی، پھر حضرت مولیٰ علی پھر چھ مہینے کے لیے حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہوئے، اِن حضرات کو خلفائے راشدین اور اِن کی خلافت کو خلافتِ راشدہ کہتے ہیں؛ کہ انہوں نے حضور کی سچی نیابت کا پورا حق ادا فرمایا [۷]۔

عقیدہ (۲): بعد انبیاء و مرسلین تمام مخلوقاتِ الٰہی انس و جن و مَلک سے افضل صدیق

۱...... دینی اور دنیاوی انتظامی معاملات کو جاننے والے۔

۲...... "شرح المواقف"، المرصد الرابع، المقصد الثالث فيما تثبت به الإمامة، ج٤، الجزء٨، ص٣٨٢/ ٣٨٣، ملخّصاً.

۳...... "ردّ المحتار"، كتاب الجهاد، باب البغاة، مطلب في وجوب طاعة الإمام، ج٦، ص٤٠٣ /٤٠٤، ملتقطاً.

۴...... "المسامرة"، الأصل التاسع: شروط الإمام، ص٣١٨/٣٢٢، ملتقطاً.

۵...... المرجع السابق، ص٣١٨.

۶...... "نتائج المذاكرة بتحقيق المباحث المسايرة"، قوله: أي كونه... إلخ، ص ٣٢٠، ملخّصاً.

۷...... "شرح العقائد النسفيّة"، مبحث أفضل البشر بعد نبيّنا أبو بكر ثمّ عمر ثمّ عثمان ثمّ علي وخلافتهم على هذا الترتيب أيضاً، ص ١٥٠، ملخّصاً.

"النبراس"، وخلافة الخلفاء الراشدين، ص٣٠٨، ملخّصاً.

اکبر ہیں، پھر عمر فاروقِ اعظم، پھر عثمان غنی، پھر مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم [1] جو شخص مولیٰ علی کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو صدیق یا فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے افضل بتائے گمراہ بدمذہب ہے [2]۔

عقیدہ (۳): افضل کے یہ معنی ہیں کہ اللہ عزّ وجلّ کے یہاں زیادہ عزت ومنزلت والا ہو، اسی کو کثرتِ ثواب سے بھی تعبیر کرتے ہیں، نہ کثرتِ اجر؛ کہ بارہا مفضول [3] کے لیے ہوتی ہے، حدیث میں ہمراہیانِ سیدنا امام مہدی کی نسبت آیا کہ: ((اُن میں ایک کے لیے پچاس کا اجر ہے، صحابہ نے عرض کی: اُن میں کے پچاس کا یا ہم میں کے؟ فرمایا: بلکہ تم میں کے)) [4]۔

تو اجر اُن کا زائد ہوا، مگر افضیلت میں وہ صحابہ کے ہمسر بھی نہیں ہو سکتے، زیادت درکنار، کہاں امام مہدی کی رفاقت اور کہاں حضور سیّدِ عالَم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی صحابیت! ، اس کی نظیر بلاتشبیہ یوں سمجھیے کہ سلطان نے کسی مہم پر وزیر اور بعض دیگر افسروں کو بھیجا، اس کی فتح پر ہر افسر کو لاکھ لاکھ روپے انعام دیئے، اور وزیر کو خالی پروانۂ خوشنودیٔ مزاج دیا، تو انعام انہیں کو زائد ملا، مگر کہاں وہ اور کہاں وزیرِ اعظم کا اعزاز؟

عقیدہ (۴): ان کی خلافت بر ترتیبِ افضلیت ہے، یعنی جو عند اللہ افضل واعلیٰ واکرم تھا وہی پہلے خلافت پاتا گیا، نہ کہ افضلیت بر ترتیبِ خلافت، یعنی افضل یہ کہ مُلک داری ومُلک گیری میں زیادہ سلیقہ [5] جیسا آج کل سُنّی بننے والے تفضیلیے کہتے ہیں، یوں ہوتا تو فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے افضل ہوتے کہ اِن کی خلافت کو فرمایا:

((لَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِي فَرِيَّهُ، حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ)) [6]

اور صدیقِ اکبر کی خلافت کو فرمایا:

۱...... "شرح العقائد النسفيّة"، مبحث أفضل البشر بعد نبيّنا... إلخ، ص۱۴۹/۱۵۰، ملخّصاً.

۲...... "الفتاوى الهندية"، كتاب السير، باب أحكام المرتدّين، ج۲، ص۲۶۴.

۳...... وہ شخص جس پر کسی کو فضیلت دی جائے۔ ۴...... "الحاوي للفتاوى"، العرف الوردي في أخبار المهدي، ج۲، ص۷۷، ملخّصاً۔ ۵...... "اليواقيت"، المبحث۴۳، الجزء الثاني، ص۳۳۲، ملخّصاً.

۶...... میں نے کسی کو ایسا جواں مرد نہیں دیکھا جو اتنا کام کر سکے حتّٰی کہ لوگ (اُن کے نکالے ہوئے پانی سے) سیراب ہو گئے ("صحيح البخاري"، كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ، الحديث: ۳۶۷۶، ص۲۹۹، ملتقطاً).

((فِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُلَهُ))(۱)

عقیدہ (۵): خلفائے اربعہ راشدین کے بعد بقیہ عشرۂ مبشّرہ وحضرات حسنین واصحابِ بدرواصحابِ بیعۃ الرضوان کے لیے افضلیت ہے، اور یہ سب قطعی جنتی ہیں (۲)۔

عقیدہ (۶): تمام صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم اہلِ خیر وصلاح ہیں اور عادل (۳) ان کا جب ذکر کیا جائے، تو خیر ہی کے ساتھ ہونا فرض ہے (۴)۔

عقیدہ (۷): کسی صحابی کے ساتھ سوءِ عقیدت بدمذہبی وگمراہی واستحقاقِ جہنم ہے؛ کہ وہ حضورِ اقدس صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کے ساتھ بغض ہے، ایسا شخص رافضی ہے، اگرچہ چاروں خلفاء کو مانے، اور اپنے آپ کو سُنّی کہے، مثلاً حضرت امیرِ معاویہ، اور اُن کے والدِ ماجد حضرت ابوسفیان، اور والدۂ ماجدہ حضرت ہندہ، اسی طرح حضرت سیّدنا عَمرو بن عاص، وحضرت مغیرہ بن شعبہ، و حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہم (۵) حتی کہ حضرت وحشی رضی اللہ تعالٰی عنہ جنہوں نے قبلِ اسلام حضرت سیّدنا سید الشہداء حمزہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو شہید کیا، اور بعدِ اسلام أخبث الناس خبیث مسیلمہ کذّاب ملعون (۶) کو واصلِ جہنم کیا، وہ خود فرمایا کرتے تھے کہ میں نے خیر الناس وشر الناس کو قتل کیا (۷) اِن میں سے کسی کی شان میں گستاخی، تبرّا (۸) ہے (۹) اور اِس کا قائل رافضی، اگرچہ حضراتِ شیخین رضی اللہ تعالٰی عنہما کی توہین کے مثل نہیں ہوسکتی؛ کہ ان کی توہین بلکہ ان کی خلافت

۱......ان کے (دورانِ خواب، کنوئیں سے پانی) نکالنے میں کمزوری تھی، اللہ انہیں معاف فرمائے۔

("صحيح البخاري" كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ، الحديث: ٣٦٧٦، ص٢٩٩)

۲......"النبراس شرح شرح العقائد"، ص ٣٣٣/٣٣٢، ملتقطاً.

۳......"شرح صحيح مسلم" للنووي، كتاب فضائل الصحابة رضي الله تعالى عنهم، ج٢، ص٢٧٢، ملخّصاً.

۴......"شرح العقائد النسفيّة"، ويكفّ عن ذكر الصحابة رضي الله عنهم إلّا بخير، ص٣٢٧، ملخّصاً.

۵......"النبراس"، محاربات الصحابة واجبة التأويل، ص٣٢٩/٣٣٠، ملخّصاً. ۶......بڑے جھوٹے، لعنتی۔

۷......"أسد الغابة في معرفة الصحابة"، الجزء الخامس، رقم الترجمة: ٥٤٤٢، ص٤٥٤.

۸......توہین۔ ۹......"النبراس"، محاربات الصحابة واجبة التأويل، ص ٣٣٠، ملخّصاً.

سے انکار ہی فقہائے کرام کے نزدیک کُفر ہے[1]۔

عقیدہ (۸): کوئی ولی کتنے ہی بڑے مرتبہ کا ہو، کسی صحابی کے رتبہ کونہیں پہنچتا[2]۔

مسئلہ ۵: صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے باہم جو واقعات ہوئے، ان میں پڑنا حرام، حرام سخت حرام ہے، مسلمانوں کو تو یہ دیکھنا چاہیے کہ وہ سب حضرات آقائے دو عالم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم کے جاں نثار اور سچے غلام ہیں۔

عقیدہ (۹): تمام صحابۂ کرام اعلیٰ وادنیٰ (اور ان میں ادنیٰ کوئی نہیں) سب جنتی ہیں، وہ جہنم کی بھنک[3] نہ سنیں گے، اور ہمیشہ اپنی من مانتی مرادوں میں رہیں گے، محشر کی وہ بڑی گھبراہٹ انہیں غمگین نہ کرے گی، فرشتے ان کا استقبال کریں گے کہ یہ ہے وہ دن جس کا تم سے وعدہ تھا[4] یہ سب مضمون قرآنِ عظیم کا ارشاد ہے۔

عقیدہ (۱۰): صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم، انبیاء نہ تھے، فرشتہ نہ تھے کہ معصوم ہوں۔ ان میں بعض کے لیے لغزشیں ہوئیں، مگر ان کی کسی بات پر گرفت اللہ ورسول کے خلاف ہے[5]۔ اللہ عزَّ وجل نے ''سورۂ حدید'' میں جہاں صحابہ کی دو قسمیں فرمائیں، مومنین قبلِ فتحِ مکہ اور بعدِ فتحِ مکہ، اور اُن کو اِن پر تفضیل دی اور فرمادیا:

﴿كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى﴾[6]

''سب سے اللہ نے بھلائی کا وعدہ فرمالیا''۔

ساتھ ہی ارشاد فرمادیا:

۱...... "الفتاوی الرضوية" (الجديدة)، كتاب السير، في ضمن الرسالة: "ردّ الرفضة"، ج١٤، ص٢٥١.

۲......المرجع السابق، في ضمن الرسالة: "اعتقاد الأحباب في الجميل والمصطفىٰ والآل والأصحاب"، ج٢٩، ص٣٥٧۔

۳......ہلکی سی آواز بھی۔

۴...... پ٣٠، البيّنة: ٨، پ٢٧، الحديد: ١٠، پ١٧، الأنبياء: ١٠٣.

۵...... "شرح العقائد النسفيّة"، مبحث يجب الكفّ عن الطعن في الصحابة، ص١٦٢/١٦٣، ملخّصاً.

٦...... پ٢٧، الحديد: ١٠.

﴿وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ﴾[1]

''اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ تم کروگے''۔

توجب اُس نے اُن کے تمام اعمال جان کر حکم فرمادیا کہ ان سب سے ہم جنتِ بے عذاب وکرامت وثواب کا وعدہ فرما چکے، تو دوسرے کو کیا حق رہا کہ اُن کی کسی بات پر طعن کرے...؟! کیا طعن کرنے والا اللہ سے جدا اپنی مستقل حکومت قائم کرنا چاہتا ہے۔

عقیدہ (۱۱): امیرِ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجتہد تھے، اُن کا مجتہد ہونا حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیثِ ''صحیح بخاری'' میں بیان فرمایا ہے[2] مجتہد سے صواب و خطا[3] دونوں صادر ہوتے ہیں[4]۔ خطا دو قسم ہے: خطاءِ عنادی، یہ مجتہد کی شان نہیں، اور خطاءِ اجتہادی، یہ مجتہد سے ہوتی ہے، اور اِس میں اُس پر عنداللہ اصلاً مؤاخذہ نہیں۔ مگر احکامِ دنیا میں وہ دو قسم ہے: خطاءِ مقرر کہ اس کے صاحب پر انکار نہ ہوگا، یہ وہ خطاءِ اجتہادی ہے جس سے دین میں کوئی فتنہ نہ پیدا ہوتا ہو، جیسے ہمارے نزدیک مقتدی کا امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنا۔

دوسری خطاءِ منکَر، یہ وہ خطاءِ اجتہادی ہے جس کے صاحب پر انکار کیا جائے گا؛ کہ اس کی خطا باعثِ فتنہ ہے۔ حضرت امیرِ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حضرت سیدنا امیرالمومنین علی مرتضی کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے خلاف اسی قسم کی خطاً کا تھا[5] اور فیصلہ وہ جو خود رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ مولیٰ علی کی ڈِگری[6] اور امیرِ معاویہ کی مغفرت، رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین[7]۔

۱...... المرجع السابق.

۲...... "صحيح البخاري"، كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب ذكر معاوية رضي الله تعالى عنه، الحديث: ۳۷٦۵، ص ۳۰٦.

۳......صحیح اور غلط۔

۴......"شرح العقائد النسفيّة"، مبحث المجتهد قد يخطئ ويصيب، ص ۱۷۵.

۵...... "الفتاوى الرضوية" (القديمة)، ج۹، ص ۷۰.

٦......یعنی تائید وسندِ حق۔

۷......اللہ تعالیٰ اُن سب سے راضی ہوا۔

مسئلہ ۶: یہ جو بعض جاہل کہا کرتے ہیں کہ جب حضرت مولیٰ علی کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے ساتھ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام لیا جائے تو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہ کہا جائے، محض باطل و بے اصل ہے۔ علمائے کرام نے صحابہ کے اسمائے طیبہ کے ساتھ مطلقاً ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' کہنے کا حکم دیا ہے (۱) یہ استثناء نئی شریعت گڑھنا ہے۔

عقیدہ (۱۲): منہاجِ نبوت پر خلافتِ حقہ راشدہ تیس سال رہی؛ کہ سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چھ مہینے پر ختم ہوگئی (۲)۔ پھر امیر المؤمنین عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافتِ راشدہ ہوئی (۳) اور آخر زمانہ میں حضرت سیدنا امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں گے (۴)۔

امیرِ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اوّل ملوکِ اسلام ہیں (۵) اسی کی طرف توراتِ مقدّس میں ارشاد ہے کہ:

''مَوْلِدُهٗ بِمَكَّةَ وَمُهَاجَرُهٗ طَيْبَةَ وَمُلْكُهٗ بِالشَّامِ'' (۶)

''وہ نبی آخر الزماں (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم) مکہ میں پیدا ہوگا، اور مدینہ کو ہجرت فرمائے گا، اور اس کی سلطنت شام میں ہوگی''۔

تو امیرِ معاویہ کی بادشاہی اگرچہ سلطنت ہے، مگر کس کی! محمد رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی سلطنت ہے۔ سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک فوجِ جرار جاں نثار کے ساتھ عین میدان میں بالقصد و بالاختیار ہتھیار رکھ دیئے، اور خلافت امیرِ معاویہ کو سپرد کر دی، اور انکے ہاتھ پر

۱...... "نسيم الرياض في شرح شفاء القاضي عياض"، القسم الثاني فيما يجب على الأنام من حقوقه ﷺ، ج۵، ص۹۳۔

۲...... "النبراس شرح شرح العقائد النسفيّة"، اختلاف معاوية وعلي، ص۳۰۸۔ ۳...... المرجع السابق.

۴...... "تاريخ الخلفاء"، فصل في مدّة الخلافة في الإسلام، ص۱۲۔

۵...... "المسامرة"، ما جرى بين معاوية وعلي، ص۳۱۶، ملخّصاً۔

۶...... "مشكاة المصابيح"، كتاب الفضائل، الفصل الثاني، الحديث: ۵۷۷۱، ج۳، ص۲۵۸، ملتقطاً، عن التوراة۔

بیعت فرمالی، اور اس صُلح کو حضورِ اقدس صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے پسند فرمایا اور اس کی بشارت دی کہ امام حسن کی نسبت فرمایا:

((إِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُّصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيْمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ))[1]

''میرا یہ بیٹا سیّد ہے، میں امید فرماتا ہوں کہ اللہ عزّ وجل اس کے باعث دو بڑے گروہِ اسلام میں صلح کرادے''۔

تو امیرِ معاویہ پر معاذ اللہ فِسق وغیرہ کا طعن کرنے والا حقیقۃً حضرت امام حسن مجتبیٰ، بلکہ حضور سیدِ عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم، بلکہ حضرت عزّت جلّ وعلا پر طعن کرتا ہے[2]۔

عقیدہ (۱۴): ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قطعی جنتی اور یقیناً آخرت میں بھی محمد رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی محبوبہ عروس ہیں، جو انہیں ایذا دیتا ہے رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو ایذا دیتا ہے[3] اور حضرت طلحہ وحضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تو عشرۂ مبشَّرہ[4] سے ہیں، ان صاحبوں سے بھی بمقابلہ امیر المومنین مولیٰ علی کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم خطائے اجتہادی واقع ہوئی، مگر اِن سب نے بالآخر رجوع فرمائی، عرفِ شرع میں بغاوت مطلقاً مقابلۂ امامِ برحق کو کہتے ہیں، عناداً[5] ہو خواہ اجتہاداً[6] ان حضرات پر بوجہ رجوع اس کا اطلاق نہیں ہوسکتا، گروہِ امیرِ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حسبِ اصطلاحِ شرع اطلاق فئہ باغیہ آیا ہے[7] مگر اب کہ باغی بمعنی مُفسِد ومُعانِد وسرکش ہوگیا اور دُشنام[8] سمجھا جاتا ہے، اب کسی صحابی پر اس کا اطلاق جائز نہیں[9]

۱...... "المسامرة"، ما جرى بين معاوية وعلي، ص۳۱۷، ملخّصاً، "صحيح البخاري"، كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب مناقب الحسن والحسين رضي الله عنهما، الحديث: ۳۷٤٦، ص۳۰۵.

۲...... "شرح العقائد النسفيّة"، مبحث يجب الكفّ عن الطعن في الصحابة، ص۱٦۲، ملخّصاً.

۳...... "صحيح البخاري"، كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب فضل عائشة رضي الله عنها، الحديث: ۳۷۷۲، ص۳۰٦.

۴......وہ دس صحابہ جنہیں اُن کی زندگی ہی میں جنت کی بشارت دے دی گئی تھی۔

۵......دشمنی کے طور پر

٦...... "ردّ المحتار"، كتاب الجهاد، باب البغاة، ص۳۹۸.

۷......شریعت کی اصطلاح میں اسے باغی گروہ کہا گیا ہے۔

۸......گالی

۹...... "الفتاوى الرضوية" (الجديدة)، ج ۱٤، ص۲٤٦، "الفتاوى الهندية"، كتاب السير، الباب التاسع في أحكام المرتدّين، ج۲، ص۲٦٤، ملخّصاً.

عقیدہ (۱۴): ام المؤمنین حضرت صدیقہ بنت الصدیق محبوبۂ محبوبِ ربِ العالمین جلّ و علا وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہما وسلّم پر معاذ اللہ تہمت ملعونۂ افک[۱] سے اپنی ناپاک زبان آلودہ کرنے والا قطعاً یقیناً کافر مرتد ہے اور اس کے سوا اور طعن کرنے والا رافضی، تبرّائی، بددین، جہنمی

عقیدہ (۱۵): حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقیناً اعلیٰ درجہ شہدائے کرام سے ہیں، ان میں کسی کی شہادت کا منکر گمراہ بددین خاسر ہے[۲]۔

عقیدہ (۱۶): یزیدِ پلید فاسق فاجر مرتکبِ کبائر تھا، معاذ اللہ اس سے اور ریحانۂ رسول صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا نسبت...؟! آج کل جو بعض گمراہ کہتے ہیں کہ: ''ہمیں ان کے معاملہ میں کیا دخل؟ ہمارے وہ بھی شہزادے، وہ بھی شہزادے''۔ ایسا بکنے والا مردود، خارجی، ناصبی[۳] مستحقِ جہنم ہے۔ ہاں! یزید کو کافر کہنے اور اس پر لعنت کرنے میں علمائے اہلِ سنّت کے تین قول ہیں، اور ہمارے امامِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلک سکوت، یعنی ہم اسے فاسق فاجر کہنے کے سوا، نہ کافر کہیں، نہ مسلمان[۴]۔

عقیدہ (۱۷): اہلِ بیتِ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم مقتدایانِ اہلِ سنّت ہیں، جو اِن سے محبت نہ رکھے، مردود وملعون خارجی ہے[۵]۔

عقیدہ (۱۸): ام المؤمنین خدیجۃ الکبریٰ، وام المؤمنین عائشہ صدیقہ، وحضرت سیّدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن قطعی جنتی ہیں، اور انہیں اور بقیہ بناتِ مکرّمات وازواجِ مطہّرات[۶] رضی اللہ تعالیٰ عنہن کو تمام صحابیات پر فضیلت ہے[۷]۔

۱......آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پاکدامنی پر بہتان۔

۲...... "شرح الفقه الأكبر"، ومنها: تفضيل سائر الصحابة بعد الأربعة... إلخ، ص۱۱۹.

۳......وہ لوگ جو اپنے سینوں میں حضرتِ علی اور حسن وحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بغض وکینہ رکھتے ہیں۔

۴...... "الفتاوى الرضوية" (الحديدة)، كتاب السير، ج۱٤، ص۵۹۱/۵۹۲،

"أحكامِ شريعت"، ص۱۳۰. ۵...... "اليواقيت"، المبحث ٤٤ في بيان وجوب الكفّ عما شجر بين الصحابة... إلخ، الجزء الثاني، ص۳۳٤، ملخّصاً.

۶......اور اسی طرح حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی باقی تمام عزت وعظمت والی صاحبزادیاں اور پاک وطاہر بیویاں۔

۷...... "شرح الفقه الأكبر"، منها: تفضيل سائر الصحابة ... إلخ، ومنها: تفضيل النساء، ص۱۱۹/۱۲۰.

عقیدہ (۱۹): اِن کی طہارت کی گواہی قرآنِ عظیم نے دی[۱]۔

ولایت کا بیان

ولایت ایک قربِ خاص ہے کہ مولیٰ عزّ وجل اپنے برگزیدہ بندوں کو محض اپنے فضل وکرم سے عطا فرماتا ہے۔

مسئلہ۱: ولایت وَہبی شے ہے[۲] نہ یہ کہ اعمالِ شاقّہ[۳] سے آدمی خود حاصل کرلے، البتہ غالباً اعمالِ حسنہ اِس عطیۂ الٰہی کے لیے ذریعہ ہوتے ہیں، اور بعضوں کو ابتداءً مل جاتی ہے[۴]

مسئلہ۲: ولایت بے علم کو نہیں ملتی، خواہ علم بطورِ ظاہر حاصل کیا ہو، یا اس مرتبہ پر پہنچنے سے پیشتر اللہ عزّ وجل نے اس پر علوم منکشف کر دیئے ہوں[۵]۔

عقیدہ (۱): تمام اولیائے اوّلین وآخرین سے اولیائے محمدیّین یعنی اِس اُمّت کے اولیاء افضل ہیں، اور تمام اولیائے محمدیّین میں سب سے زیادہ معرفت وقربِ الٰہی میں خلفائے اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں، اور اِن میں ترتیب وہی ترتیبِ افضلیت ہے۔ سب سے زیادہ معرفت وقرب صدیقِ اکبر کو ہے، پھر فاروقِ اعظم، پھر ذوالنورین، پھر مولیٰ مرتضٰی کو رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین[۶]۔ ہاں مرتبۂ تکمیل پر حضورِ اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے جانبِ کمالاتِ نبوت حضراتِ شیخین کو قائم فرمایا، اور جانبِ کمالاتِ ولایت حضرت مولیٰ مشکل کشا کو، تو جملہ اولیائے ما بعد نے مولیٰ علی ہی کے گھر سے نعمت پائی، اور انہیں کے دستِ نگر[۷] تھے، اور ہیں، اور رہیں گے۔

عقیدہ (۲): طریقت منافیٔ شریعت نہیں[۸] وہ شریعت ہی کا باطنی حصہ ہے، بعض جاہل

۱...... پ۲۲، الأحزاب: ۳۳.　　۲......ولایت، اللہ کی طرف سے عطا کردہ انعام ہے۔

۳......سخت مشکل اعمال۔

۴...... "الفتاوی الرضویة" (الجدیدة)، ج۲۱، ص۶۰۶، ملخّصاً.

۵...... المرجع السابق، من ضمن الرسالة: "مقال العرفاء بإعزاز شرع وعلماء"، ص۵۳.

۶...... "شرح العقائد النسفیة"، مبحث: أفضل البشر بعد نبینا ﷺ، ص۱۴۹/۱۵۰.

۷......محتاج۔　　۸......طریقت، شریعت کو باطل ومردود کرنے والی نہیں۔

مُتصوِّف جو یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ طریقت اَور ہے، شریعت اَور، محض گمراہی ہے، اوراس زُعمِ باطل کے باعث اپنے آپ کوشریعت سے آزاد سمجھنا صریح کفرو اِلحاد(۱)۔

مسئلہ ۳: احکامِ شرعیّہ کی پابندی سے کوئی ولی کیسا ہی عظیم ہو سبکدوش نہیں ہوسکتا۔ بعض جہّال جو یہ بک دیتے ہیں کہ شریعت راستہ ہے، راستہ کی حاجت اُن کو ہے جو مقصود تک نہ پہنچے ہوں، ہم تو پہنچ گئے۔ سیّد الطائفہ حضرت جُنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں فرمایا:

"صَدَقُوا لَقَدْ وَصَلُوا وَلٰكِنْ إِلٰى أَيْنَ؟ إِلَى النَّارِ"

"وہ سچ کہتے ہیں، بیشک پہنچے، مگر کہاں؟ جہنم کو"(۲)۔

البتہ! اگر مجذوبیت(۳) سے عقلِ تکلیفی زائل ہوگئی ہو جیسے غشی والا، تو اس سے قلمِ شریعت اُٹھ جائے گا، مگر یہ بھی سمجھ لو! جو اس قسم کا ہوگا اُس کی ایسی باتیں کبھی نہ ہوں گی، شریعت کا مقابلہ کبھی نہ کرے گا(۴)۔

مسئلہ ۴: اولیائے کرام کو اللہ عزّ وجل نے بہت بڑی طاقت دی ہے، ان میں جو اصحابِ خدمت ہیں، اُن کو تصرّف کا اختیار دیا جاتا ہے، سیاہ، سفید کے مختار بنا دیئے جاتے ہیں، یہ حضرات نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے سچے نائب ہیں، ان کو اختیارات وتصرّفات حضور کی نیابت میں ملتے ہیں، علومِ غیبیہ ان پر منکشف ہوتے ہیں، ان میں بہت کو مَا کَانَ وَمَا یَکُوْن(۵) اور تمام لوحِ محفوظ پر اطلاع دیتے ہیں، مگر یہ سب حضورِ اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے واسطہ وعطا سے، بے وِساطتِ رسول کوئی غیرِ نبی کسی غیب پر مُطّلع نہیں ہوسکتا۔

عقیدہ (۳): کرامتِ اولیاء، حق ہے، اِس کا منکر گمراہ ہے(۶)۔

مسئلہ ۵: مُردہ زندہ کرنا، مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو شِفا دینا، مشرق سے مغرب تک

۱...... "الفتاوى الرضوية" (الحديدة)، ج۲۱، ص۵۲۳، ۵۲۹، ملخصاً.

۲......المرجع السابق، ص۵۳۸، بتغير قليل.

۳......اللہ تعالیٰ کی محبت میں غرق ہونے۔

۴......"ملفوظاتِ اعلحضرت بریلوی"، حصّہ دوم، ص۲۴۰، مختصراً۔

۵......روزِ اول سے روزِ آخر تک جو کچھ ہوا اور جو کچھ ہے اور جو کچھ ہونے والا ہے ایک ایک ذرہ کا تفصیلی علم۔

۶...... "شرح العقائد النسفية"، مبحث كرامات الأولياء حق، ص۱۴۶.

ساری زمین ایک قدم میں طے کر جانا، غرض تمام خَوارقِ عادات [1]، اولیاء سے ممکن ہیں [2] سِوا اس معجزہ کے جس کی بابت دوسروں کے لیے ممانعت ثابت ہو چکی ہے۔ جیسے قرآنِ مجید کے مثل کوئی سورت لے آنا، یا دنیا میں بیداری میں اللہ عزّ وجل کے دیدار یا کلامِ حقیقی سے مشرف ہونا، اِس کا جو اپنے یا کسی ولی کے لیے دعویٰ کرے کافر ہے [3]۔

مسئلہ ۶: اِن سے اِستمداد و اِستعانت محبوب ہے، یہ مدد مانگنے والے کی مدد فرماتے ہیں، چاہے وہ کسی جائز لفظ کے ساتھ ہو [4] رہا ان کو فاعلِ مستقل جاننا، یہ وہابیہ کا فریب ہے، مسلمان کبھی ایسا خیال نہیں کرتا، مسلمان کے فعل کو خواہ مخواہ قبیح صورت پر ڈھالنا وہابیت کا خاصہ ہے۔

مسئلہ ۷: اِن کے مزارات پر حاضری مسلمان کے لیے سعادت و باعثِ برکت ہے [5]۔

مسئلہ ۸: اِن کو دُور و نزدیک سے پکارنا سلفِ صالح کا طریقہ ہے [6]۔

مسئلہ ۹: اولیائے کِرام اپنی قبروں میں حیاتِ اَبدی کے ساتھ زندہ ہیں، اِن کے عِلم و اِدراک وسَمع وبَصر پہلے کی بہ نسبت بہت زیادہ قوی ہیں [7]۔

مسئلہ ۱۰: اِنہیں ایصالِ ثواب، نہایت مُوجبِ برکات وامرِ مستحب ہے، اِسے عُرفاً براہِ ادب نذر و نیاز کہتے ہیں، یہ نذرِ شرعی نہیں جیسے بادشاہ کو نذر دینا، اِن میں خصوصاً گیارھویں شریف کی فاتحہ نہایت عظیم برکت کی چیز ہے [8]۔

مسئلہ ۱۱: عُرسِ اولیائے کِرام یعنی قرآن خوانی، و فاتحہ خوانی، ونعت خوانی، و وعظ، و

۱...... تمام خلافِ عادات باتیں یعنی کرامات۔

۲...... "شرح الفقه الأكبر" لملاّ علي القاري، خوارق العادات للأنبياء، والكرامات للأولياء حق، ص۷۹.

۳...... "المعتقد المنتقد"، منه (۱۵) أنّه تعالى مرئيّ بالأبصار في الآخرة، ص۵۸، ملخّصاً.

۴...... "الفتاوى الرضوية" (الجديدة)، من ضمن الرسالة: "أنهار الأنوار من يم صلاة الأسرار"، ج۷، ص۵۸٤.

۵...... المرجع السابق، ج۹، ص۷۹۷.

۶...... المرجع السابق، ص۷۹٦.

۷...... المرجع السابق، ص۷٦۰/۷٦۱، ملخّصاً.

۸...... المرجع السابق، ج۹، ص۵۹۸/۵۹۹.

ایصالِ ثواب اچھی چیز ہے۔ رہے منہیاتِ شرعیہ (1) وہ تو ہر حالت میں مذموم ہیں، اور مزاراتِ طیبہ کے پاس اور زیادہ مذموم۔

تنبیہ: چونکہ عموماً مسلمانوں کو بحمدہٖ تعالیٰ اولیائے کرام سے نیازمندی اور مشائخ کے ساتھ انہیں ایک خاص عقیدت ہوتی ہے، اِن کے سلسلہ میں منسلک ہونے کو اپنے لیے فلاحِ دارین تصوّر کرتے ہیں، اس وجہ سے زمانۂ حال کے وہابیہ نے لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے یہ جال پھیلا رکھا ہے کہ پیری، مریدی بھی شروع کر دی، حالانکہ اولیاء کے یہ منکر ہیں، لہٰذا جب مرید ہونا ہو تو اچھی طرح تفتیش کرلیں، ورنہ اگر بدمذہب ہوا تو ایمان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست

پس بہر دستے نباید داد دست (2)

پیری کے لیے چار شرطیں ہیں، قبل از بیعت اُن کا لحاظ فرض ہے، اول: سُنّی صحیح العقیدہ ہو۔ دوم: اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضروریات کے مسائل کتابوں سے نکال سکے۔ سوم: فاسق مُعلِن نہ ہو (3)۔ چہارم: اُس کا سلسلہ نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم تک متصل ہو (4)۔

نَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ في الدِّيْنِ والدُّنيا وَالْآخِرَةِ وَالِاسْتِقَامَةَ عَلَى الشَّرِيْعَةِ الطَّاهِرَةِ وَمَا تَوْفِيْقِيْ إِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيْب، وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهٖ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَابْنِهٖ وَحِزْبِهٖ أَبَدَ الْآبِدِيْنَ، والحمد لِلّٰهِ رَبِّ العالمين۔

فقیر امجد علی اعظمی عفی عنہ

1...... یعنی وہ چیزیں جو شرعاً منع ہیں۔

2...... کبھی ابلیس آدمی کی شکل میں آتا ہے لہٰذا ہر ہاتھ میں ہاتھ نہیں دینا چاہیے (یعنی ہر کسی سے بیعت نہیں کرنی چاہیے)

3...... یعنی اعلانیہ طور پر گناہ نہ کرتا ہو۔

4...... "الفتاوى الرضوية" (الجديدة)، ج ۲۱، ص ۶۰۳.

مآخذ ومراجع

الإحسان بترتيب صحيح ابن حبان	دار الكتب العلمية، بيروت
أشعّة اللمعات شرح المشكاة	المكتبة الرشيدية، كوئٹه
البحر الزخّار المعروف بمسند البزار	مكتبة العلوم والحكم، المدينة المنورة
براهينِ قاطعه	دار الاشاعت، کراچی
بهارِ شريعت	مکتبه رضويه، کراچی
تاريخ بغداد أو مدينة السلام	دار الكتب العلمية، بيروت
تاريخ الخلفاء للسيوطي	مير محمد كتب خانه، کراچی
تحذير الناس	دار الاشاعت، کراچی
تحفة اثنا عشرية (أُردو)	دار الاشاعت، کراچی
الترغيب والترهيب	دار الكتب العلمية، بيروت
تفسير روح البيان	مكتبه عثمانية، كوئٹه
تفسير غرائب القرآن ورغائب الفرقان	دار الكتب العلمية، بيروت
تفسير القرآن العظيم لابن كثير	مير محمد كتب خانه، کراچی
التفسير الكبير للإ مام الفخر الرزاي	دار إحياء التراث العربي، بيروت
تفسير النسفي	دار المعرفة، بيروت
تقريرات الرافعي على رد المحتار	دار المعرفة، بيروت
تقوية الإيمان	مير محمد كتب خانه، کراچی
جامع الترمذي	دار السلام، الرياض
حاشية الصاوي على تفسير الجلالين	دار الفكر، بيروت
حدائقِ بخشش	ضياء القرآن پبليكيشنز، کراچی

حفظ الإيمان	قديمى كتب خانه، كراچى
حلية الأولياء وطبقات الأصفياء	دار الكتب العلمية، بيروت
الخيالي حاشية على شرح العقائد النسفية	
دافع البلاء	
الدولة المكية بالمادة الغيبية	مركز أهل السنة بركات الرضا، الهند
ردّ المحتار على الدرّ المختار	دار المعرفة، بيروت
رسائلِ نعيميه	نعيمى كتب خانه، گجرات
روحانى خزائن	
الزواجر عن اقتراف الكبائر	دار المعرفة، بيروت
سنن أبي داود	دار السلام، الرياض
سنن ابن ماجه	دار السلام، الرياض
سنن الدارمي	قديمى كتب خانه، كراچى
السنن الكبرى للبيهقي	دار الكتب العلمية، بيروت
سيرتِ صدر الشريعة	مكتبۂ أعلى حضرت
شرح السنّة	دار الكتب العلمية، بيروت
شرح صحيح مسلم، للنووي	أيج أيم سعيد كمپنى، كراچى
شرح العقائد النسفيّة	قديمى كتب خانه، كراچى
شرح الفقه الأكبر لملاّ علي القاري	مير محمد كتب خانه، كراچى
شرح المواقف	دار الكتب العلمية، بيروت
شعب الإيمان	دار الكتب العلمية، بيروت
صحيح البخاري	دار السلام، الرياض

صحيح مسلم	دار السلام، الرياض
الفتاوى الرضوية (الجديدة)	رضا فاؤنڈیشن، لاهور
الفتاوى الهندية	المكتبة الرشيدية، كوئٹه
فيض القدير شرح الجامع الصغير	دار الكتب العلمية،بيروت
كنز العمّال في سنن الأقوال والأفعال	دار الكتب العلمية، بيروت
مجمع الزوائد ومنبع الفوائد	دار الفكر، بيروت
مدارج النبوّت	مركز أهل السنة بركات الرضا، الهند
مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح	دار الفكر، بيروت
المسامرة بشرح المسايرة	مطبعة السعادة بمصر
المستدرك على الصحيحين	دار المعرفة، بيروت
مسند أبي يعلى الموصلي	دار الكتب العلمية، بيروت
المسند للإمام أحمد بن حنبل	دار الفكر، بيروت
المعتقد المنتقد مع المعتمد المستند	بركاتی پبلشرز، کراچی
المعجم الأوسط للطبراني	دار الكتب العلمية، بيروت
معجم البلدان	دار إحياء التراث، بيروت
المعجم الكبير للطبراني	دار إحياء التراث، بيروت
معجم لغة الفقهاء	إدارة القرآن والعلوم، كراچی
ملفوظات اعلى حضرت بريلوي	مشتاق بُك كارنر، اُردو بازار، لاهور
النبراس شرح شرح العقائد	مكتبة حقانية، ملتان
نسيم الرياض في شرح شفاء للقاضي عياض	دار الكتب العلمية، بيروت
اليواقيت والجواهر في بيان عقائد الأكابر	دار الكتب العلمية، بيروت